



<http://www.pakfunplace.com>
pakfunplace.blogspot.com

Online Free Urdu/English Novels
one provides to **USERS** Urdu and
English books/Novels/Digests
Free Online download (Mediafire).
A place for Urdu and English
books/Novels/Digests Lover
where **They can find all types of**
books/Novels/Digests.

<http://www.moviegation.com>

Mediafire Mkv:
Direct Download Mediafire
Movies, TV Shows, Cartoons,
Anime free In Smallest size..!!



چند باتیں

محرم قارئین۔ سلام مسنون۔ واتک برڈز کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ عمران اور پاکیشی سکرت سروں کی جدوجہد اب نقطہ عروج کی طرف پر ہتھی پلی جا رہی ہے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے جس طرح خوفناک طوفانی سحملہ میں انہی چانوں پر سکھیں کر میں کامیابی حاصل کرنے کی ووش کی۔ ایسا صرف وہی کر سکتے تھے لیکن اس بار اس قدر جدوجہد کے باوجود جب وہ غالباً ہاتھ رہے اور کامیابی کوئی اور سیست مگے تو عمران اور پاکیشی سکرت سروں کا رد عمل کیا جاوہ یہ سب کس طرح ہوا۔ یہ تو نادل پڑھنے پر ہی آپ جان ٹھنڈی گئے البتہ حسب روایت نادل پڑھنے سے پہلے اپنے پھر خاطروں اور ای میلوں اور ان کے جواب ضرور ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ یہ بھی دوچھپی کے لفاظ سے کسی طرح بھی کم نہیں ہیں۔

اور یہیں سے حدیث حسنی لکھتے ہیں کہ میں مجھنے سے آپ کے دوتوں کا مستقل قرار ہوں۔ آپ کے نادل ہر طرح کی فاشی سے پاک ہوتے ہیں جس کی وجہ سے انہیں زیادہ شوق سے پڑھا جاتا ہے۔ اسی طرح ہم چند باتیں بھی شوق سے پڑھنے ہیں کیونکہ اس میں آپ قارئین کے سوالوں کے جواب دیتے ہیں۔ میں بھی اس خط میں چند سوالات کر رہا ہوں۔ امید ہے آپ ان کے تفضیل

<http://www.pakfunplace.com>
<http://pakfunplace.blogspot.com>

**Online Free Urdu/English Novels
one provides to USERS Urdu and English books/Novels/Digests
Free Online download (Mediafire).
A place for Urdu and English books/Novels/Digests Lover where They can find all types of books/Novels/Digests.**

<http://www.moviegation.com>

**Mediafire Mkv:
Direct Download Mediafire
Movies, TV Shows, Cartoons,
Anime free In Smallest size..!!**



ہے کہ عمران کے ایکٹھے یہت اپ کے بارے میں نیم کے باصلاحیت مہر ان نے واقع ہونے کی بھروسہ کو شکی تھی۔ ایک ہاول دو حصوں میں لکھا گیا تھا جس کے پہلے حصے کا نام "ایکٹھے" اور دوسرے حصے کا نام "ایکٹھے کوئن" ہے اپ نے اُنہیں ہاول پڑھا ہے تو پہنچنا آپ کو معلوم ہوا کہ نیم نے اس کے بعد اس بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کیوں نہیں کی۔ جہاں تک آپ کے درس سے ہوالات کا تعلق ہے تو یہ سب سوالات کرواروں سے تعلق ہیں کہ عمران کی امام بی، سر عبدالرحمن سے جملائے ہوئے انداز میں کیوں ہوتی ہیں یا کافرستان اور اسرائیل کے صدور اپنی محبوبوں کی ناکامی کے بعد انہیں سزا کیوں نہیں دیتے یا سمجھل نادلوں میں روحوں کا ذکر کیوں آتا ہے۔ روحوں کا تو کوئی تعلق دنیا سے نہیں رہتا وغیرہ وغیرہ تو ان کے جوابات دینے کی ضرورت نہیں ہے۔

اسیہ ہے آپ آنکھوں بھی خط لکھتے رہیں گے۔ کراچی سے محمد عالم لکھتے ہیں۔ آپ کے ہاول طویل عرصے سے پڑھ رہا ہوں۔ آپ کے نادلوں میں دنیا کے تقریباً ہر علم کے بارے میں کسی نہ کسی انداز میں معلومات موجود ہوتی ہیں جبکہ آپ لکھتے والے ایک ہیں تو پھر اس قدر معلومات دو بھی ایسے علم کے بارے میں جنہیں عام انسان تو ایک طرف ایجھے ایجھے عالم نہیں جانتے۔ مثال کے طور پر آپ کے ہاول "نام پشن" میں قدیم ترین دور کی مختلف نوعی تکوّنیات کے بارے میں جو معلومات میا کی

سے جواب دیں گے۔ سب سے اہم بات یہ کہ آپ عمران کے ساتھیوں کی کارکردگی عمران کی نسبت بہت کم دکھاتے ہیں۔ قارئین پوچھتے ہیں تو آپ گول مول جواب دے دیتے ہیں۔ اس طرح کرچ فریدی، سلیمان، جوزف اور سلطان کو تو عمران کے ایکٹھوں کے سیٹ اپ کا علم ہے لیکن باصلاحیت یکٹھت سروں کے مہر ان کو اس کا علم نہیں ہو سکا۔ یہ آخر کیے ملکن ہے۔ باقی سوالات کا بھی اسید ہے آپ ضرور جواب دیں گے۔

حکوم حذیفہ حسی صاحب۔ خط لکھنے اور ہاول پسند کرنے کا شکریہ۔ آپ نے اپنے خط میں وہ بارہ سوالات انجامے ہیں اور سب کا تفصیل سے جواب طلب کیا ہے۔ جب کہ اہم صرف دو سوالات کو قرار دیا ہے۔ آپ کے پہلے سوال کے جواب میں بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ یعنیآپ پڑھتے رہے ہوں گے اور آپ ہیجاںتے ہوں گے کہ ایک نیم کے سب لکھاڑی ایک نیچے میں اپنی اپنی کارکردگی دکھانے کی کوشش ضرور کرتے ہیں لیکن نتیجہ لکھنے کے بعد صرف ایک دو لکھاڑیوں کی کارکردگی کو حق سراہا جاتا ہے۔ صرف وہ لکھاڑی جن کی کارکردگی سے مجھ چیتے میں مددی ہو۔ لیکن پوزیشن عمران اور اس کے ساتھیوں کی بھی ہے۔ کوشش سب کرتے ہیں لیکن مجھ وز کارکردگی بہر حال عمران کی حق سانسے آتی ہے اس لئے عمران کی کارکردگی کو پوری دنیا میں سراہا جاتا ہے۔ اسید ہے آپ بھجو گئے ہوں گے۔ آپ کے درس سے سوال کے جواب میں عرض

بے حد پسند آتے ہیں۔ آپ کا ناول "کروگ" میں حد پسند آیا تھا کیا واقعی ایسا فرقہ دنیا میں موجود ہے۔ اگر بے اوپھر جہالت آخر کیوں نہیں ظہم ہوئی۔ اس کے ساتھ ساتھ ہمارے ملک میں بھی جعلی اور ذہنگی قسم کے عالموں نے ذہن جہار کھا رکھا ہے۔ یہ لوگوں کو لوث رہے ہیں، وہ شست گردی بھی یہاں عام ہے اور آخر ان سب کی روک خام کیوں نہیں کی جا رہی۔

محترم حیدر احمد صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ "کروگ" ناپ کے بے شمار جھوٹے فرقے دنیا میں علائی پا خیلی خود پر کام کر رہے ہیں۔ اصل میں لائچ اور طمع کی پی ہماری آنکھوں پر بندگی ہوئی ہے اور ہم دنیا پرستی کی گھبری کھا بیجوں میں گرتے چلے چا رہے ہیں۔ کروگ مجھے جاہاند خرقے، جھوٹے اور دکاندار ناپ کے غال اور باپے اور دشمن کروپ سب جہالت کی پیداوار اہر ہیں۔ جب تک ہم آنکھوں سے جوں اور طمع کی پی نہیں اتاریں گے دین اسلام کی روشنی میں آگے نہیں بڑھ سکتے ایسا ہوتا رہے گا۔ امید ہے آپ آنکھوں بھی خدا لکھتے رہیں گے۔

کراپی سے آتا تاب احمد خان لکھتے ہیں۔ آپ کے ناول ہم سب دستوں کو بے حد پسند ہیں۔ ہمیں سب سے زیادہ آپ کے مطالعہ پر نیزرت ہوتی ہے کہ آپ اپنے ناولوں میں دنیا کے ہر موضوع پر لکھتے رہے ہیں۔ آخر اس قدر متعدد مطالعہ آپ کیے اور کب کر لیتے ہیں۔

گئی ہیں انہوں نے پڑھنے والوں کو حیران کر دیا ہے۔ آخر آپ اس قدر متعدد علم پیک وقت کیے حاصل کر لیتے ہیں۔

محترم محمد عالم صاحب۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک مختلف علوم کا تعلق ہے تو یہ بات مطالعے کے انداز پر منحصری ہے۔ بعض صاحبان صرف ایک یا دو علوم کو ہی پڑھنا پسند کرتے ہیں اور صرف انہیں ہی بیش زیر مطالعہ رکھتے ہیں میں کسی صاحب کو قدیم تاریخ کا علم پسند ہے وہ صرف قدیم تاریخ پر ہی کتب پڑھتے ہیں باقی علوم کی طرف توچ نہیں دیتے۔ جبکہ بعض صاحبان مطالعہ کا متعدد ذوق رکھتے ہیں۔ وہ ایک دو کی بجائے چار پانچ یا آٹھوں دس مختلف علوم کے بارے میں پڑھتے ہیں جہاں تک میرا قابل ہے تو مجھے دنیا کے ہر علم کے بارے میں پڑھنے کا شوق ہے اور دنیا کے ہر بھیکٹ کی کہاں میں سیرے زیر مطالعہ رہتی ہیں اس لئے ناولوں میں بھی تقریباً دنیا کے ہر موضوع پر کوئی نہ کوئی بات آپ کو پڑھنے کے لئے مل جاتی ہے۔ "ناپ مشن" میں جس قدم مکمل انسانی حقوق کے بارے میں لکھا گیا ہے۔ یہ بات ہے اور اس کے ثبوت بھی دنیا میں جگ جگ موجود ہیں میں کی تفصیل کتابوں میں موجود ہے۔ امید ہے آپ تکھے میں خط لکھتے رہیں گے۔

جنید احمد حاصل پور منذری سے لکھتے ہیں۔ میں ہر ماہ آپ کا ناول پڑھتا ہوں۔ خصوصی طور پر آپ کے لکھنے ہوئے کوئی ناول

محترم آفتاب احمد خان صاحب۔ خط لکھنے اور ہاول پسند کرنے کا ہے حد شکریہ۔ مطالعہ اور مشاہدہ دونوں کسی بھی لکھنے والے کے لئے خام مال کی وجہت رکھتا ہے۔ اگر سلسل مطالعہ نہ کیا جائے اور توجہ سے مشاہدہ نہ کیا جائے تو کوئی تین چیزیں لکھنی جاسکتی۔ جہاں تک زیادہ سے زیادہ مطالعے کیسے اور کب کرتا ہوں تو مطالعہ کے لئے بہر حال وقت نکالنا پڑتا ہے اور جہاں تک وقت نکالنے کا تعلق ہے تو وقت ضرور نکالا جا سکتا ہے اگر واقعی مطالعہ کرنے کا شوق موجود ہو۔ جہاں تک متعدد موضوعات کے مطالعہ کا تعلق ہے تو میری یہ شروع سے ہی عادت رہی ہے کہ میں دنیا کے ہر موضوع پر لکھنی گئی کتاب وغیرہ شوق و ذوق سے پڑھتا ہوں۔ چاہے وہ کتاب سائنسی موضوع پر ہو یا طب پر، فلسفہ ہو یا افسانہ، مجھے تمام موضوعات بے حد پسند ہیں۔ امید ہے آپ آنکھہ بھی خط لکھنے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

آپ کا ٹکٹوں

ملکبرہم احمد اے

E-Mail Address

mazharakaleem.ma@gmail.com

شارتی کرخاں کے پولیس ہیڈ کوارٹر میں اپنے مخصوص آفس میں بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نے پورے کرخاں میں اپنی ایجنسی کے آنکھ افراد کو اس احراز میں پھیلایا تھا کہ باہر سے آنے والے ایجنسی افراد کی مگرائی کی جائے اور ان میں سے مخفیوں افراد کو چیک کیا جائے۔ چونکہ کرخاں میں باہر سے آنے والوں کی تعداد خاصی کم تھی اس لئے وہ آسانی سے چیکنگ کر سکتے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ شارتی نے پولیس کے اس مائنر گر سٹم کو بھی اپنے آفس کے ساتھ ملحق کرے میں نصب کر لایا تھا جس کی مدد سے کرخاں اور اس کے ارد گرد کے علاقے میں لکڑی چوروں کو مائنر کیا جا سکتا تھا لیکن اب اس سٹم کے تحت وہ آنے والے غیر ملکی ایجنسیوں کو چیک کر سکتی تھی۔ اس کے ساتھ ساتھ اس نے لیبراٹری کے انچارج ڈاکٹر گوپال سے بھی رابطہ رکھا ہوا تھا اور انہیں کہہ دیا

تفاکر معمولی سے معمولی بات بھی اس تک پہنچائی جائے۔ کر شناس میں موجود ایرن فورس کے اڑے پر بھی اس کے حکم پر رین ارٹ کر دیا گیا تھا اور اس پورے علاقے میں بیل کا پڑوں کی انجمنی تھی سے پینٹک کی جاری تھی۔ یہ تمام انتظامات کرنے کے بعد شاتری اپنے آفس میں اٹھیاں بھرے انداز میں بیٹھی ہوئی تھی کہ سامنے چڑے ہوئے فون کی تھنٹی بج اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسور اخراجیاں۔

”بھی۔“..... شاتری نے انجمنی خت لہجے میں کہا۔

”جو گندر بول رہا ہوں مادام۔ ایک ہاپالی کو چیک کیا گیا ہے۔ وہ یہاں لیبارٹری کے انتظامات کے بارے میں معلومات حاصل کرتا پھر رہا ہے۔ اس کے بارے میں کیا حکم ہے۔“..... دوسرا طرف سے اس کے نبرنو کی آواز سنائی دی۔

”وہ کہاں سے آیا ہے۔“..... شاتری نے پوچھا۔

”ہاپال سے مادام۔“..... دوسرا طرف سے کہا گیا۔ ”لیکن خود تو یا کیشیائی اینجنیوں سے ہے۔ ہاپال کا اس معاملے سے کیا تعلق۔“..... شاتری نے جربت بھرے پیچے میں کہا۔

”مادام۔ اس آدی کو خفا کر کے اس سے فتحیل پوچھ چکہ ہوئی چاہئے۔ ہو سکتا ہے کہ یا کیشیائی اینجنیوں نے خصوصی طور پر اس ہاپال کو یہاں بھجا ہوا۔“..... گندر نے کہا۔

”نہیں ہے۔ اے خاموشی سے ہیڈ کوارٹر لے آؤ۔“..... شاتری

نے کہا اور رسور رکھ دیا۔

”پاکیشیائی اینجنیوں کو تو علم ہی نہیں بتے کہ؟“..... گندر کہاں گیا ہے۔ پھر ہاپالیوں کا اس سے کیا تعلق۔“..... شاتری نے بڑھاتے ہوئے کہا۔ پھر تقریباً آدھے کمکھے بعد سے اخلاق دی گئی کہ مطلوبہ آدی بڑے ہاں میں بھی چکا ہے تو وہ اٹھی اور جیز جیز قدم اضافی ہوئی اس ہاں کی طرف بوجھتی چلی گئی۔ ہاں میں جو گندر کے ساتھ ساتھ ایک اور آدی جو گوئی موجود تھا۔ ایک پست قد لیکن مضبوط جسم کا آدمی اُڑی پر روی سے بندھا ہوا بیٹھا تھا۔ اس کی گردان ڈھکنی اُٹھکی۔

”کہے ہے ہوش کیا ہے اے۔“..... شاتری نے اس کے سامنے کری پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”پشت سے سر پر راؤ مارا گیا ہے مادام۔“..... جو گندر نے جواب دیا۔

”اس کی جاٹی لی ہے۔“..... شاتری نے پوچھا۔

”لیں مادام۔ اس کی بیجوں میں کرنی نونوں اور اس کے سیاہی کارڈ کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔ کارڈ کے مطابق یہ سیاح ہے اور ہاپال کے دارالحکومت سے لفٹنے والے ایک اخبار کارپوریٹ ہے۔ کارڈ کے مطابق اس کا نام دنیدہ سعیم ہے۔“..... جو گندر نے مودہ بات لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس بات کی تصدیق کرو کے یہ صحافی ہے یا نہیں۔“..... شاتری

نے کہا۔

"میں نے کر لی ہے اور انہوں نے تصدیق کر دی ہے۔" جو گندر نے جواب دیا۔

"پھر جسمیں اس پر کس بات کا شک ہے۔ صحافی تو اکثر ایسے کہوں لگاتے رہتے ہیں۔" شاتری نے مدد باتے ہوئے کہا۔

"ہا۔ اس نے ایک ہوٹل کے دیگر کو خاصی بڑی رقم دے کر اس سے پوچھا کہ یہاں لیہاری کہاں ہے اور اس لیہاری کی حفاظت کے لئے کیا انتظامات ہیں۔ دیگر نے اسے تایا کہ اس معلومات اسے یہاں کے ایک کاروباری ادارے سمجھ پلاائز سے ملتی ہیں کیونکہ سمجھ پلاائز نہ صرف ایز فورس اڈے بلکہ پولیس ہینڈ کوارٹر کو بھی شراب اور اسی عین دوسرا ضرورت کی بیچریں سکالائی کرتے ہیں اور اسی دیگر نے اسے تایا کہ اس کا بھائی اس ادارے میں خوبی عرصے تک کام کرتا رہا ہے اور ان دلوں وہ دار الحکومت میں رہتا ہے جس پر یہ آدمی اس ادارے میں گیا اور اس نے دہاں بھی بھاری رقم دے کر ایک گلر کے مطبوعات حاصل کرنے کی کوشش کی۔ اس گلر نے اسے رات کے ایک لمحہ میں ملٹے کا وعدہ کیا ہے اس لئے ہم لکھم ہو گئے کہ یہ تارے غلاف کام کر رہا ہے۔" جو گندر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"بونہ۔ تجیک بچے۔" سے ہوش میں لاڈ۔" شاتری نے کہا تو جو گندر نے ساتھ گھلوے جو گوکو اشارہ کیا اور اس نے آگے بڑھ کر

ایک ہاتھ سے اس آدمی کے ہاں پکڑ کر اس کا ڈھنڈا ہوا سراور پر اٹھایا اور دوسرا ہاتھ سے اس کے چہرے پر ڈور دار چھپڑ مارنے شروع کر دیے۔ قیرے با چھتے تختہ پر اس آدمی نے چھتے ہوئے آنکھیں کھول دیں تو جو گوکو سے چھڑ کر پہچھے ہٹ گیا۔ اس آدمی نے ہوش میں آتے ہی لاشوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن رہی سے بندھے ہوئے اسی وجہ سے وہ صرف کسما کر رہا گیا۔

"یہاں کی مطلب۔ یہ میں کہاں ہوں۔ تم کون ہو۔" اس آدمی نے پوری طرح ہوش میں آتے ہی سامنے پیشی ہوئی شاتری اور اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے جو گندر اور ساتھ کھڑے ہوئے جو گوکو دیکھتے ہوئے تھرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا نام و نیدر ہے۔" شاتری نے کہا۔

"ہا۔ ہا۔ مگر۔ یہ سب کیا ہے۔" و نیدر نے جیران ہوئے ہوئے کہا۔

"تم یہاں لیہاری اور اس کے خاطقی انتظامات کے ہارے میں معلومات حاصل کرتے پھر رہے تھے۔ تم نے ایک ہوٹل کے دیگر کو رقم دے کر اس سے معلومات حاصل کیں اور پھر سپالی دینے والے ایک ادارے کے گلر کو بھاری رقم دی۔" شاتری نے کہا۔

"ہا۔ تم درست کہ رہی ہو۔" و نیدر نے جواب دیا تو شاتری کے ساتھ ساتھ جو گندر بھی اس کا جواب سن کر بے اختیار

چونکہ پڑا۔ ان دونوں کے چیزوں پر حیرت کے نتائج امگر آئے تھے۔ شاید یہ جواب ان کی توقع کے خلاف تھا۔
”کیوں جبکہ قانون کے مطابق ایسا کرنا جرم ہے۔۔۔ شاتری نے ہوت پڑاتے ہوئے کہا۔

”میں نے یہ سب کچھ اپنے اخبار کے فہرست میں چھانٹا ہے۔ مجھے ہمارے ایڈٹر نے یہ ناٹک دیا تھا۔ میں نے ایڈٹر سے کہا تھا کہ یہ جرم ہے تو اس نے کہا کہ یہ جرم نہیں کیونکہ یہ اوپنی لیہاری ہے اور یہ کہا کہ اگر کچھ ہوا تو وہ سنبھال لے گا۔۔۔ ونیدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا ہام ہے تمہارے ایڈٹر کا؟۔۔۔ شاتری نے پوچھا۔
”وکرم۔۔۔ ونیدر نے فوراً یہی جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ونیدر۔ تم ناپال ہو اور ناپال اور کافرشاں کے درمیان انتہائی گھربے دوستانہ تعلقات ہیں جبکہ پاکیشیا اور ناپال کے درمیان ایسے گھربے تعلقات نہیں ہیں اس لئے لا محال جھیں کافرشاں کے مقابل پاکیشیا سے ہمدردی نہیں ہو سکتی اس لئے اگر جھیں بھاری رقم دی جائے، اتنی بھاری کہ تمہاری آنکھہ زندگی میں دعفہت میں گزرتے تو کیا تم حق بولنے پر تیار ہو اور یہ بھی ہتا دوس کر تم اس وقت ایک ایک شخصی کی تحویل میں ہو اس لئے اگر ہم چاہیں تو تمہاری لاش بھی باہر نہ جائے گی۔ یہاں جھیں ہلاک کر کے تمہاری لاش بر قی بھی میں ڈال دی جائے گی اور اس کے بعد کسی کو معلوم نہ ہو سکے

گا کہ تم کہاں گئے اور تمہارے ساتھ کیا ہوا۔ ایسی صورت میں تمہارا ایڈٹر بھی تمہارے لئے یا تمہارے پسندیدگان کے لئے کچھ نہ کر سکے گا اس لئے سوچ کچھ کر جواب دو۔۔۔ شاتری نے اچاک انجامی سمجھیہ لفجہ میں کہا تو ونیدر حیرت بھرے انداز میں شاتری کو دیکھنے لگا۔

”کیا تم درست کہ مردی ہو؟۔۔۔ چند لمحوں بعد ونیدر نے بڑے سمجھیدہ لفجہ لکھ کر کہا۔

”ناہ۔۔۔ میں انجامی سمجھیگی اور انجامی ذمہ داری کے ساتھ بات کر رہی ہوں۔۔۔ شاتری نے جواب دیا۔

”کیا تم واقعی مجھے اتنی رقم دے سکتی ہو کہ میں ناپال چھوڑ کر انکریں جیسا چلا جاؤں اور وہاں بیش سے زندگی گزار سکوں۔۔۔ ونیدر نے کہا۔

”تمہارا کیا خیال ہے۔ جھیں کتنی رقم چاہئے۔۔۔ شاتری نے کہا۔

”ایک لاکھ ڈالا۔۔۔ ونیدر نے جواب دیا۔

”یہ تو بہت بڑی رقم ہے۔ بہر حال یہ رقم بھی مل سکتی ہے بشرطیکہ سب کچھ ہاتانے کے ساتھ ساتھ تم ناپال واپس جا کر ہمارے لئے کام کرنے کی حاجی بھر لوا۔۔۔ شاتری نے کہا۔

”تمہارے لئے کام۔ کیا مطلب۔۔۔ ونیدر نے چونکہ کہا۔

”ہمیں وہاں سے تم فون پر معلومات میلا کر سکتے ہو۔۔۔ شاتری نے کہا۔

میں کہا۔ جزیہ ایک لاکھ دارکاراں کی سرخوں میں سرت کی
تجزیہ اجرا آئی تھی۔

”جب یہ پاکیشیانی نیم و بیان پر قوم نے بیس فون کر کے اس
بارے میں پوری تفصیل بتائی ہے۔ ان کی تعداد، ان کے جنینے، ان
کے کانفیڈنال اور پھر جب وہ وباں سے بیباں آنے کے لئے روان
ہوں تو قوم نے بیس پوری تفصیل بتائی ہے کہ وہ کس انداز میں وہاں
سے روان ہوئے ہیں۔ اس کے بعد تمہارا کام کام پھر ہم خود ہی
انہیں سنبھال لیں گے۔“ شاتری نے کہا۔

”لیک ہے۔ مجھے منظور ہے۔“ ونیدر نے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

”بوجو۔ اسے کھول دو۔ اپ یہ ہمارا آدمی ہے اور اسے ہیرے
آفس میں لے آؤ ہا کہ اسے رقم دی جائے۔“ پاریتی نے اٹھتے
ہوئے کہا۔

”لیں میڈم۔“ جو جو نے کہا اور ونیدر کی طرف ہڑھ گیا جبکہ
شاتری، جو گندر کے ساتھ واپس اپنے آفس میں آگئی۔

”یہ اس پر اختبار کیا جا سکتا ہے ماڈم۔“ جو گندر نے کہا۔
”اختبار تو کہہ ہی پڑے گا لیکن تم اس کے جسم پر ایکس زیر و
ہٹن پچکا دوتا کر ہم اس کی مجرمانی بیباں پڑھنے کرتے رہیں اور یہ
ہمیں ڈانج نہ دے سکے۔“ شاتری نے کہا تو جو گندر نے اثبات
میں سر ہلا دیا۔

”یہی تم کرشن مہاراج کی حکم کا کرو دہ کرتی ہو کر تم مجھے چھوڑ
بھی دو گی اور قم بھی دو گی۔“ ونیدر نے کہا تو شاتری نے ہڑے
سبجیدہ انداز میں قسم اخراجی۔

”لیک ہے۔ اب مجھے یقین آ گیا ہے تو سنو۔ میرا کوئی تعلق
صحافت سے نہیں ہے بلکہ میرا اتعلق ایک آدمی وکرم سے ہے۔ وکرم
ناپال میں پاکیشیا کا قارن المکث ہے۔ اسے پاکیشیا سے انجمنی
بھاری معاوضہ ملتا ہے۔ اس نے ناپال میں انہا پورا گروپ بنایا ہوا
ہے اور میں بھی اس گروپ میں شامل ہوں۔ وکرم کو پاکیشیا سے اس
کے چیف نے کہا کہ وہ کرٹیس میں موجود خلیفہ لیہاری اور وہاں
اس کے لئے ہونے والے حفاظتی اقدامات کے بارے میں معلوم
کرائے اور خاص طور پر وہاں پہنچنے والی بھی جس کا نام داںٹ
برڈر ہے اس کے بارے میں تفصیلات معلوم کرائے جسکے چیف
پاکیشیا سے اس لیہاری کے خلاف کام کرنے کے لئے پاکیشیا
سیکرٹ سروس کی نیم ناپال بھجو رہا ہے اور مجھ کا سربراہ عمران ٹائی
آدمی ہے۔ چنانچہ وکرم نے بیباں مجھے معلومات کے لئے بھیجا ہے۔
یہ ہے ساری بات۔“ ونیدر نے آخوندہ ساری بات تا دی۔

”لیک ہے۔ تمہارا لیہو تارہ ہے کہ قم ہجہ بول رہے ہو۔ اب
بولو۔ کیا قم واہیں ناپال جا۔“ وہارے لئے کام کر دے۔ تھیں اس
کے لئے ایک لاکھ دارکاراں کا مدد میں گے۔“ شاتری نے کہا۔

”مجھے کیا کرنا ہو گا۔“ ونیدر نے انجمنی سرت بھرے لجھے

”اُرے۔ یہ شکریہ چیف کا ادا کرنا۔ احانت اُن نے دی ہے۔
میں پورا ایک گھنٹہ اس سے لڑتا رہا ہوں۔“ عمران نے شنک روم
کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

”وہ کیوں ماہر۔ کیا چیف کوئی اعتراض تھا۔“ جوانا نے برا
سا منہ ہاتے ہوئے کہا۔ خایہ اسے عمران کی بات سن کر چند باتیں
دیچکے پہنچا تھا۔
”چیف کوئی کوئی اعتراض نہ تھا بلکہ وہ تو بے حد خوش تھا۔ اصل
اعتراض تو مجھے تھا۔“ عمران نے شنک روم میں داخل ہوتے
ہوئے کہا۔

”آپ کو۔ آپ کو کیا اعتراض تھا ماہر۔“ جوانا نے انجائی
حیرت ہھرے لئے میں کہا۔

”تمہیں معلوم ہے کہ چیف انجائی کھوس آؤں ہے۔ وہ خزانہ
عامرہ پر سائبن کر بیٹھا ہوا ہے۔ وہ اس نے خوش تھا کہ چلو اس
طرح اسے مجھے چھوڑا سا پیک بھی نہ دینا پڑے گا اور سارا مشن
سینک لکڑز پورا کر لیں گے لیکن تمہیں معلوم ہے کہ اگر مجھے چیف ن
لے تو آنا سیمان پاشا انجائی خالی ہن جاتا ہے۔ چنانچہ مجھے چیف
سے لڑائی کرنا پڑی اور جب ہاؤ جو در لڑائی کے چیف کی طرح قابو
میں نہ آیا تو آخر کار میں نے بھی ترپ کا پتہ شو کر دیا۔“ عمران
نے کری پر بیٹھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی انہیں بھی بیٹھنے کا اشارہ
کیا۔ جوانا اور ٹائیگر تو کرسیوں پر بیٹھے گئے البتہ جوزف خاموشی سے

عمران نے کار رانا ہاؤس کے چارائی سائز کے چارائک کے باہر
روکی اور مخصوص انداز میں ہاردن بھیجا تو چارائک کی چھوٹی کھڑی کھلی
اور جوزف پاہر آ گیا اور عمران کو سلام کر کے وہ تیزی سے مڑا۔
پھر چند لمحوں بعد ہی ہڈا چارائک کھلا چلا گیا تو عمران کار اندر سے
گیا۔ ویسج و عربیش پورچ میں نائیگر کی کار موجود تھی۔ عمران نے
اپنی سپورٹس کار اس کے پیچے کھڑی کی اور پھر میخے ات کیا۔ اسی
لحظے جوزف چارائک بند کر کے اور نائیگر اور جوانا برآمدے کی
سینے حال اتر کر عمران کی طرف بڑھنے لگے۔

”ماشاء اللہ۔ سینک لکڑز کی پوری سیم ہی موجود ہے۔“ عمران
نے سکراتے ہوئے کہا اور وہ تھوں ہی سکرا دیئے۔

”ماہر۔ آپ کی سہی بات کہ آپ نے ہمیں اس مشن پر کام
کرنے کا موقع دیا ہے۔“ جوانا نے کہا۔

چونکہ پڑے۔

"ہم تینوں۔ کیا مطلب بس۔ کیا آپ ساتھ نہیں جا رہے۔" نائگر نے حیرت بھرتے لیجے میں جوہ۔

"کافرستان نے وہاں ایک بھی دوست برڈز کو اس لیبارٹری کی خلافت کے لئے مجنول ہے۔ میں پاکیشی سپاٹ سروں کی نیم سیت وہاں چاکر میں الجہادوں کا جنگل تمہارا کام اصل مشکل کر رہا ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ اس مشن میں تمہارا چیف جواہرا ہو گا۔" عمران نے کہا۔

"بھی بس۔ یعنی ایجنسی بھی تو اس لیبارٹری کی خلافت کے لئے وہیں کام کر رہی ہوگی۔ پھر وہ نہیں علیحدہ علیحدہ کیے کام کریں گی۔" نائگر نے کہا۔

"خدش ہے کہ کافرستان نے اس ایجنسی کے علاوہ دوسروں کی ایجنسی کو بھی وہاں بھجوایا ہوا ہو گا اور انہیں بہر حال سیری تلاش ہو گی۔ یہاں بھی اگر انہوں نے گرفتی کرائی ہوگی تو سیری ہی کرانی ہو گی تمہاری نہیں اس لئے تم وہاں اپنے طور پر کام کرتے ہوئے آسانی سے اس لیبارٹری سکے پہنچ جاؤ گے جبکہ وہاں موجود تمام ایجنسیوں یا دوست برڈز ہماری طرف متوجہ رہیں گی۔" عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ماڑ۔ اگر آپ وہاں جائیں تو آپ ہمارے بس بن کر آئیں گے ورنہ ہم مشن پر مرے سے کام ہی نہ کر سکیں گے۔" جوانا

عمران کی کری کے عقب میں کڑا ہو گیا تھا۔ نائگر کے چہرے پر ہلکی سکراہٹ ریچ ری تھی جبکہ جوزف کا چہرہ سپاٹ تھا۔

"ترپ کا پڑ۔ کون سا ترپ کا پڑ ماڑ۔" جوانا نے جوان ہوتے ہوئے کہا۔

"میں نے چیف کو کہ دیا کہ وہ خزانہ عامرہ پر سائبین کر بیٹھا ہے اور اگر میں نے سینکلرز کو اطلاع دے دی تو پھر وہ سینکلر رہے گا اور وہ خزانہ اور تم تینجن کر دے گا جیف سینکلر کلرز کی کارکردگی سے اس قدر خوفزدہ تھا کہ اس نے فوراً ہی ہتھیار وہاں دیئے اور تمہیں مشن مکمل کرنے اور مجھے چیک دینے پر رضا مند ہو گیا۔"

عمران نے کہا تو اس بار جوانا بے اختیار بھس پڑا۔

"چیف واہی چیف ہے۔ میں اس کا ٹکرگزار ہوں ماڑ۔" جوانا نے سکراتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے وہ ساری بات سمجھ گیا تھا۔

"باس۔ کیا یہ معلوم ہو چکا ہے کہ وہ دعات کافرستان میں کہاں موجود ہے۔" نائگر نے یہ لفاظ سمجھدے لیجے میں کہا۔

"ہا۔ یہ بات چیف نے کفرم کرائی ہے۔ کافرستانی حکام نے اس بار پاکیشائی سائنس و دان ڈائیکٹری میڈی اور دعات میکانم کو ہاپنی سرحد کے قریب ایک پہاڑی ملائتے کر شناس میں موجود غصہ لیبارٹری میں پہنچا دیا ہے اور تم تینوں نے وہاں سے یہ دعات بھی ماحصل کرنے ہے اور پاکیشیا کے اس غدار سائنس و دان کو بھی بلاک کر رہا ہے۔" عمران نے سمجھدے لیجے میں کہا تو وہ تینوں بے اختیار

ہے اور جب ماکشی جیل پر تباہی آ جائے تو سوگاری جمل کے اٹھے نوت جاتے ہیں۔ عمران نے اپنی جوزف کے ہی بجھے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میں پاس۔ قادر جو شواہی فلم یہ بات مت کرو۔ سوگاری جمل کے اٹھے نوتے سے رالکا دیجتا ٹھے میں آ جائے گا اور رالکا دیجتا جب بھے میں آتا ہے تو ہر طرف تباہی کیلیں جاتی ہے، بجلیاں کڑ کئے لگتی ہیں، طوفان پھٹ پڑتے ہیں پاس۔ ایسا مت کو ہایں جو جوزف نے بے اختیار لڑتے ہوئے لے چکے ہیں کہا۔“ تو پھر تم ہاؤ کہ میں کیا کروں۔“ عمران نے منہ ہاتے ہوئے کہا۔

”پاس۔ تم اپنی ٹھم کے ساتھ جاؤ لیکن اس وقت جب ہماری رومنی ہمارے جسموں کو چھوڑ کر پرواہ کر جائیں۔ جب تک ہماری رومنی ہمارے جسموں میں ہیں اٹھے نوت سکتے ہیں۔“ جوزف نے بڑے سادہ سے لے چکے ہیں کہا۔

”میرے نہ چانے سے اٹھے نتے ٹھیں جائیں گے۔“ عمران نے نوت لے چکے ہیں کہا۔ وہ اس طرح سمجھیدہ تھا جیسے انجائی سمجھیدہ بات چیت ہو رہی ہو جبکہ نائگر اور جوانا دلوں کے پڑے یہ بات چیت سن کر ہونتوں چیز ہو گئے تھے۔ اچھی بجلی باشی ہو رہی تھیں کہ اچاک جوزف اور عمران نے انکی مختکل شروع کر دی تھی اور وہ بھی انجائی سمجھیدہ لے چکے ہیں اس لئے وہ دلوں اُمُت بنے ان کے منہ دیکھے

نے کہا۔“ کیا مطلب۔ کیوں۔ کیا سینک گلری کام نہیں کر سکتا۔ تم نے ایجنڈیوں سے تو نہیں لڑتا صرف مشن مکمل کرنا ہے۔“ عمران نے قدرے نتے لے چکے ہیں کہا۔

”پاس۔ جو لانا نیک کہ رہا ہے۔ یا تو آپ ہم تینوں کے ذمے یہ مشن لگا دیں اور خود نے جائیں یا اگر جائیں تو پھر آپ ہمارے ساتھ جائیں۔“ نائگر نے کہا۔

”لیکن یہ فیصلہ چیف کا ہے۔“ عمران نے کہا۔

”پھر ماہر آپ ہم کو لے کر کافرستانی وارا حکومت میں رہیں۔ کرشماں میں صرف سینک گلری کو کام کرنے دیں۔“ جوڑا نے کہا۔

”تم کیا کہتے ہو جوزف۔“ عمران نے جوزف سے مقابلہ ہو کر کہا جو سپاٹ چہرہ لئے خاموش کھرا تھا۔

”میں تو آتا کا غلام ہوں پاس لیکن نائگر اور جوانا دیکھ کر رہے چیز وہ بھی درست ہے۔ میری آجسٹس نائگر جمل کے کنارے پر پڑے ہوئے سوگاری جمل کے انہوں کو دیکھ رہی ہے اور ان پر پانی کے چھینے ہوئے ہوئے ہیں۔“ جوزف نے قدرے خوبناک سے لے چکا ہے کہا تو نائگر اور جوانا دلوں چوک کر اسے دیکھنے لگے۔

”پھر تو تم نے یہ بھی دیکھ لیا ہو گا کہ جیل پر جیل پر جاہی آنے والی

”جو آپ کا حکم ہے“..... ناچر نے جواب دیا۔
 ”جوزف۔ تم نے ایکس فائیور رائسر ساتھی کے جانے پے۔ میرا
 تم سے اس پر رابطہ رہے گا۔ پارکٹ میں میں نے اپنیں تباہ دیا ہے۔ یہ
 مشن اب تم نے تمہل کرنا ہے۔ میں جا بہوں“..... عمران نے
 ایک بھکے سے اختنے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اسی انداز
 میں ہڑ کر دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا جیسے ان تینوں سے وہ
 واقعہ ہی نہ ہو۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار راتا بالاؤس سے انکل کر
 تیزی سے اپنی پارکٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جبکہ ان
 دوں جو یوں کاظمیت تھا۔ اس نے جو لیا کوئی نہ کر دیا تھا کہ وہ مشن پر
 جانے والے ساتھیوں کو اپنے قیمت پر کال کر لےتا کہ مشن کے
 ہدود کیں ان سے وسکس کیا جائے اس نے عمران کو عین تھا کہ
 جو لیا کے فلیٹ میں صدر، کپشنس لیکل اور تو یہ بھی تھکن پکے ہوں گے۔
 تھوڑی دیر بعد اس نے کار بلند بھک پر پارکٹ میں روکی اور پھر اس
 کے چہرے پر بیکھی سکراہست دوزگی کیونکہ پارکٹ میں ساتھیوں
 کی کاریں بھی موجود تھیں لیکن کار لاک کر کے جیسے ہی وہ ہڑا تو وہ
 بے اختیار چوک پڑا کیونکہ اب اسے پارکٹ میں موجود صاحب کی کار
 کھڑی بھی نظر آگئی تھی۔

”یہ صاحب کو کیوں کال کیا ہے جو لیا ہے“..... عمران نے جھرت
 پھر سے انداز میں بڑھاتے ہوئے کہا اور پھر تیز قدم اخوتا ہوا وہ
 آگے بڑھتا چلا گیا۔ جو لیا کا قیمت پچھی منزل پر تھا اور یہاں اور

رہے تھے۔

”میں پاس۔ اپنے تو نئے نظر آ رہے ہیں اور ان کے اوپر
 سرخ کیمریں بھی پڑنے لگ گئی ہیں“..... جوزف نے جواب دیا۔
 ”نمیک ہے۔ تو پھر یہ بات ملے ہو گئی کہ مجھے تمہارے ساتھ
 جانا ہو گا ورنہ اپنے تو اپنے سامانگاری چیلیں ہی غالب ہو جائیں
 گی اور سامانگاری چیلیں غالب ہو گیں تو ماکاشی بھیل دیران ہو جائے
 گی اور ماکاشی بھیل دیران ہو گی تو پوری دنیا پر قیامت نوٹ پرے
 گی“..... عمران نے انجامی سمجھدے لبھے میں کہا۔
 ”آقا عظیم ہیں۔ آقا مستقبل کو اس طرح دیکھ لیتے ہیں جیسے
 آئینے میں دیکھتے ہیں۔ میں آقا کا اولیٰ قلام جوزف حلقا کہتا ہوں
 کہ میں یہ اپنے نہیں نئی نئی دوں گا“..... جوزف نے بڑے
 پا سڑا سے لبھے میں کہا۔

”اب نمیک ہے اور جو جا اب تم اس مشن کے چیف میں ہو گے
 ملک جوزف ہو گا۔ بولو۔ کیا جسمیں کوئی اعتراض تو نہیں ہے؟“..... عمران
 نے سمجھدے لبھے میں بات کرتے ہوئے یہ کھلت جوہا سے خالص بہبود کر
 کہا۔

”میں آپ کے حکم کا پابند ہوں نہیں“..... جو لیا نے ہونٹ
 چھاتے ہوئے کہا۔
 ”اور تم کیا کہتے ہو ہے؟“..... عمران نے اسی طرح انجامی
 سمجھدے لبھے میں ہٹکنے کا حاصل کرتے ہوئے کہا۔

سوچ لیں اس کا نتیجہ خطرناک بھی ہو سکتا ہے۔۔۔ صدر نے سکراتے ہوئے کہا۔

"تم اپنی بات کرو۔ تم تو ناراضی ہو رہا تو گے مجھ سے۔۔۔ عمران نے کہا تو صدر ایک بار پھر نہ پڑا۔

"یہ تو آپ نے زیر دشی کیف مسئلہ ہذا دیا ہے جبکہ ابھی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔ صدر نے کہا۔ اس دروازے وہ بڑے کر کے میں پہنچ گئے جوں جوں، کیپٹن تکلیل اور سوری کے ساتھ صالح بھی موجود تھی۔

آپ بار بار نہیں رہے تھے۔ کوئی خاص باتیں ہو رہی تھیں۔۔۔ رجی سلام دعا کے بعد صالح نے سکراتے ہوئے صدر سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"ارے۔ ارے۔ کمال ہے۔ جرت ہے۔ اب معاملہ اس حد تک پہنچ چکا ہے کہ صدر کا کسی مرد کے ساتھ باقی کرنا اور نہنا بھی پسند نہیں ہے۔ کمال ہے۔۔۔ عمران نے کری پر پہنچتے ہوئے کہا تو صالح بے اختیار نہیں پڑی۔

"بیرا یہ مطلب نہیں تھا۔ میں تو وہ باتیں سننا پاہتی تھی جس پر صدر صاحب چیزے سمجھیدہ آدی بھی بار بار کھلکھلا کر نہیں رہے تھے۔۔۔ صالح نے پہنچتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے تمہارے بارے میں باتیں کرتے ہوئے تھی یہ نہ سکتا ہے۔۔۔ عمران نے کہا تو صالح ایک بار پھر نہیں پڑی۔

بچے آنے جانے کے لئے لفھیں بھی موجود تھیں لیکن عمران سوائے اشد ضرورت کے بھیٹھ بیٹھاں استھانا کرتا تھا کیونکہ اس کے خیال کے مطابق اس طرح خود بخود غاصی دریش ہو جاتی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ قلیت کے بند دروازے کے سامنے پہنچ گیا۔ اس نے سائینڈ پر موجود کال تال کا ہٹن پریس کر دیا۔

"کون ہے۔۔۔" دو فون سے جولیا کی آواز سنائی دی۔ "علی عمران ایم ایس ہی۔ ذی ایس سی (آسکن)"۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو کلک کی آواز کے ساتھ ہی رابط ختم ہو گیا اور پھر چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو دروازے پر صدر موجود تھا۔

"آئیے عمران صاحب۔ سب آپ کے خلفر ہیں۔۔۔" ملام کے بعد صدر نے کہا۔

"ان سب میں کون کون شامل ہیں۔۔۔" عمران نے سکراتے ہوئے کہا اور اندر واپس ہو گیا۔

"سب میں جولیا بھی شامل ہے۔۔۔" خفر نے سکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دروازہ بند کر کے اسے لاک بھی کر دیا۔

"میں صالح کے بارے میں پوچھ رہا تھا کہ وہ بھی سب میں شامل ہے یا نہیں۔" عمران نے کہا تو صدر بے اختیار نہیں پڑا۔

"تو سب آپ جولیا کو اس انداز میں زیرت کرنا چاہتے ہیں لیکن

”کیا تم یہ فضول ہاتھی کرنے بیہاں آئے ہو“ جولیا نے یکفت خنک لبھ میں کہا۔

”تم۔ انہیں فضول ہاتھی کہہ رہی ہو۔ حیرت ہے۔ تمہاری وہ خوش ذوقی کہاں چلی گئی ہے“ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

”بس۔ اب میرے لئے یہ سب فضول ہاتھی ہیں۔ تم ہمیں تاؤ کر مشن کیا ہے“ جولیا نے سپاٹ لبھ میں کہا۔

”حیرت ہے۔ ساری رات قصد یافت زیخاری سے مشن کے بعد بھی پوچھ رہی ہو کہ زیجا کون چھی۔ کتنے طویل عرصے سے مشن کے لئے چدوجہد کی جا رہی ہے۔ کتنی بار صدر کی منت کی ہے کہ وہ خطبہ نماج یاد کر لے گر تم اب سوکھے منہ پوچھ رہی ہو کہ مشن کیا ہے۔“ عمران نے جواب دیا تو صدر اور صالح دونوں بُش پڑے۔ البتہ کہنپنگ تکلیل اور تحریر دونوں خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ جولیا کا لبھ عمران کے لئے خاصا سپاٹ ساختا۔

”آؤ صالح۔ ہم چل کر چائے ہنا ہیں“ اعلیٰ نک جولیا نے صالح سے کہا اور انھوں کرپکن کی طرف بڑھنے لگیں۔

”کیا تم نے صالح کو اس لئے بلوایا ہے کہ وہ تمہاری چائے بنائے میں مدد کر سکے“ عمران نے کہا تو جولیا یکفت ایک جھکٹے سے مڑی۔

”اوہ۔ تو تم اس لئے بات نہیں کر رہے ہے۔ صالح ہماری

333

ساتھی ہے اور میں نے چیف سے بات مردی ہے کہ میں ایکلی تمہارے ساتھ مخفی پر نہیں جا سکتی۔ صالح لو بھی ساتھ بھجوادیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ اگر عمران ساتھی کو ساتھ لے جانا چاہے تو انہیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا۔ جولیا نے رُک کر سنجیدہ لبھ میں کہا۔

”تو تم نے مجھ سے پوچھا کیوں نہیں“ عمران نے کہا۔ ”تو کیا جسمیں اعتراض ہو سکتا ہے“ جولیا نے یکفت اس طرح وہ نکتے ہوئے کہا جیسے عمران کی یہ بات اس کے لئے قطعی طور مخفی ہو۔ صالح کے بھی ہوتے بھیتے ہوئے تھے۔

”اعتراض تو ظاہر ہے جیسیں ہو سکا لیکن جب چیف نے کہا ہے کہ مجھ سے پوچھ لو تو تم نے تو اب تک پوچھا تی نہیں“ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو صالح کا پچھہ بے اختیار کھل اخا۔

”تم سے پوچھنے کی میں نے ضرورت نہیں کی۔ آؤ صالح۔“ جولیا نے یکفت نرم لبھ میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مزکر لیکن کی طرف بڑھ گئی جبکہ صالح اس کے پیچے چلتی ہوئی پکن میں داخل ہو گئی۔

”عمران صاحب۔ مشن کیا ہے“ صدر نے پوچھا۔ ”وہی تمہارا خطبہ نماج یاد کرنے کا اور بھلا کیا ہو سکتا ہے۔“ عمران نے کہا۔

”تم بکواس کرنے سے باز نہیں آؤ گے۔ اس بار جسمیں بیانا ہو گا کہ مشن کیا ہے۔“ خاموش بیٹھے ہوئے تحریر لے یکفت غراتے

فرق پڑ سکتا ہے۔ کیپن تکلیل نے باقا مدد و مددت کرتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طولیں سائنس لیا۔
”تمہارے ذہن سے اب واقعی مجھ خوف آنے لگ گیا ہے۔
اتی معمولی ہی بات سے اس قدر درست اندازہ لگا لینا واقعی دوسروں کو خوفزدہ کر دیتا ہے۔“ عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔
”کیا میرا اندازو واقعی درست ہے؟“ کیپن تکلیل نے کہا تو عمران بے اختیار پاس پڑا۔

”ہاں۔ اسی لئے چیف نے صالح کو نیم میں شامل نہیں کیا تھا اور اب جو لیکے بات کرنے پر اس نے مجھ پر فیصلہ چھوڑ دیا ہے لیکن جہاں مشن تکمل کرنا ہے وہاں زیادہ تعداد تھسان دو بھی ہو سکتی ہے۔“ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا یہ دوسری نیم بھی آپ کی سر کردگی میں کام کرے گی؟“
صدر نے پوچھا

”نہیں۔ وہ اپنے چیف کے تحت کام کریں گے۔“ عمران نے جواب دیا۔ اسی لمحے جو لیکا اور صالح ایک راتی دھکیلی ہوئی تھیں سے باہر آئیں اور انہیں نے چائے کے کپ راتی سے اٹھا کر درمیانی میز پر رکھنا شروع کر دیئے۔

”چیف۔ کون چیف۔ کیا آپ کا مطلب صدیقی سے ہے؟“
صدر نے حیرت نہرے لجھے میں کہا۔

”کیا کہہ رہے ہو۔ کیا صدقی بھی ہمارے ساتھ جا رہا ہے؟“

ہوئے لجھے میں کہا۔
”سوری۔ مجھے اتنا بڑا چیک نہیں ملا کہ میں پہلوں کو مشن کے بارے میں سمجھا۔ سمجھا کر دماغ سوزی کرتا رہوں۔“ عمران نے کہا تو سوری کا چہرہ یکخت آگ کی طرح تپ اٹھا۔

”عمران صاحب چلیز۔ مشن کے آغاز میں لکھی باتیں بدھکھوئی ہیں۔“ صدر نے فرمایا چیچ پہچاؤ کرتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ اس بارہ مشن پر دو نیمیں جا رہی ہیں۔“
ایسا یک فاموش بیٹھنے ہوئے کیپن تکلیل نے کہا تو باقی ساتھی تو پہنچ کر کیپن تکلیل کی طرف دیکھنے لگے لیکن بعدِ عمران خادرنا نہیں بلکہ حقیقتاً اچھل پڑا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے نثارات ابھر آئے تھے کیونکہ جواہ اور اس کی نیم کے بارے میں تو سوائے عمران اور بیک زیر و کے اور کسی کو بھی معلوم نہیں تھا۔

”کیا مطلب۔ یہ تم کس ہاں پر کہہ رہے ہو؟“ عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

”عمران صاحب۔ آپ دراصل صالح کو ساتھ نہیں لے جانا چاہئے تھے لیکن شاید صالح کی یہاں موجودی اور جو لیا کی وجہ سے کہ وہ ناراض نہ ہو جائیں۔ آپ کو اپنا ارادہ پڑھا پڑا اور ایسا اس صورت میں ہی ہو سکے رہا۔ آپ کے نظر نظر سے زیادہ مجرمان کی موجودگی مارک ہو سکتی ہے اور زیادہ مجرم اسی صورت میں ہو سکتے ہیں کہ دو نیمیں جا رہی ہوں ورنہ صرف صالح کے جانے سے کیا

"تم گدھے کا سر لگا لو۔ تمہارے واقعی بہت کام آئے گا۔"

خوب نے پہنچتے ہوئے کہا۔
 "لیکن بھر تم بغیر سر کے کیسے جائے گے۔" عمران نے ترکی
 پڑکی جواب دیا تو کرو قبیلوں سے کون اخدا۔
 "عمران صاحب۔ کیا واقعی سینکلریز اس مشن پر جا رہے ہیں
 لیکن کیوں۔ کیا یہ اس مشن کے لئے کافی نہیں ہیں۔" صدر نے
 کہا۔
 "جوں ہے یہ سینکلریز کا۔ انہوں نے اس کا آغاز کیا اور
 انہوں نے یہ اپنے سینکلریز کا۔ اور جوانا نے جوزف کے
 ذریعے تمہارے چیف سے درخواست کی تھی کہ اس مشن کو مکمل
 کرنے کا بھی انہیں ہی موقع دیا جائے۔ چنانچہ تمہارے چیف نے
 انہیں اجازت دے دی۔" عمران نے جواب دیا۔
 "تو پھر ہم وہاں جا کر کیا کریں گے۔" صدر نے کہا۔
 "اب تمہیں کیا بتاؤں کہ غرب آدی کو پہنڈ کی خاطر کیا کیا
 پاپڑ بیٹھے چرتے ہیں۔ چنانچہ میں نے بھی ایک چھٹے سے چیک
 کی خاطر پاپڑ بیٹھے شروع کر دیئے اور بڑی مشکل سے تمہارے کیوں
 چیف نے میری بات مان کر لمبی بیجھنے کا فیصلہ کیا ہے کہ مجھے چھوٹا سا
 چیک مل سکے۔" عمران کی زبان روائی ہو گئی۔
 "تم اصل بات بتاؤ۔ خواہ خواہ کی نضول باتیں نہ کیا کر دے۔" جوں
 نے نشک لبھے میں کہا۔

ہے۔" جوں نے چوک کر پوچھا تو صدر نے اسے کیپن ٹکلیل کی
 بات کے ساتھ ساتھ عمران کی باتیں بھی بتا دیں۔
 "کیا واقعی فورسائز بھی اس مشن پر جا رہے ہیں۔" جوں نے
 پوچھا۔
 "لیکن۔ کیونکہ چیف کا خیال ہے کہ کافرستان بیان کوئی نہیں بھیج
 کر ہمیں الجھانے کی کوشش کر سکتا ہے۔" عمران نے کہا۔
 "لیکن عمران صاحب۔ کیا جوانا اس مشن پر واقعی کام کر سکے
 گا۔" کیپن ٹکلیل نے ایک بار پھر پوچھا۔
 "جوانا۔ کیا مطلب۔ جوانا کا اس مشن سے کیا تعلق۔ وہ تو
 سیکرٹ سروس میں شامل ہی نہیں ہے۔" جوں نے چوک کر کر اور
 انہماںی حرمت بھرے لبھے میں کہا۔
 "تم نے جوانا کا امدازوہ کیسے کیا یا۔" عمران نے جائے کا
 کپ اٹھاتے ہوئے سکرا کر کہا۔
 "وہ میں تھیں ہیں۔ ایک فورسائز اور اوسکی سینکلریز کلریز اور
 آپ نے بتایا ہے کہ فورسائز نہیں جا رہے تو پھر سینکلریز کلریز ہی باتی
 رہ جاتی ہے اور جوانا اس کا جیسے ہے۔" کیپن ٹکلیل نے اس
 امدازوہ میں جواب دیا جیسے عمران کا سوال پہنچانا سا ہو۔
 "اب مجھے اپنے ساتھ ایک سرکاری سر بھی لگانا پڑے گا۔ اب
 ایک سر سے کام بھیں پہلے کلے۔" عمران نے رو دینے والے لبھے
 میں کہا تو اسے انتیار خس پڑے۔

نے غصیلے لبھے میں کہا تو جولیا نے اٹاٹ میں سرپاڑتے ہوئے رسیدر الھالیا اور فابر پرلس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاڈر کا ٹھنڈی بھی پرلس کر دیا۔
”اکھٹو“..... رابطہ ہوتے تھی دوسرا طرف سے ساتھیں آواز سنائی دی۔

”جولیا بول رعنی ہوں باس۔ عمران نے بتایا ہے کہ اس مشن پر اصل کام جواہا، جوزف اور ٹینگڈ کریں گے اور سیکرت سروس صرف اس قبیلے کی کو الجھانے کا کام کرے گی۔ آپ پٹیز سیکرت سروس پر اچھا کریں۔ ہم اس مشن کو عمران کے ساتھیوں سے زیادہ اچھے انداز میں مکمل کر سکتے ہیں۔“..... جولیا نے موہبدان لبھے میں کہا۔

”وہ لوگ اپنے انداز میں تم سے علیحدہ کام کریں گے۔ تمہارا اور ان کا کوئی رابطہ نہیں ہو گا۔ تم عمران کی سرکردگی میں کام کرو گی جبکہ وہ جواہا کی سرکردگی میں کام کریں گے اور ہر بے سامنے مشن کی اچیت ہوتی ہے تھیاتیں کی نہیں اس لئے اس انداز میں مت سوچا کرو ورنہ تم جانتی ہو کہ سیکرت سروس کسی بھی لئے زندہ زمیں میں دُن کی جاسکتی ہے۔“..... دوسرا طرف سے اتناہی ختح لبھے میں جواب دیا گیا اور اس کے ساتھی ساید فٹم ہو گیا تو جولیا نے ہونٹ بھینچ لئے اور ڈھیلے ہاتھوں سے رسیدر رکھ دیا۔ اس کے پھرے پر گہرے کرب کے ہڑاٹ ابھر آئے تھے۔ ہاتی سب ساتھی بھی ہونٹ بھینچے ہوئے خاموش بیٹھے تھے۔

”عمران صاحب۔ آپ پہلے اس مشن کے بارے میں تفصیل بتا دیں پھر ہم خود ہی سمجھ جائیں گے کہ اس مشن میں دو نیوں کی کیا ضرورت ہے۔“..... صدر نے کہا تو عمران نے شروع سے لے کر آفرینش ساری تفصیلات بتا دیں۔
”تو آپ نے جواہا کے ذمے یہ مشن کیوں لگایا ہے۔“..... صدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”میں نے نہیں تمہارے چیف نے لگایا ہے۔ میں نے پہلے ہی جھیس ہٹایا ہے کہ جواہا نے جوزف کے ذریعے چیف کو درخواست کی اور چیف نے اس کی درخواست مان لی۔“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ چیف سیکرت سروس پر ان کو ترجیح دے۔ نہیں یہ مطلقاً ہے۔ اس طرح سیکرت سروس کی حق ٹھنی ہو گی۔ میں بات کرتی ہوں چیف سے۔“..... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھی اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیدر الھالیا۔

”مس جولیا۔ جب چیف نے فیصلہ کیا ہے تو آپ کیوں اس پر اعتراض کر رہی ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ عمران صاحب نے ان کی سفارش کی ہو گی۔“..... صدر نے کہا۔

”اور مجھے معلوم ہے کہ عمران نے ایسا دانتہ کیا ہے ہا کہ سیکرت سروس کو ختم کر دیا جائے اور یہ اپنے شاگرد ٹانگل، جوانا اور جوزف کے ساتھ مکمل کر میں مکمل کیا کرے۔“..... خاموش بیٹھے ہوئے تھے

"تم لوگوں کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ میں جوانا اور اس کے ساتھیوں کو روک دیتا ہوں"..... عمران نے کہا۔
"اس کی ضرورت نہیں عمران صاحب۔ چیف نے آخر کچھ سوچ کر ہی انہیں اس مشن پر جانے کی اجازت دی ہو گی۔ ہم خواہ تجوہ جذباتی ہو رہے ہیں جبکہ مقصود تو مشن کی محیل ہے جس طرح بھی ہو"..... صدر نے مدبران لجھے میں کہا۔

"چیف نے جس انداز میں دھکی دی ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اب ہمیں کوچ کرنے کا عمران کا پلان کامیاب ہو چکا ہے۔ آج یہ نیم اس مشن پر کام کرے گی کل اور مشنز پر بھی کام کرے گی اور ہم فارغ"..... خوبی نے من بناتے ہوئے کہا۔

"مران صاحب۔ مس جولیا کی بات درست ہے۔ چیف نے صرف اپنی آٹا کی وجہ سے انکار کر دیا ہے ورنہ پاکیشا سیکرت سروس کے ساتھ دوسری نیم کو مشن پر بھیجا سیکرت سروس کی حق تعلق ہے۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ آپ انہیں بھی ہمارے ساتھ رہ جیں۔ ہم بدل کر کام کر سکتے ہیں"..... کپشن ٹکلیل نے کہا۔

"تم لوگوں نے واقعی اس عام کی بات کو سلسلہ ہالیا ہے جبکہ میرے ذہن کے مطابق چیف کے ذہن میں مشن کی محیل کا درج نہ ہے اور اس نتیجے کی وجہ سے اس نے دو ٹیوں کو علیحدہ علیحدہ کام کرنے کی اجازت دی ہے اور وہ نتیجہ یہ ہے کہ پاکیشا سیکرت سروس اپنے انداز میں کام کرتی ہوئی آگے بڑھے گی۔ لامحالہ واثک

برڈز والے راستے میں حاکل ہونے کی کوشش کریں گے۔ ہم بس اس محاٹے میں تجھر کار اور تربیت یافت ہیں اس لئے ہم ان کا مقابلہ کرتے رہیں گے جبکہ جوانا، جوزف اور نائیگر جن کا پیغام برہم سے کوئی تعلق نہیں ہوا گا اپنے طور پر ۱۵ ریکٹ ایکشن کرتے ہوئے لیہاریوی میں داخل ہو جائیں گے اور مشن مکمل کر لیں گے اور واثک برڈز منہ و بھتی رو رجاء کی لیکن اگر تم لوگوں کو اس پر اعتراض ہے تو پھر یہ ہو سکتا ہے کہ ہم خوبی کو دوسری نیم کا لینڈر بنا دیں تاکہ یہ نہ کہا جائے کہ پاکیشا سیکرت سروس کے ساتھ علیحدہ نیم بھیجی جا رہی ہے"..... عمران نے کہا۔

ہمیں۔ میں ان کے ساتھ کام نہیں کر سکتا کیونکہ جوزف اور جوانا دونوں نے میری بات نہیں مانتی اس لئے سوری"..... خوبی نے دو ٹوک لجھے میں کہا۔

"تو پھر جولیا کو ان کی لینڈر بنا دیتے ہیں یا صدر کو یا پھر کپشن کلیل کو ہا کہ تمہارے ذہنوں سے یہ بات واش کی جائے"..... عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ خوبی کوئی بات ہوتی فون کی تھیں جو بھی تو جولیا نے ہاتھ بڑھا کر رسیور انھالیا اور ساتھ ہی لاڈر کا ہٹن بھی پر لیں کر دیا۔

"جولیا بول رہی ہوں"..... جولیا نے کہا۔

"اے کپشن"..... دوسری طرف سے چیف کی خصوص آواز سنائی دی۔

”کیا اطلاع ہے۔ کیا تم نے شادی کرنے کا پروگرام نہیں لایا ہے۔“..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ہزار انہیں پڑا۔
”عمران صاحب۔ آپ لیڈر ہیں اس لئے ہم نے تو آپ کی
حیودی کرنی ہے۔“..... دوسری طرف سے ہزار انہیں پڑتے ہوئے
کہا۔

”بھرمنہ و جو کو تم سوائے رات کو تارے گئے کے اور مخفی
آئیں بھرے سے اور کچھ نہ کر سکو گے۔“..... عمران نے کن اگھیوں
سے جو لیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو جو لیا نے منہ دوسری طرف
لیا۔

”عمران صاحب۔ وہ اہم اطلاع پہلے سن لیں بھر اس موضوع
پر تفصیل سے بات ہو سکتی ہے اور وہ اطلاع یہ ہے کہ کرشنا سے
ڈاکٹر مجید کو واپس دارالحکومت ہوا لایا گیا ہے۔“..... دوسری طرف
سے کہا گیا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

”کیسے معلوم ہوا اور ایسا کیوں کیا گیا ہے۔“..... عمران نے
چھتر بھرے لیجھے میں کہا۔

”ہماری مشینزی نے اچاک پرائم فائز کی خصوصی فریکنٹی پر
ہونے والی کاں لیکچر کر لی۔ آج سے پہلے یہ فریکنٹی لیکچر نہ ہو سکی
تھی۔ ہو سکتا ہے کہ پرائم فائز صاحب نے کوئی غلط اہن پر لیس کر دیا
ہو یا ڈاکٹر مجید سے کوئی غلطی ہو گئی ہو۔ بہر حال یہ کاں لیکچر ہو گئی
ہے۔ ہم نے اسے نیپ کر لیا ہے۔ آپ اگر سننا چاہیں تو میں ثیپ

”لیں سر۔“..... جو لیا نے مسند پاہ لیجھے میں کہا۔
”عمران کو رسیدور دو۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔
”لیں سر۔“..... جو لیا نے کہا اور رسیدور عمران کی طرف بڑھا دیا۔
”علیٰ عمران ایم ایس سی۔ ذی ایں سی (آکسن) بول رہا
ہوں۔“..... عمران نے اپنے مخصوص بیکافٹ لیجھے میں کہا۔
”ہزار ان کے پاس تمہارے لئے اہم خبر ہے۔ اسے کاں کر
لو۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ قائم ہو
گیا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر کریل دیا اور پھر فون کو اپنے
قریب کر کے اس نے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں
اس نے ایک بار پھر لاڈوڑ کا ہٹن پر لیں کر دیا کیونکہ کریل دیا تھا۔
”ہزار ان بول رہا ہوں۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ہزار ان کی
آواز سنائی دی۔

”علیٰ عمران ایم ایس سی۔ ذی ایں سی (آکسن) بڑیاں خود
بچکے بہان خود بول رہا ہوں۔“..... عمران سے ایک بار پھر اپنے
مخصوص لیجھے میں کہا۔
”عمران صاحب۔ میں نے اسی چیف کو ایک اہم اطلاع دی
ہے لیکن چیف نے کہا ہے کہ چونکہ تم تکمیل دے دی گئی ہے اور
اس کے لیڈر آپ اسیں اس لئے آپ یہ اطلاع آپ کو دی
جائے۔“..... ہزار ان نے کہا۔

میں اس لیبارٹری کے تھنڈے کے لئے بھجوایا گیا تھا۔ اب لاکالہ اسے بھی واپس بلوایا گیا ہو گا۔ تم اس بارے میں تفصیلات معلوم کرو۔”..... عمران نے کہا۔

”تمیک ہے عمران صاحب۔ میں اس پر کام کرنے شروع کر دیتا ہوں۔”..... ناظر ان نے کہا۔

”ناظر مجید کو اب جہاں بھی بیجھا جائے تم نے وہاں کے بارے میں بھی مرپوت رہتی ہے۔ اس کے بعد ہی نہم مشن پر کام شروع کر دیں گی۔”..... عمران نے کہا۔

”آپ کو اطلاع دی جائے یا چیف کو۔”..... ناظر ان نے کہا۔
”چیف کو۔”..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اللہ حافظ کہہ کر رسیدور رکھ دیا۔

”ہم آپس میں لوتے رہ گئے اور وہاں مشن پاٹ ہی تبدیل ہو گیا۔”..... عمران نے کہا تو سب نے سکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

ستوا دیتا ہوں۔”..... ناظر ان نے کہا۔
”پہلے دیسے ہی تبا دو۔ پھر ضرورت ہوئی تو نیپ بھی سن لیا جائے گا۔”..... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ ناظر مجید نے پرائم فشنر صاحب سے بات کرتے ہوئے انہیں بتایا کہ کرشناس لیبارٹری پونک پلرگ نہیں کلری کے جگہ میں واقع ہے اس لئے یہاں پلرگ کے ایسے اڑات نہایاں موجود ہیں کہ اگر ان کی موجودگی میں میکام پر کام کرنے کے لئے اسے اوپنی کیا گیا تو دعات خائن ہو جائے گی اس لئے یہاں پر کام نہیں ہو سکتا جس پر پرائم فشنر صاحب نے کہا کہ لمحک ہے پھر آپ کو دارالحکومت بلوایا جائے۔ اس کے بعد یہ سوچا جائے گا کہ یہ مشن کہاں تکمیل کرایا جائے۔ اس کے بعد یہ کال تو غیرم ہو گئی لیکن ہم نے اس کال کے کچھ ہونے پر پرائم فشنر ہاؤس میں اپنے خاص آدمیوں کو ارث کر دیا اور پھر یہ اطلاع الی گی کہ ناظر مجید دارالحکومت مکنی گئے ہیں اور پرائم فشنر ہاؤس کے ایک خصوصی اریئے میں انہیں رکھا گیا ہے۔ میں نے یہ اطلاع چیف کو دی تو چیف نے کہا کہ آپ اس پر فیصلہ کریں گے۔”..... ناظر ان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”کافرستان میں ایک قبیلی ایجنسی ہائی گی ہے اور یہ ایجنسی پرائم فشنر نے ہائی ہس ایجنسی کی چیف ایک محنت ہے جس کا نام شاڑتی ہے۔ ایجنسی کا نام وائٹ برڈز ہے اور اس ایجنسی کو کرشناس

مگنی جبکہ اس دوران ان کی سچیل سیکرری خاتمی آلات آن کر کے
سینک روم سے باہر چاہی گئی۔

”تمہیں معلوم ہے کہ تمہیں واہن کیوں کال کیا گیا ہے۔“ پام

مشتر نے شاتری سے غاظب ہو کر کہا۔

”لیں سر۔ یہ بتانا گیا ہے کہ کرشناں لیبارڑی کی فضا میں چونکہ
پورگ لکڑی کے اشتہ موجود ہیں اس لئے میکام دھات پر وہاں
کام نہیں کیا جا سکتا اس لئے وہاں اس دھات پر کام کرنے کا پلان
منسوخ کر دیا گیا ہے۔“..... شاتری نے موادہاں لجھ میں جواب
دیتے ہوئے کہا۔

”ہاں اور پھر حکومت کے حکم پر ڈاکٹر مجھے اور ڈاکٹر مجید نے مل
کر جس لیبارڑی کو اس کام کے لئے منتخب کیا ہے وہ کافرستان کے
اجنبائی خوفناک صحراء کے اندر ایک قدیم پہاڑی پورم کے نیچے ہے۔
یہ لیبارڑی گوچھوئی ہے جنکی وہاں کی آب و ہوا اس ثقی دھات پر
کام کرنے کے لئے آئندہ میں ہے۔ اس صحراء کو وارنگل کہا جاتا ہے۔
وارنگل صحراء تقریباً چار ہزار ایکڑتی ہے میں پھیلا ہوا ہے اور یہاں بہت
کم نسلستان ہیں اور جہاں جہاں نسلستان ہیں وہاں پر کافرستان کے
خصوصی فوئی اڑے ہیں اس لئے اس پورے صحراء میں سوائے فوج
کی خصوصی ذویجن کے افراد کے اور کوئی آدمی نہیں ہے اور پورم
جگ وچنے کے لئے سوائے ایکلی کاپڑوں کے اور کوئی ذریعہ نہیں ہے
اس لئے یہ کوئی کے لاثا سے بھی یہ لیبارڑی آئندہ میں ہے۔ پہلے

شاتری پام مشتر ہاؤس کے سچیل سینک روم میں داخل ہوئی
اور پھر ایک کری پر بیٹھ گئی۔ اس کا چہروہ ستا ہوا تھا۔ اس کا چہروہ دیکھ
کر یوں حسوس ہوتا تھا چیز ہے اسے کوئی خاص ذاتی دھوکا چینچا ہو سودہ
خاموش بیٹھی ہوئی تھی کہ چند لمحوں بعد اندر وہی دروازہ کھلا اور دوسری
 عمر پام مشتر اندر داخل ہوئے۔ ان کے پیچے ان کی سچیل سیکرری
تھی۔

”تمام خاتمی ستم آن کر کے قم جاؤ۔“ پام مشتر نے اپنے
پیچے آنے والی سچیل سیکرری سے کہا اور خود آگے بڑھ آئے۔
شاتری ان کے استقبال کے لئے نہ صرف انہوں کر لکڑی ہوئی بلکہ
اس نے دونوں ہاتھ جوڑ کر انہیں پام بھی کیا۔

”بیٹھو۔“..... پام مشتر نے کہا اور خود بھی میز کے پیچے موجود
اپنی خصوصی کری پر بیٹھ گئے۔ ان کے بیٹھنے کے بعد شاتری بھی بیٹھ

بارے میں معلومات حاصل کرے۔ چنانچہ دکرم نے اپنا ایک آدمی ونیدر وہاں کر شناس بھجوایا ہے، ہم نے چوکے لیا۔ مگر ہم نے اسے بھاری دولت دینے کا وعدہ کر کے اپنے ساتھ مالیا اور اس نے ہمیں یہ سب کچھ تھا تو ہم نے اسے اس بات پر راضی کر لیا کہ مجیسے اسی پاکیشیا سکرت سروس دکرم کے پاس پہنچے گی وہ ہمیں ان کے حلیئے اور ان کی تعداد کے بارے میں تفصیل خوبی فریکوئی پر بتائے گا اور جب یہ لوگ وہاں سے کر شناس کے لئے روانہ ہوں تو ان کی جیسوں وغیرہ کی تفصیل بھی بتادے اور اس نے اس کا وعدہ بھی کر لیا تھا۔ لیکن اس سے پہلے کہ پاکیشیا سکرت سروس ناپاٹ پہنچتی آپ نے ہمیں واپس طلب کر لیا۔ میں چاہتی تھی کہ ہم کچھ عرصہ وہاں رہیں کیونکہ پاکیشیا سکرت سروس نے تو یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ کر شناس لیہاری تھی میں کام بند کر دیا گیا ہے۔ وہ لازماً وہاں آئیں گے اور ہمارے ہاتھوں مارے جائیں گے لیکن آپ نے حقیق سے حکم دے دیا کہ ہم فوراً واپس آجائیں اور آپ کے حکم کی قبول کرنا ضروری تھا۔..... شائزی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو پرائم فائز کے پڑے پر حیرت کے ہڑات امداد آتے۔

”انہیں کیسے یہ معلوم ہو سکتا ہے۔ یہ تو ناپ سکرت تھا کہ اس مشن کے لئے کر شناس لیہاری کا انتخاب کیا گیا ہے۔..... پرائم فائز نے انتہائی حیرت بھرے لیجے میں کہا۔

”وہ انتہائی تربیت یافتہ اور تیز لوگ ہیں اور لامحال جس طرح

اے اس لئے منصب نہیں کیا گیا تھا کہ یہ تباہ جھوٹی تھی اور اس میں بیوی مشینزی موجود نہیں تھی لیکن اب اس لیہاری کو واقع کرنے اور اس میں بڑی اور ضروری مشینزی نصب کرنے کے احکامات دے دیئے گئے ہیں اور یہ تمام کام صرف ایک بخش میں مکمل کر لیا گیا ہے اور اب ڈاکٹر محمد، ڈاکٹر محمد اور اس دعات کو وہاں پہنچا دیا گیا ہے۔..... پرائم فائز نے خود ہی تمام تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”لیں سر۔..... شائزی نے مختصر سا جواب دیا۔

”تمہارا چہہ وہاں پاہے کہ تمہیں کر شناس سے واپس آتے ہوئے زندہ دچکا پہنچا ہے۔..... پرائم فائز نے کہا۔

”جاتا۔ میں نے آپ سے گزارش کی تھی کہ ہمیں ابھی ایک دو بخش وہاں رہنے دیا جائے لیکن جاتا نے مجھے فوری واپسی کا حکم دے دیا اس لئے ہم وہ کچھ نہ کر سکے جو ہم کرنا چاہتے تھے۔ شائزی نے سپاٹ لبھے میں کہا۔

”جب وہاں مشن ہی نہیں رہا تو تمہارے اور تمہاری نیم کے وہاں رہنے کا کیا جواز رہ جاتا ہے۔..... پرائم فائز نے قدرے سخت لبھے میں کہا۔

”جاتا۔ پاکیشیا سکرت سروس کو اس بات کا علم ہو چکا تھا کہ کر شناس لیہاری میں پاکیشیا سائنس دان کو بھجوایا گیا ہے اور ان کا کوئی قارن ایجنت ناپاٹ میں ہے جس کا نام دکرم ہے۔ اس دکرم کو کبھی جیسا کہ وہ کر شناس لیہاری اور وہاں کے ٹھانٹی انتظامات کے

مودہاں انداز میں رائمسپلر لیا اور پھر تیزی سے اس پر فریکنی
ایڈجست کرنا شروع کر دی۔

"بیلو۔ بیلو۔ شاتری کا لفک۔ اور" شاتری نے بار بار کال
دیتے ہوئے کہا۔

"لیں۔ ذیلو انڈھٹ بی لوور۔" تھوڑی دیر بعد ایک مردانہ
آواز سنائی دی۔

"کیا ہر زیستی
بے ذہبیو۔ تازہ ترین روپورٹ دو۔ اور"۔ شاتری
نے کہا۔

"چیف کو اطلاع مل گی ہے اور ہاپ مشن کشسل کر دیا گیا
جس کا جگہ تھوڑی دیر پہلے چیف کو اطلاع مل ہے۔ اور"۔ دوسری
طرف سے جواب دیا گیا۔

"تفصیل ہتاو۔ کیا اطلاع ملی ہے؟"۔ شاتری نے ہونٹ
چلاتے ہوئے کہا۔

"چیف کو پاکیشاں سے کال آئی ہے کہ کرخاس لیبارٹری سے
پاکیشاںی سائنس وان کو واہیں دار الحکومت ہوا لیا گیا ہے کیونکہ اس
پاکیشاںی سائنس وان نے حکومت کافرستان کو اطلاع دی ہے کہ
کرخاس میں پلورگ لکڑی کے اڑات اس دعات کے لئے لتصان
وہ ثابت ہوئے ہیں جس پر کرخاس میں یہ مشن حکومت کافرستان
نے کشسل کر دیا ہے اس لئے اب پاکیشاںی نیم ہاپ نہیں تھی جا
رقی۔ اور"۔ ونید نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

ان کے ہاپ میں فارن المکت جس اس طرح یہاں کافرستان میں
بھی ہوں گے"۔ شاتری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہ۔ پھر تو انہیں اب بھی ختم کیا جا سکتا ہے کیونکہ انہیں
ہرگز کسی طرح بھی یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ کرخاس لیبارٹری کو خالی
کر دیا گیا ہے۔ وہ لانا وہاں آئیں گے اور ہاں انہیں ختم کیا جا
سکتا ہے"۔ پرائم فشر نے بڑے چہ باتی لہجے میں کہا۔

"لیں سر۔ لیکن اس کے لئے ہمیں وہاں جانا ہو گا"۔ شاتری
نے اس بارقدرے سرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ تو اس دعات والے مشن سے بھی زیادہ اہم مشن ہے۔ اگر
پاکیشاںی سکرٹ سروں ختم ہو جاتی ہے تو پہ سب سے بڑی کامیابی ہو
گئی"۔ پرائم فشر نے سرت بھرے لہجے میں کہا۔

"لیں سر"۔ شاتری نے مودہاں لہجے میں کہا۔
"تمہارا اس آدمی سے رابطہ کس طرح ہوتا ہے جس نے جیس

ہاپ سے اطلاع دیتی ہے؟"۔ پرائم فشر نے بوجا۔

"رانسپلر کے ذریعے خصوصی فریکنی پر جتاب"۔ شاتری
نے جواب دیا تو پرائم فشر نے میر، پہلے ایک چدیہ ساخت کے
رانسپلر کو اخليا اور اسے شاتری کی طرف بڑھا دیا۔

"میرے سامنے اس سے بات کرو۔ اگر پاکیشاںی سکرٹ سروں کو
اس بارے میں معلوم نہیں ہوا ہو گا تو میں ابھی تمہاری واہی کے
احکامات دے دوں گا"۔ پرائم فشر نے کہا تو شاتری نے الٹو کر

پورے صحرائے کا پھر نان فلائی زدن قرار دے دیا گیا ہے اور ایک فورس کے لئے استعمال ہوتے والے بیلیں کا پھر زیش کارس ہیون آف نصب کر دیا گیا ہے۔ اس کارس ہیون کے بغیر جو بھی بیلیں کا پھر صحرائیں داخل ہو گا اسے بغیر وارنگ دیئے چاہ کر دیا جائے گا۔

پرائم فرٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”لیکن اگر یہ لوگ میچوں پر، اونٹوں پر یا پیل دبائیں گے تو پھر۔۔۔ شاتری نے کہا۔

”بھی۔۔۔ اس مکن ہی نہیں ہے۔۔۔ انتہائی طوفانی صحراء ہے۔۔۔ اسے سمجھیں کہ اس کر سکتی ہیں اور نہ اونٹ۔۔۔ پرائم فرٹر نے کہا۔

”سر۔۔۔ تربیت یافتہ ایجنسٹ کوئی نہ کوئی راست ملاش کر لیجئے ہیں۔۔۔ اس کی خاکت کے انتظامات انتہائی ضروری ہیں۔۔۔ شاتری نے زور دیتے ہوئے کہا۔

”اونٹ۔۔۔ نمیک ہے۔۔۔ حظا ماقوم کے طور پر ایسا کیا جا سکتا ہے لیکن کیا جسمیں اور تمہارے ساتھیوں کو صحرائیں کام کرنے کی تربیت دی گئی ہے۔۔۔ پرائم فرٹر نے کہا۔

”یہیں سر۔۔۔ ہمیں ہر قسم کے مویی حالات اور ہر قسم کے جفرافیائی علاقے میں کام کرنے کی تربیت حاصل ہے جتاب۔۔۔ شاتری نے کہا تو پرائم فرٹر نے اثبات میں سر ہالیا اور بیز پر چڑے ہوئے انتظام کا رسیدور اخفا کر انہوں نے یکے بعد دیگرے دو نمبر پر لیں کر

”اوے کے۔۔۔ پھر بات ہو گی۔۔۔ اور ایڈھ آں۔۔۔ شاتری نے سڑھاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فرائیمیر آف کر کے اسے واپس بیز پر رکھ دیا۔

”یہ لوگ جات ہیں۔۔۔ مافق الفخر ملادھیت رکھتے ہیں۔۔۔ انہیں آخر کیسے سب ٹاپ سکت پا توں کا علم ہو جاتا ہے۔۔۔ پرائم فرٹر نے انتہائی جبرت مگرے لبھ میں کہا۔

”جتاب۔۔۔ یہ عام سے لوگ ہیں۔۔۔ اہل مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے ہاں غدار بہت ہیں۔۔۔ دولت کا لائق دے کر وہ لوگ ہمارے آدمیوں کو خرید لیجئے ہیں جس طرح ہم نے بھارتی دولت دے کر ونیدر کو خرید لیا تھا۔۔۔ شاتری نے جواب دیجئے ہوئے کہا۔

”ویری یند۔۔۔ میں تو خوش تھا کہ کرشناس لیہاری میں کوئی رسکد بھی نہیں رہا اور ہم وہاں اس سروں کا خاتر بھی آسانی سے سر میں چڑھیں اگریں اس بارے میں بھی معلوم ہو گیا ہے۔۔۔ پرائم فرٹر نے اوپنجی آواز میں خود کلائی کے سے انداز میں کہا۔

”جتاب۔۔۔ انہیں یقینی وارنگ اور پورم کے پارے میں بھی معلوم ہو جائے گا اس لئے وہاں بھی خاتمی انتظامات کے جانے ضروری ہیں۔۔۔ شاتری نے کہا۔

”وہاں میرے خیال میں خاتمی انتظامات کی ضرورت ہی نہیں ہے کیونکہ اس صحرائے جیلی کا پھر ز کے کارس ہی نہیں کیا جا سکتا اور پورم پہاڑی پر ہم نے ایک فورس کا ادا قائم کر رکھا ہے۔۔۔ اس

ویے۔

"کافرستان کے صوبے راشر کا تفصیل نقش لے آؤ" پرائم
مشتر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے رسیدور رکھ دیا۔
"میں نے تفصیل نقش ملکوایا ہے تاکہ اس سارے علاقوں کو
چیک کر کے انتظامات کئے جائیں" پرائم مشتر نے کہا۔
"لیں سر۔ یہ مناسب ہے سر" شائزی نے جواب دیا۔
تحوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور سوچل سیکرٹری اندر داخل ہوئی۔ اس
کے باوجود میں روں شدہ ایک نقش تھا۔ اس نے مسودہ انداز میں
روں شدہ نقش کھول کر ہمراہ پر چیلہ دیا اور پھر ہٹ کر مسودہ باند انداز
میں سیدھی ہو کر کھڑی ہو گئی۔

"آپ جا سکتی ہیں" پرائم مشتر نے کہا۔

"لیں سر" سوچل سیکرٹری نے کہا اور واہک مزگتی جس
دروازہ پر ہو گیا تو پرائم مشتر نے پر جگ گئے۔ انہوں نے جب
سے ایک مارکر کالا اور پھر نقشے کو چیک کر کے انہوں نے ایک جگہ
پر دائرہ لگا دیا۔ شائزی خاموشی سے شیخی پرس و پیکر رہی تھی۔

"یہ ہے راشر صوبے میں وارثکی اور چاروں طرف سے
اس میں داخل ہونے کے لئے پانچ شہروں کی سرحدیں ملتی ہیں۔
مغرب کی طرف احمد گورناتی بڑا شہر ہے۔ مشرق کی طرف دھارہ شہر
ہے۔ مغرب کی طرف دیم اور شمال کی طرف اوکیر ہائی شہر ہے۔
پرائم مشتر نے بھیجے جنکے انداز میں کہا۔

"اس پہاڑی کا سب سے کم فاصلہ کس شہر ہے جناب"۔

شائزی نے پوچھا۔

"دھارہ سے اور اس صحرائیں جو ملکتیں ہیں وہ بھی دھارہ کی
مرحد سے قریب ترین یہیں ساتھی پورا صحراء جنگی خوناک اور طوفانی
صحراء ہے" پرائم مشتر نے کہا۔

"پھر تو جناب پھر یہیں کاپڑ کے اس صحرائیں داخل ہونے کے
لئے دھارہ سے مناسب پوائنٹ ہے" شائزی نے کہا۔

"ہم۔ میکن آگے وہ حلقہ ایں صحراء میں کیے جائیں گے"۔ پرائم
مشتر نے کہا۔

"جناب۔ اب ایسے خصوصی جوتے مارکیٹ میں دستیاب ہیں
جن کو پہن کر طوفان میں بھی آسانی سے چلا جا سکتا ہے"۔ شائزی
نے کہا تو پرائم مشتر نے اختیار اچھل پڑے۔

"اوہ۔ کیا واقعی" پرائم مشتر نے کہا۔

"یہیں سر۔ دنیا بہت آگے کجا ہلکی ہے سر اور یہ بھی ہو سکتا ہے
کہ کم وسط سے کسی پر بیڑاں کے ذریعے اس پہاڑی کو تی ازا
دیا جائے" شائزی نے کہا۔

"اوہ نہیں۔ ایسا ممکن نہیں ہے کیونکہ اس پہاڑی پر ایسے آلات
تصب کر دیے گئے ہیں جو ایسے بیڑاں کو زیر دکر دیتے ہیں۔
البتہ یہ جتوں والی بات بیڑے لئے نہیں ہے۔ پھر تو واقعی دہانی
حالتی اقدامات انتہائی ضروری ہیں۔ اور کے۔ تم ایسا کرو کہ اپنی نیم

"ہمیں جتاب۔ ہماری ایجنسی تھی ہے۔ اُنہیں اس سے پاکیشا
سیکرٹ سروس کا کبھی نکلا تو ہمیں ہوا اس لئے وہم ہمیں براہ راست
جانے ہیں اور نہ ہی وہ اس لئے ہماری ایجنسی میں ایسا نہیں ہو
سکتا۔" شاتری نے جواب دیا۔

"اوکے۔ نیک چیز ہے جسمیں فری وند دیا جاتا ہے۔ تمام خاصیت
انکلامات تم خود کر دی۔ البتہ یہ بات سن لو کہ اگر اس مشن میں تم با
تمہاری ایجنسی ہاکام رہی تو پھر تمہارا بھی کوئٹہ مارش ہو گا اور
تمہاری ایجنسی بھی فلم کر دی جائے گی اور اگر تم کامیاب رہیں تو
پھر پالوں ایجنسی کو فلم کر کے تمہاری ایجنسی میں ختم کر دیا جائے
گا۔" پرائم منزرنے کہا۔

"سر۔ ہم آپ کی توقعات پر ہر صورت میں پورا اڑیں گے۔"
شاتری نے کہا۔

"اوکے۔ انکلامات آپ تک بھی جائیں گے۔" پرائم منزرنے
انجھے ہوئے کہا اور ان کے انجھے ہی شاتری بھی ایک جھلکے سے اٹھ
کھڑی ہو گئی۔ پرائم منزرنے اور تیز تیز قدم الحالت ہوئے
اندر ورنی دروازے کی طرف ہڑھ گئے۔

سمیت دھارو پہنچ چاؤ ہا کہ اگر کسی بھی طرح یہ پاکیشاںی ایجنت
وہاں پہنچیں تو تم انہیں فلم کر سکو۔" پرائم منزرنے سر بلاتے
ہوئے کہا۔

"سر۔ میری درخواست ہے کہ آپ ہمیں فری وند دے دیں
ہا کر ہم محل کر اس کی حادثت کے لئے اقدامات کر سکیں۔" شاتری
نے کہا۔

"کیا مطلب۔ وضاحت کرو اپنی بات کی۔" پرائم منزرنے
چونکہ کر کہا۔

"جواب۔ ہم دھارو سے ہی صحرائیں داخل ہو سکتے ہیں۔" شاتری نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ وائس براؤز صرف دھارو اور ان نجکتاں کو نہ
کوئی کرے جبکہ باقی تین اطراف سیکرٹ سروس کو حادثت کا مشن
سوپ دیا جائے۔" پرائم منزرنے کہا۔

"جواب۔ گستاخی معاف۔ پھر ہم دھلوں آئیں تھیں بھی الجھ سکتے
ہیں اور اس سے فائدہ و ثمن الحاصل نہیں ہو جاتا۔ سیکرٹ سروس
ہماری ایجنسی ہے۔ لاحوال پاکیشاںی سیکرٹ سروس کے تین ہر اس میں کسی
ذکر کی حیثیت سے موجود ہوں گے۔" شاتری نے کہا۔

"ایسے لوگ تو تمہاری ایجنسی میں بھی ہو سکتے ہیں۔" پرائم
منزرنے کہا۔

ابتداء اس کے آلات نے یہ معلوم کر لیا تھا کہ کال پرائم نظر
باؤس سے کی جا رہی ہے جبکہ دوسری طرف جہاں اسے رسید کیا جا
رہا تھا وہ جگہ اس کے آلات معلوم کر سکے تھے۔ البتہ وہ فون
فرنگوئی اس نے معلوم کر لی تھی جس پر یہ کال کی جا رہی تھی۔
چنانچہ اس نے اس کال کی نسبت اور فرنگوئی کے بارے میں تفصیل
ہتھ دی تھی۔ اس کاں کے بعد عمران نے بلیک زیر و کولاہبریری سے
یہ نقش لائے کے لئے کہا تھا۔ عمران نے ایک سائینڈ پر موجود خالی
کاغذ کا پینٹ ادا کر سامنے رکھا اور پھر بیب سے مار کر ٹھاک کر دو
اس نقش پر جھک گیا۔ اس نے مار کر سے نقشے پر ایک جگہ نشان لگایا
اور پھر سائینڈ پر موجود ثناات کو اس نے کاغذ پر لکھتا شروع کر دیا۔
وہ سلسلہ یہ کام کرتا رہا۔ پھر کافی دری بعد اس نے سراخایا تو یہ پر
ٹوپیل حساب کتاب موجود تھا۔

”دماغ خالی ہو گیا ہے حساب کتاب کر کر کے۔“ عمران نے
کری کی پشت سے سر نکاتے ہوئے کہا۔
”بشرطیکہ پہلے اس میں پچھ موجود ہو۔“..... بلیک زیر و نے کہا تو
عمران، بلیک زیر و کی اس خوبصورت بات پر عادت کے خلاف
کھلکھلا کر نہیں چڑا۔

”واہ۔ تمہاری بات نے دماغ دوبارہ پھر دیا ہے۔ اب اس
خوبصورت بات پر چائے پڑاؤ۔“..... عمران نے پہنچے ہوئے کہا تو
بلیک زیر و سر ہلاتا ہوا انہ کھڑا ہوا جبکہ عمران دوبارہ نقشے پر جھک گیا

عمران والش منزل کے آپریشن روم میں موجود تھا جبکہ بلیک زیر و
لامہبریری میں گیا ہوا تھا۔ تھوڑی دیر بعد بلیک زیر و والیں آیا تو اس
کے ہاتھ میں ایک روپ روپ شدہ نقش تھا۔ اس نے نقش کھولا اور اسے
عمران کے سامنے بیڑ پر پھیلا دیا اور پھر مز کروہ اپنی کری پر جلا و
بیٹھ گیا۔ عمران اس نقشے پر جھک گیا۔ اس نقشے کی سائینڈ جس وہ
 تمام خصوصی اشارات موجود تھے جن کی مدد سے سیلانٹ فرنگوئی کو
پیک کیا جا سکتا تھا۔ یہ نقش عمران نے خصوصی جھوک بر لامہبریری سے
مکمل ہوا تھا۔ ناڑان نے کال کے صرف اعتمادیا تھا کہ اس کے
خصوصی آلات نے ایک ایسی سیلانٹ فون کاں چیک کی ہے جس
کے الفاظ واضح نہیں تھے اور اس کے لئے یقیناً کوئی خصوصی آنکہ
استعمال کی گئی تھا جس سے فون پر ہونے والی بات چیت واضح طور
پر سنائی نہیں دی تھی۔

”لیز آن کا مطلب ہوتا ہے کہ بعد میں وہ اپنا نس کیا
چائے گا۔۔۔ بلیک زیرہ نے کہا۔
”ہاں۔ جن طالب علموں کی فیس دفعہ وکل مادا نس کیا ہوتی ہے
ان پر لعل کرنے کا کوئی سمجھ ہوتا ہے یا ان کے داخلہ فارم کسی وجہ
سے ہمکمل ہوتے ہیں تھے ان کے روزات کو روک لیا جاتا ہے۔ جب
وہ فیس ادا کر دیتے ہیں اور اس کا کیس ختم ہو جاتا ہے یا فارم کے
اندر اج کھل کر دیتے ہیں تب ان کا روزات اپنا نس کیا جاتا ہے کہ
وہ پاس ہے یا نہیں۔۔۔ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔ وہ
سامنے ساتھ چائے بھی پا رہا تھا۔

”تو آپ کا روزات لیز آن ہے۔۔۔ بلیک زیرہ نے سکراتے
ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چائے پی کر اس نے
ایک ہار پھر مار کر اخفاکا اور نقشے پر جمک گیا اور پینڈ پر ایک ہار پھر
اندر اجات کرنا شروع کر دیے اور پھر پینڈ سے دیکھ دیکھ کر اس نے
نقشے پر کیفریں ذاتی شروع کر دیں۔ پھر جہاں ان لکھروں نے ایک
دوسرا کو کراس کیا وہاں اس نے مار کر سے دائرہ لگا دیا۔

”یہ ہے وہ مقام جہاں پر سیلانٹ فون کاں رسید کی گئی ہے۔۔۔
ومرمان نے ایک غولی سائنس لیتے ہوئے کہا۔

”کون سا مقام ہے یہ۔۔۔ بلیک زیرہ نے اشتیاق بھرے لجے
میں پوچھا۔

”اس نقشے کے مطابق تو کافرستان کے صوبے راشڑ کا علاقہ

اور ایک ہار پھر حساب کتاب میں مصروف ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد
بلیک زیرہ چائے کی پیالاں اٹھائے ہکن سے لکھا تو عمران کری کی
پشت سے سر نکلائے آنکھیں بند کے بیٹھا تھا۔

”آپ واقعی بری طرح تھک گئے ہیں۔۔۔ بلیک زیرہ نے
ہمدردوات لجے میں کہا۔

”وہ کیا صرف ہے کہ لوگ آسان سمجھتے ہیں مسلمان ہوتا۔ اسی
طرح لوگ سیکرت اجٹھنی کو بھی آسان کام سمجھتے ہیں۔۔۔ عمران نے
آنکھیں کھولتے ہوئے سکرا کر کہا اور چائے کی پیالی اٹھا لی۔

”خوبی تو واقعی اسے بے حد آسان سمجھتا ہے۔۔۔ بلیک زیرہ
نے اپنی کری پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”وہ ذہانت کی بجائے طاقت کا نامانجدہ ہے۔ اس کے نزدیک
ذہانت کا استعمال بزدلی ہے اور طاقت کا استعمال بہادری ہے۔۔۔
ومرمان نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا تو بلیک زیرہ نے
سکراچ ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”کیا روزات لکھا ہے۔۔۔ بلیک زیرہ نے کہا۔

”ابھی لیز آن ہے۔۔۔ عمران نے کہا تو بلیک زیرہ چوکے پر
”لیز آن۔ کیا مطلب“۔۔۔ بلیک زیرہ نے جھبت بھرے لجے
میں کہا۔

”روزات تین طرز کا ہوتا ہے یا تو طالب علم پاس ہو جاتا ہے
یا نیل ہو جاتا ہے یا روزات لیز آن ہوتا ہے۔۔۔ عمران نے کہا۔

لیتے ہوئے انسانیکو پیدا ہند کر دیا۔

”کیا معلوم ہوا ہے عمران صاحب“..... بیک زیر دنے کہا۔

”یہ انجائی خوناک طوفانی صحراء پر اس کے قدر یا وسط میں ایک بہت دلچسپ اور اونچی پہاڑی پورم ہی ہے۔ پورے صحرائیں سوائے دھاروں کی طرف سے ایک مچھولی ہی پٹی کے انجائی خوناک طوفان ہر وقت چلتے رہتے ہیں۔ اس پٹی پر دھاروں شہر کے قریب وہ نگلستان ہیں اور اس اور یہ کال اس پہاڑی پر رسیو کی گئی ہے۔“

عمران نے اپنی سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ کافرستان نے اس پہاڑی پورم کے نیچے لیکاری بنائی ہوئی ہے۔“..... بیک زیر نے کہا۔

”ہاں۔ بظاہر تو یہی مطلب لکھا ہے۔“..... عمران نے کہا تو بیک زیر دے اختیار چونکہ پڑا۔

”بظاہر کا کیا مطلب ہوا عمران صاحب۔ کیا آپ کوٹھک ہے اس بات پر“..... بیک زیر نے کہا۔

”ہمیں ہر پہلو کو سامنے رکھنا چاہئے۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ یہ بڑا جنگ ہو۔ اصل کام کرشماں میں ہی ہو رہا ہو۔“..... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ واقعی ایسا بھی ہو سکتا ہے لیکن اس کی تصدیق کیسے کی جا سکتی ہے۔“..... بیک زیر نے کہا تو عمران نے ہاتھ پر حاکر رسور اخنیا اور فابر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

بے۔ اس میں چھوٹے مقامات نہیں دیتے گئے۔ تم کافرستان کا تفصیلی نقش لے آؤ تاکہ درست مقام کا تھیں کیا جائے۔“..... عمران نے کہا تو بیک زیر و سر بلاتا ہوا ایک بار پھر انھی کرا لاجبری کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک اور روپ شدہ نقش تھا۔ یہ اس پہلے نقش سے مچھو تھا۔ اس نے اسے کھول کر میر کی سائینڈ پر رکھ دیا اور خود اپنی کری پر بینچ گیا۔ عمران اس نقش پر جنگ گیا اور تھوڑی دیر بعد اس نے اس نقش میں ایک جنگ پر واکرہ لگا دیا۔

”وارنگل صحراء۔“..... عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

”صحراء تو کیا یہ کال صحرائیں رسیو کی گئی ہے۔“..... بیک زیر نے چونکہ کر کہا۔

”ہاں۔ یہ کال وارنگل صحراء کے قدر یا وسط میں رسیو کی گئی ہے اور یہ صحراء انجائی طوفانی ہے۔ یہاں تو سرے سے آبادی ہی نہیں۔“..... بیک زیر اسی سے انسانیکو پیدا ہے آؤ تاکہ اس صحراء کے بارے میں تفصیلات معلومات معلوم ہو سکیں۔“..... عمران نے کہا تو بیک زیر ایک بار پھر انھی کرا لاجبری کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ تھیم انسانیکو پیدا ہاٹھے واپس آیا اور اس نے اسے عمران کے حوالے کر دیا۔ عمران نے اسے کھولا اور تیزی سے اس کے مٹے پلٹنے شروع کر دیئے۔ پھر ایک مٹے پر اس کی نظریں جم گئیں۔ وہ کافی دیر تک ان سفادات کو پڑھتا رہا۔ پھر اس نے ایک ٹوپی سانس

"وکرم بول رہا ہوں"..... رابطہ قائم ہوتے ہی نہال کے فارم
ایجنت وکرم کی آواز سنائی دی۔
"چیف فرام دس ایڈ"..... عمران نے مخصوص لمحے میں کہا۔
"یس چیف۔ حکم"..... دوسری طرف سے متوجہ باند لمحے میں کہا
گیا۔

"تم نے پہلے رپورٹ دی تھی کہ وہاں کرٹھاس لیبارٹری کے گرو
وائٹ برڈز ہی تنظیم موجود ہے"..... عمران نے کہا۔
"یس چیف"..... دوسری طرف سے کہا گیا۔
"ایچ آری کو دوبارہ بھجو کر معلوم کراؤ کہ کیا اب بھی کرٹھاس
میں یہ یہم موجود ہے یا نہیں اور مجھے رپورٹ دو"..... عمران نے
کہا۔

اگر پہ کچھ میں آجائے تو بھر جتی طور پر ملے ہو جائے گا کہ اصل
حالت کیا ہے"..... عمران نے کہا اور پھر وہ انھر کو لیباڑری کی طرف
بڑھ گیا۔ اس کے ہاتھ میں مانیکرو نیپ موجود تھا۔ لیباڑری میں پہنچ
کر اس نے اس پر کام شروع کر دیا اور بھر جی گھنٹوں کی محنت کے
بعد آخراں وہ اس سے کھو گئی اور اس کے
تھجے ہوئے چہرے پر سخت رونق ہی آ گئی۔ اب وہ خاموش بیٹھا
شیپ میں ہونے والی ٹکھوٹکی رہتا تھا۔ شیپ سے نکلنے والی ایک آواز
کافرستنی پر ہم خنزیر کی تھی جبکہ دوسری آواز پا کیشیل سائنس والان
ڈاکٹر مجید تھی تھی۔ ڈاکٹر مجید پرائم خنزیر سے کہہ رہے تھے کہ اس
لیباڑری میں نہ صرف مزید مشینزی کی فوری ضرورت ہے بلکہ اس
لیباڑری کو کھل طور پر ساؤنڈ پروف کرنے کی بھی اشد ضرورت ہے
کیونکہ پہاڑی کے باہر چاروں طرف چلتے والی انجائی خوناک
ٹھوکانی ہوا کی آوازیں اندر سالی دیتی ہیں اور جن کی وجہ سے کام
کرنے والے ذاتی طور پر اڑپڑ ہوتے ہیں اور پرائم خنزیر نے
اسے بتایا کہ اس ٹھوکانی ہواں کی وجہ سے یہ لیباڑری ہر لحاظ سے
محفوظ ہے اور اس نے جو مشینزی کی ڈیباڑ کی ہے وہ بھی ایک بخوبی
کے اندر لیباڑری پہنچ جائے گی اور اس کے ساتھ ہی لیباڑری کو کھل
طور پر ساؤنڈ پروف بنانے والی مشینزی بھی بھیج دی جائے گی۔ اسی
طرح کی ہاتھ بڑھا کر مشین کا ہٹن آف کر دیا اور اندر موجود مانیکرو شیپ
نے ہاتھ بڑھا کر مشین کا ہٹن آف کر دیا اور اندر موجود مانیکرو شیپ

مزید پہنچ کئے رسیدور رکھ دیا۔
"یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ ہمیں ڈاچ وینے کے لئے وائٹ برڈز
کو ویس رکھا گیا ہو"..... بلکہ زیرہ نے کہا۔
"نہیں۔ انہیں تو یہ معلوم ہی نہیں ہو سکتا کہ ہمیں ان کے
کرٹھاس والے پراجیکٹ کا علم ہے اور وائٹ برڈز نے پرائم خنزیر
کی اپنی بندی ہوئی تنظیم ہے وہ اس کو علیحدہ نہیں رکھیں گے"۔ عمران
نے کہ تو بلکہ زیرہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔
"میں ہے اس سیلکس فون کاں کو سمجھنے پر کام کرتا ہوں۔"

وہاں جائے گی۔ تم ساتھیوں کو تیار رہنے کا کہہ ۔۔۔ عمران نے مخصوص لجھ میں کہا۔

"باس۔ صالوں ساتھ جائے گی یا نہیں۔" جو بیانے پر چھا۔

"تمہاری درخواست پر جو ٹکڑے پڑے ہی اسے نہم میں شامل کر دیا جائے اس لئے وہ اب بھی نہم میں شامل ہو گی۔"..... عمران نے مخصوص لجھ میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس۔ ٹانکھوں، خوف اور جوانا کی نہم بھی ساتھ جائے گی۔"

جو بیانے پر جواب دیتے ہوئے کہا۔
مخصوص۔ انہیں اس نے ساتھ بھیجا جا رہا تھا کہ کرشناس کا علاقہ پیراوزی اور انجامی گھنے بھگلات پر مشتمل تھا لیکن اب جس علاقت میں مشن مکمل ہوا ہے وہاں ان کی ضرورت نہیں ہے۔"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیں بس۔"..... دوسری طرف سے قدرے سرت بھرے لجھ میں کہا گیا تو عمران نے رسیدور رکھ دیا اور پھر ایک طرف پڑے ہوئے فرائیمزر کو اٹھی کر اس نے اسے اپنے سامنے رکھ کر اس پر ٹانکر کی مخصوص فریکوئی ایڈ جسٹ کرنا شروع کر دی۔

"بیٹلو۔ بیٹلو۔ ملی عمران کا لنگ۔ اور۔"..... عمران نے ہار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

"لیں۔ ٹانکر اخذ نہ گئے یہ بس۔ اور۔"..... تھوڑی دیر بعد ٹانکر کی آواز سنائی دی۔

ہار بار کال لیا جس میں اب واضح آوازیں شیب ہو چکی تھیں اور پھر وہ کری سے انٹھ کر واپس آپریشن روم میں آ گیا۔

"کچھ معلوم ہوا ہے عمران صاحب۔"..... بلیک زیر و نے پر چھا۔
"ہاں۔ میں اسے سننے میں کامیاب ہو گیا ہوں اور اب یہ بات بھینی طور پر ملے ہو گئی ہے کہ ڈاکٹر مجید اور اس وحات کو کرشناس سے واپس لا کر اس طوفانی حمرا کی پہاڑی کے نیچے بیٹی ہوئی لیبارڑی میں پہنچا دیا گیا ہے۔"..... عمران نے کری پر بیٹھتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ٹانکوں کی پوری تفصیل بھی بتا دی۔

"تو اب یہ مشن دارنگل میں مکمل ہو گا۔"..... بلیک زیر و نے کہا۔

"ہاں۔ ظاہر ہے۔"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیدور افھالیا اور نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

"جو بیول رہی ہوں۔"..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جو بیال کی آواز سنائی دی۔

"اے کشٹو۔"..... عمران نے مخصوص لجھ میں کہا۔

"لیں بس۔"..... جو بیال کا لجھ لیکھتے ہو ڈبا۔ ہو گیا۔

"یہ اطلاع کفرم ہو گئی ہے۔"..... میکن فرم وحات اور پاکیشائی سائنس و ادار کو کرشناس ٹانکر رکھ سے ہٹا کر کافرستان کے صوبے راشر میں موجود دارنگل حمرا کے درمیان پہاڑی کے نیچے موجود لیبارڑی میں پہنچا دیا گیا ہے اس لئے اب نہم عمران کی قیادت میں

"تم کہاں ہو اس وقت۔ اور"..... عمران نے پوچھا۔
 "رین بولکاب میں باس۔ اور"..... دوسری طرف سے جواب
 دیا گیا۔

"تم رہا ہاؤں پہنچو۔ میں بھی وہیں آ رہا ہوں۔ اور ابتدی
 آل"..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رائمسٹر آف
 کر دیا۔

"آپ خود جا رہے ہیں انہیں منع کرنے کے لئے۔ فون پر بھی
 تو یہ حکم دیا جا سکتا ہے"..... بیک زیرہ نے چوک کر کہا۔
 "ایک تو وہ مشن کے لئے اپنا ڈین بنا پکے ہوں گے دوسرے
 جس طرح تم یہاں رہ رہ کر بور ہو جاتے ہو اور تمہارا دل چاہتا ہے
 کہ تمہیں بھی مشن میں شامل کر لیا جائے اس طرح جوانا کا دل بھی
 بیک چاہتا ہے اس لئے اب اگر انہیں بغیر تفصیلات اور دیجھات
 بتانے جانے سے روک دیا گیا تو لاحال انہیں شدید دپکا پکھے
 گا"..... عمران نے انشتہ ہوئے کہا۔

"آپ نے صرف جوانا کا ہام لیا سے جوڑ کا نہیں لیا"۔
 بیک زیرہ نے بھی اخراج انشتہ ہوئے سکرا کہا۔
 "جوڑ اپنی دیبا میں مست بھنے کا عادی ہے"..... عمران نے
 کہا اور بھروسی دروازے کی طرف مڑ گیا۔

جوانا نے کار بندگاہ کے ایک ہوٹل ساگرام کی وجہ و عرض
 پارک میں روکی اور پھر کار کا دروازہ کھول کر وہ پیچے اتر آیا۔
 جوڑ بھی سائینڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔ وہ بھی کار سے پیچے اتر آیا تو
 جوانا نے کار لاک کی اور پھر پارک بولے سے کارڈ لے کر اس
 نے جیب میں ڈالا اور واپس ہوٹل کے میں گیٹ کی طرف بڑھنے
 لگا۔ جوڑ اس کے پیچے تھا۔

"کیا تمہیں میعنی ہے جوانا کہ انھوںی اس بارے میں جانتا
 ہے"..... جوڑ نے جوانا سے غاطب ہو کر کہا۔
 "ہاں۔ نائگر نے اسے فریں کیا ہے"..... جوانا نے جواب
 دیتے ہوئے کہا۔

"مگر یہ پوچھ گوہ نائگر خود بھی تو کر سکا تھا۔ اس نے تمہیں
 رپورٹ کیوں دی ہے"..... جوڑ نے کہا۔

”کس کام کے سلسلے میں“..... کاؤنٹر مین نے چوپک کر پوچھا۔
”تم اسے جوادو۔ یہ بات تمہارے طلب کی نہیں ہے۔“ جوانا
نے اس بارقدرے غصیل لمحہ میں کہا۔

”سودی سر۔ وہ ذوقی پر ہے۔ وہ سمجھنے بعد وہ فارغ ہو گا تب
تھی آپ کی اس سے طاقتات ہو سکتی ہے۔“ کاؤنٹر مین نے من
ہاتے ہوئے جواب دیا لیکن دوسرے ہی لمحے جوانا کا بازو بجلی کی سی
تیزی سے کٹا، اور ہال تھیڑ کی زور دوار آواز سے گونج اخفا اور وہ لجم
کام کاؤنٹر میں جیختا ہوا اذ کہ سائینڈ پر موجود دوسرے آدمی سے کریا
اور پھر وہ دونوں ہی سچنے ہوئے پیچے گر گئے۔ ہال میں موجود ہر
حص پوچھ کر ان کی طرف دیکھنے لگا۔

”تم۔ تم نے مجھ پر باتح الخایا ہے۔ میں تمہاری کمال سمجھنے وال
گا۔“..... اس کاؤنٹر مین نے یہکث انتہے ہوئے پیچ کر کہا۔ اس کا
ایک ہاتھ اس کے گال پر موجود تھا لیکن ابھی اس کا فخرہ مکمل نہ ہوا
قہا کہ اس بار جوزف کا پازد گھونا اور ایک بار پھر زور دار تھیڑ کی
آواز سے ہال گونج اخفا اور اس بار کاؤنٹر مین اچھل کر دوسری سائینڈ
پر گرا اور پھر اس نے دو تین بار انتہے کی کوشش کی لیکن پھر ایک
چھکے سے وہ دیہن ساکت ہو گیا۔ ہال پر سکوت طاری تھا۔ اچاک
ایک راہداری سے ایک یہم شیم آدمی بھاگتا ہوا کاؤنٹر کی طرف آیا۔
اس نے سوت پہنک رکھا تھا اور اس کا چہرہ خصے سے مرغ ہو رہا تھا۔
”تم۔ تم۔“..... تم نے جوئی پر باتح الخایا ہے۔ تم نے۔“..... اس آدمی

”کس قسم کی پوچھ چکھے۔“ جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔
”جو اب تم اس سے کرنے جا رہے ہو۔“..... جوزف نے
قدرتے جھنگلاتے ہوئے لمحہ میں کہا۔
”یہ پوچھ چکھے خاص ماحول میں ہو گی اس لئے ٹائیکر کی بجائے
ہم دونوں جا رہے ہیں ورنہ یہ انھوںی انچالی چالاک اور عمار آدمی
ہے۔“..... جوانا نے کہا۔ وہ دونوں ہاتھ کرتے ہوئے اب ہوں
کے میں گیٹ کے قریب پہنچ گئے۔
”کس قسم کا ماحول۔“..... جوزف نے حیرت بھرے لمحہ میں
کہا۔

”ابھی معلوم ہو جائے گا۔“..... جوانا نے کہا اور اس کے ساتھ
ہی اس نے ششیے کا گیٹ کھولا اور اندر واٹس ہو گیا۔ ہوں کا دستی
عربیں ہاں کافی حد تک بھرا ہوا تھا۔ ایک طرف کاؤنٹر قابس پر وہ
ٹھیڑے نما آدمی موجود تھے۔ جوانا تھر تھر قدم اخھاتا ہوا کاؤنٹر کی
طرف پڑھتا چلا گیا۔

”یہاں پر راہبر انھوںی ہے۔“..... جوانا نے کاؤنٹر مین سے
خاطب ہو کر کہا۔
”تھی ہاں۔“..... کاؤنٹر مین نے فور سے ان دونوں کو دیکھنے
ہوئے کہا۔
”ہم نے اس سے ایک ضروری کام کے سلسلے میں ملاقات کرنی
ہے۔“..... جوانا نے کہا۔

"میرا نام انھوںی ہے۔ تم کون ہو۔ میں تو جسیں جانتا بھی نہیں۔" اس آئنے والے نے قریب سے بھرے بھرے لپجھ میں کہا۔

"تم ہو انھوںی۔ آؤ میرے صاحب۔" جوانا نے کہا اور دوسرے لئے وہ اسے ہاذو سے پکڑ کر بھیتا ہوا ہال کے میں دروازے کی طرف ہوا گیا۔ جوزف بلاسے چوکنا انداز میں اس کے پیچھے تھا۔ "تم۔ تم کون ہو اور مجھے کہاں لے جا رہے ہو۔" انھوںی نے اس پار قدر سے خوفزدہ سے لپجھ میں کہا۔

کاٹھوٹی سے پٹے چلو۔ ہم نے تم سے چند ہاتھیں کرنیں ہیں وہ میں تسبیحی گروں توڑ دوں گا۔" جوانا نے کہا اور پھر وہ اسے سماحت لئے ہوٹل سے ہار ٹکل کر پارکنگ کی طرف ہوتا چلا گیا۔

"بیخو۔" جوانا نے کار کی عقبی سیٹ کا دروازہ کھول کر اسے اندر دھکیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی جوزف دوسری طرف سے اس کے ساتھ بیٹھ گیا تو جوانا دروازہ بند کر کے گھوم کر ڈرائیور گنگ سیٹ کی طرف آیا اور چند لمحوں بعد ہی کار تجزیہ رفتاری سے دوڑتی ہوئی ہوٹل کے کپاڈ ڈگیٹ سے باہر آ گئی۔ انھوںی کا چہرہ اب خوف سے زرد چپکا تھا۔ جوزف اور جوانا نے جس انداز میں ہباں کاؤنٹر میں اور سمجھی کا حشر کیا تھا اور جس دلیر ان انداز میں وہ اسے انھوں کر کے لے جا رہے تھے اس سے یقیناً انھوں پر ان کی دہشت پوری طرح بقدر بھی تھی۔ جوانا نے کار کاٹی آگے لے جا

نے قریب آتے ہی چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بڑے دھیان انداز میں جوانا اور اس کے ساتھ سمجھے جزو ف پر جملہ کر دیا جسیں دوسرے ہی لئے وہ ہوا میں کسی پرندے کی طرح رکھتا ہوا ایک زوردار دھاکے سے ہال کی ایک میز پر گرا اور پھر میز کو توڑتا ہوا یقینے فرش پر جا گرا۔

"اب اُتر کسی نے مداخلت کی تو گولیوں سے اڑا دوں گا۔" جوانا نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے بھاری روپ الور تکال لیا۔ جوزف نے بھی اس کی بھروسی کی۔

"تم۔ تم کون ہو۔" تم نے سمجھ پر ہاتھ اٹھایا ہے۔" اپاٹک کونے سے ایک دیٹر نے دوڑ کر کاؤنٹر کی طرف آتے ہوئے کہا۔

دوسرے آدمی ابھی تک فرش پر پڑا ترپ رہا تھا۔ "ہم نے پروڈاکٹر انھوں سے ملتا تھا اور یہ کاؤنٹر میں جسیں وہ چھٹے انتخاب کرنے کا کہہ رہا تھا۔" جوانا نے بڑے عحدے سے لپجھ میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تم باہر چلو۔ میں انھوں کو مجھوں میں ہوں۔" دیٹر نے جھک کر سمجھ جوئی کو اٹھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ "اے چھوڑو اور ابھی جا کر انھوں کو بیلوہ دوڑ۔" جوانا نے اپنیا غصیلے انداز میں چیختے ہوئے کہا تو ایک راہب اسی سے ایک مضبوط جسم کا آدمی جس نے دیٹر کو جیسی یونیفارم پہنی ہوئی تھی ووڑتا ہوا باہر آ گیا۔

کر ایک اور بھنی کے کپاڈ مگر میں موزی اور بھر اسے پارٹنگ میں لے جا روک دیا۔

"سنوا تھوئی۔ ہم نے تم سے سرف چند معلومات حاصل کرنیں اور تمہیں اس کا معقول معاوضہ بھی دیا جائے گا تھیں اگر تم نے ہیں اور تمہیں کوئی تو ایک لمحے کے ہزاروں حصے میں تمہاری گردان نوٹ مزراحت کی تو ایک لمحے کے ہزاروں حصے میں تمہاری گردان نوٹ پہنچی ہو گئی۔" جوہا نے چاپی لی تو نوک پر چھکا ہنس موجوں خدا۔ چنانچہ وہ اس راہداری میں داخل ہوئے جہاں تکشیل روکھ تھے۔

میں کیا تو انھوئی نے بے اختیار اثبات میں سر بلہ دیا اور بھر وہ بھی کار سے نیچے اتر آیا۔ وہ سرق طرف سے جو زف بھی باہر آ گیا۔

"اس بیویل میں تکشیل روکھ جس۔ جو زف ہا کر ایک روم بک کر لو ہا کر ہمیناں سے اس سے بات چیت ہو سکے۔" جوہا نے کہا۔

"میرے ساتھ آؤ۔ میں بک کر رادیتا ہوں۔" انھوئی نے کہا

تو وہ دونوں سر بلاتے ہوئے اس کے ساتھ چلتے ہوئے بیویل بھی دا غسل ہوئے۔ یہ چلتے بیویل کی نسبت مچھوڑ تھا تھیں اس کی ایک سانچیہ راہداری میں تکشیل روکھ کی تھار موجوں تھی۔ انھوئی نے کاؤنٹر پر ایک تکشیل روم بک کرنے کے لئے کہا۔

"ہندست تم کرو گے۔" کاؤنٹر منہ پر چلا۔

"یہ لوہ گفت" جوہا۔ لے کر سے ایک بڑا نوٹ تکال کر کاؤنٹر پر ڈالتے ہوئے تھا تو کاؤنٹر میں نے نوٹ اٹھا کر بیچے خانے میں واپس اور اسی قسم تکال کر اس نے جوہا کی طرف بڑھا دی۔

"یہ رکھو۔ یہ تمہاری نبہ ہے۔" جوہا نے بڑے بے نیاز انہماز میں کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ شکریہ۔" وہ سرہنخ نے سرت بھرے لبجے میں کہا اور بھر توکن کے ساتھ شکر ایک چاپی تکال کر اس نے جوہا کی طرف بڑھا دی۔ جوہا نے چاپی لی تو نوک پر چھکا ہنس موجوں خدا۔ چنانچہ وہ اس راہداری میں داخل ہوئے جہاں تکشیل روکھ تھے۔ اور وہ سب اندر داخل ہوئے۔ یہ خاصا بڑا کرہ تھا۔ جوہا نے دروازہ بند کر کے سانچیہ پر موجود ہٹن پر میں کر دیا۔

"ہا۔ اب ٹیکھو تھوئی۔" جوہا نے کہا۔

"تم۔ تم پہلے مجھے تناک کرم کون ہو۔" انھوئی نے کہا۔

"اس بات کو مجھوڑو۔ ہتنا ہمارے ہارے میں کم جانو گے اتنا ہی فائدے میں رہو گے۔" جوہا نے ایک کری پر بیٹھنے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ تھی اس نے جیب سے ہم سے فوٹوں کی ایک گذی تکال کر سامنے رکھ دی۔ جو زف، انھوئی کی دوسری طرف کری پر بیٹھ گیا۔

"تم نے ہماری کارکردگی دیکھی ہے۔ اگر ہم چاچے تو تمہاری روح سے بھی سب کچھ اگلو لیتے لیکن ہم ایسا ضیس چاچے۔ یہ گذی تمہاری ہو سکتی ہے اگر تم حق کی سب کچھ بتا دو اور یہ بھی سن لو کہ تمہارے بولتے ہی ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ تم حق بول رہے ہو یا

آگیا۔۔۔ انھوں نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا
”دہاں کرشناس میں ایک لیبارزی بیانی تھی ہے۔ کیا تمہیں
معلوم ہے کہ وہ کہاں ہے۔۔۔ جوہا نے کہا۔
”لیبارزی نہیں۔ جب تک میں دہاں خاصی نے لیبارزی کے
بائے میں سنا بھی نہیں۔ میرے بعد نی ہوتی میں کہہ نہیں سکتا۔۔۔
انھوں نے جواب دتے ہوئے کہا۔

”اگر تم دہاں جائی تو کیا تم بطور گائیڈ ہمارے ساتھ جائے
ہو۔ جیسیں تمہاری مری کا معاوضہ دیا جائے گا لیکن سوچ لو اگر تم
نے بہاں کی تو پھر وعدہ پورا کرنا ہو گا۔۔۔ جوہا نے کہا۔
”تم نے دہاں کیا کرتا ہے۔۔۔ انھوں نے کہا۔

”پاکیستان سے ایک سائنس وان کو انداز کر کے دہاں لے جاؤ گی
ہے۔ تم نے اسے واہیں لے آتا ہے۔۔۔ جوہا نے کہا۔

”اوہ دہاں۔ میں تمہارے ساتھ جا سکتا ہوں۔ معاوضہ جتنا مرضی
آئے دے دیا۔۔۔ انھوں نے کہا۔

”سوچ کر وعدہ کرو۔ وعدہ خلافی کی گنجائش نہیں ہو گی۔۔۔ جوہا
نے کہا۔

”میں سوچ کریں تاہرا ہوں۔ مجھے تم چیزے لوگوں کے ساتھ کام
کرنے میں لطف آئے گا اور پھر اس سارے علاقوں کے پیچے پیچے
گوئیں جانتا ہوں۔۔۔ انھوں نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ یہ گذی تمہاری ہو گئی ہے۔ جیسیں اس کام کا

بھروسہ اور جھوٹ بولنے کی صورت میں یہ آفرینش ہو جائے گی۔۔۔
جوہا نے کہا۔

”میں حق بولوں گا۔۔۔ انھوں نے قدرے خوفزدہ لیجے میں کہا۔
”تم ناپال کے سرحدی علاقوں میں واقع کافرستان کے ایک
پہاڑی علاقے کرشناس میں کافی عرصہ گزار چکے ہو۔۔۔ جوہا نے
کہ تو انھوں نے اختیار چونکہ پڑا۔ اس کے پھرے پر انتہائی جبرت
کے نثارات امداد آئے تھے۔

”جیسیں یہ سب کچھ معلوم ہو گیا۔ یہاں تو کسی کو نہیں
معمول۔۔۔ انھوں نے انتہائی جبرت پھرے لیجے میں کہا۔

”تم صرف سوالوں کے جواب دو گے۔ سوال نہیں کرو گے۔
سچھے درست۔۔۔ جوہا کا بچہ یکخت انتہائی سخت ہو گیا۔

”دہاں۔ میں واقعی اسی علاقوں کا ہی باشندہ ہوں۔ میرا پورا قبیلہ
دہاں پاٹی جانے والی خاص لکڑی ہے۔ پلرگ کہا جاتا ہے کو کامنے کا
کام کرتے ہیں لیکن مجھے یہ کام پسند نہیں تھا کیونکہ اس میں سخت
بے حد زیادہ جھیلیں معاوضہ بے حد کم تھا تھا۔ میں دہاں لکڑی کے
ایک بڑے دلبار کے پاس ملازم تھا۔ میں دس سال تک دہاں کام
کرتا رہا۔ پھر میرا مالک فوت ہو گی۔ اس کی اولاد نے مجھے
نظر انداز کرنا شروع کر دیا تو میں دہاں سے پہلے کافرستان کے
دارالحکومت چلا گیا۔ دہاں میں ہوش میں دیور بن گیا۔ پھر دہاں میرا
ایک بہت بڑے غذرے سے جھکڑا ہو گیا تو میں خوفزدہ ہو کر یہاں

معارضہ اس جیسی پانچ گذیاں دیا جائے گا اور جانے سے لے کر واپس آنے تک تمام اخراجات بھی ہمارے ہوں گے۔ جوانا نے کہا تو انھوں کا چہرہ یکجنت چکٹ اخفا۔ اس نے جلدی سے نوتوں کی گذی اخفا کر جیب میں ڈال لی۔

"تمہارا کوئی فون نمبر ہے؟" جوانا نے کہا تو انھوں نے تمہارا

دیا۔

"کہاں کا ہے یہ نمبر؟" جوانا نے پوچھا۔

"میری رہائش گاہ کا۔" انھوں نے جواب دیا۔

"اوکے۔ ہم تمہیں ایک دو روز پہلے اطلاع دے دیں گے۔" جوانا نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی جوزف بھی اٹھ کرزا ہوا۔ انھوں بھی کھرا ہو گیا اور تھوڑی ویر بعد جوزف اور جوانا کو میں پہنچنے والے ہاؤس کی طرف ہوئے چلے جا رہے تھے۔

"جبکہ طریقہ اختیار کیا ہے تم نے اس انھوں کو روشنانہ کیے کا؟" جوزف نے کہا۔

"ناچیز نے تیاری تھا کہ یہ آدمی انجامی خدمت اور چالاک ہے۔ صرف لائق سے یہ کام کرنے پر آمادہ تو ہو جائے گا لیکن کسی بھی مزید لائق کے تحت یہ خداری بھی کر سکتا ہے اس لئے اس کے لئے چاہو بھی ضروری تھی اور سکھ بھی۔" جوانا نے مشہور محاورو استعمال کرتے ہوئے کہا۔

"مطلوب ہے کہ خوف اور لائق دونوں سے کام لایا جائے۔"

جوزف نے کہا۔

"ہاں اور تم نے دیکھا کہ اب وہ سیستہ رکھے گا اور ایسا آدمی ہمارے مشن کے لئے انجامی اہمیت رکھے ہے۔" جوانا نے سکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس نے ایک ایسی بات کی ہے جو ہمارے خلاف جاتی ہے۔" جوزف نے کہا تو جوانا بے اختیار چوک پڑا۔

"کون کی بات؟" جوانا نے چوک کرمپ چھا۔

"لیکن اس بات کا علم ہی نہیں کہ وہاں کوئی لیبارٹری بھی ہے لا نہیں۔ پھر وہ نہیں کیا گا یعنی کرے گا۔" جوزف نے کہا۔

"ہر علاقتے کا رہنے والا اپنے علاقتے کے بارے میں بہت اچھی طرح جانتا ہے اس لئے وہاں جا کر انھوں بہت آسانی سے معلوم کر لے گا کہ لیبارٹری کہاں بنائی گئی ہے۔" جوانا نے جواب دیا تو جوزف نے اثاثت میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ راتا ہاؤس پہنچ گئے۔

"ماڑنے جانے خاموش کیوں ہو گیا ہے۔ پھر اس نے وہاں جانے کی بات ہی نہیں کی۔" جوانا نے سنگ روم میں کری پر پہنچتے ہوئے کہا۔

"ابھی تیاریاں کی جا رہی ہوں گی۔ ہاں اس طرح من اخفا کر نہیں چل دیتا اور یہی بات اس کی کامیابی کی بنیادی وجہ ہے۔" جوزف نے کہا تو جوانا نے اثاثت میں سر ہلا دیا۔

"پرائم نشر صاحب آپ کو بارہتے ہیں۔ فوراً پہنچیں۔" دوسری طرف سے بھی قدرے غصیلے لمحے میں کہا کیا۔

"سوری۔ میں صروف ہوں۔" شاگل نے انجامی غصیلے لمحے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسید کر پہل پر ٹھنڈا دیا۔

"نائس۔" یہ طریقہ ہے سکرت سروں کے چیف کو باندھ کر چھے کسی محیب کو باندھا جا رہا ہے۔ نائس۔" شاگل نے غصیلے لمحے میں بڑھاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے میں دوبارہ نہ اٹھی۔ چونکہ شاگل نے ایک جگہ سے رسید اٹھا لیا۔

"شاگل بول رہا ہوں۔" چیف آف کافرستان سکرت سروں۔" شاگل نے اس پار پھاڑ کھانے والے لمحے میں کہا۔

"پرائم نشر سے بات کریں۔" دوسری طرف سے وہی نسوی آواز سنائی دی۔

"تیلو۔" چند لمحوں بعد ایک بھاری سی مردان آواز سنائی دی۔

"میں سر۔ میں شاگل بول رہا ہوں۔" شاگل نے نرم اور سوڈانہ لمحے میں کہا۔

"سکریٹری نے بتایا ہے کہ آپ نے آئے سے اکھار کر دیا ہے۔ کھوں۔" پرائم نشر کے لمحے میں بلکہ سے خیسے کا ہاڑ تھا۔

"سوری سر۔ آپ کی سکریٹری کو معلوم ہی نہیں ہے کہ سکرت سروں کے چیف سے کیسے بات کی چلتی ہے۔ اس نے مجھ سے کہا۔

شاگل اپنے آفس میں موجود تھا۔ اس کے سامنے ایک فائل کھل بھی پڑی تھیں کیون شاگل فائل پر ٹھنڈے کی بجائے ہونٹ بھینچے ناموش بیٹھا ہوا ایک کیس کے سطھ میں سوچ رہا تھا کہ سائینڈ پر پڑے ہوئے فون کی معنی نج اخی تو شاگل نے چوک کر فون کی طرف دیکھا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر رسید اٹھا لیا۔

"شاگل بول رہا ہوں چیف آف کافرستان سکرت سروں۔"

شاگل نے اپنے مخصوص لمحے میں کہا۔

"سپیشل سیکریٹری تو پرائم نشر۔" دوسری طرف سے ایک نسوی آواز سنائی دی تھکن لمحے سے حد تھکن تھی اور شاید بولنے والی کا لمحہ تھا کہ شاگل کے چہرے پر نکلت فٹھے سے بڑک اٹھے۔

"بھر میں کیا کوں۔" شاگل نے غراتے ہوئے لمحے میں کہا۔

ایے بچہ میں بات کی ہے جسے میں اس کے دفتر کا چیپہ اسی
ہوں۔۔۔ شاگل سے نہ رہا گما تو وہ پھٹ پڑا۔

"آئی ایم سوری۔۔۔ میں اس سے جواب طلبی کروں گا۔۔۔ آپ
میرے پاس بیٹھ جائیں۔۔۔ آپ سے ایک انتہائی ضروری معاملے کو
ڈسکس کرنا ہے۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔۔۔

"لیں سر۔۔۔ میں ابھی بیٹھ رہا ہوں۔۔۔ شاگل نے کہا اور دوسری
طرف سے رابطہ قائم ہونے پر اس نے بھی ریسیور رکھ دیا۔

"ہونہ۔۔۔ نہیں۔۔۔ ایک پاکیشی یونیورسٹی سروس کا چیف ہے جس
سے اس کے لئے کا صدر تجک ڈرتا ہے اور یہاں سیکریٹری جنگ پر
عرب بھاری تھی۔۔۔ نہیں۔۔۔ شاگل نے بڑبوارتے ہوئے کہا اور
انھوں کر کھرا ہو گیا۔۔۔ تھوڑی دری ب بعد اس کی کار پر ایم منیر ہاؤس میں
وائل ہو رہی تھی اور پھر اسے فوراً ہی چیل مینٹ روم میں کھینچا جاتا

ہے۔۔۔ شاگل ایک کرسی پر اس طرح اکز کر بیٹھ گیا جسے وہ خود پر ایم
منیر ہوا۔۔۔ پر ایم منیر ابھی حال میں ہی منت ہوئے تھے اور ان سے
شاگل کی صرف چدی ہی طاقت تھی ہوئی تھی۔۔۔ ان ملاقاتوں میں اس
نے محسوس کیا تھا کہ پر ایم منیر اسے آپ کو ساری دنیا سے علیحدہ
عقلدی سمجھتے ہیں لیکن چونکہ وہ بھر حال پر ایم منیر تھے۔۔۔ اس نے
شاگل کو ان کے سامنے کوئی ایسی وسی بات کرنے کی ہمت نہیں
پڑی تھی۔۔۔ تھوڑی دری بعد دروازہ کھلا اور ادھر عمر پر ایم منیر اندر واصل
ہوئے تو شاگل انھوں کر کھرا ہو گیا اور اس نے بڑے مودوبانہ انداز

میں سلام کیا۔۔۔

"بینیجیں۔۔۔ پر ایم منیر نے سردار کا سلام کا جواب دیتے
ہوئے کہا اور خود بھی اپنے لئے مخصوص کری پر بیٹھ گئے۔۔۔
"میں نے تکشیل سیکریٹری کو وارننگ دے دی ہے۔۔۔ وہ آئندہ
حکما رہے گی۔۔۔ پر ایم منیر نے کہا۔۔۔

"ٹھرپر۔۔۔ شاگل نے مودوبانہ بچہ میں جواب دیتے
ہوئے کہا۔۔۔

"پاکیشی یونیورسٹی سروس کے ساتھ آپ کی سروس کا کتنی بار تکڑا
چکا ہے۔۔۔ پر ایم منیر نے کہا تو شاگل بے احتیاط چونکہ پڑا
سوس کے وہم و مگان میں بھی نہ تھا کہ پر ایم منیر اس قسم کی بات
کریں گے۔۔۔

"متعدد بار جتاب۔۔۔ شاگل نے بہت چباتے ہوئے کہا۔۔۔

"کیا رذالت لھتا رہا ہے اس تکڑا کا۔۔۔ پر ایم منیر نے
عکسے طنزیہ لے گئے میں کہا۔۔۔

"ہر کس کے اپنے حالات و واقعات ہوتے ہیں اور ہر کس کا
تھوڑا اپنی حالات و واقعات کا مرہون منت ہوتا ہے جتاب۔۔۔ آپ
کیا چاہتے ہیں۔۔۔ شاگل نے جواب دیا۔۔۔ وہ بھوگیا تھا کہ
پر ایم منیر اپنی تکشیل سیکریٹری کا انعام اس سے اس انداز میں لے رہا
ہے۔۔۔

"بھی آپ کی جیت بھی ہوئی ہے۔۔۔ پر ایم منیر نے اس پار

بھی سرخی تھیکنے گی۔ انہوں نے رسیدر اخالیا اور تھیری سے فہر پر لس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں انہوں نے خود علی لاڈور کا بٹن بھی پر لس کر دیا۔

”صدر صاحب سے بات کرواؤ۔ بھی اسی وقت“..... پرائم فخر نے انجائی خت لجھ میں کہا اور رسیدر کریمیل پر اس طرح لجھ دیا جیسے انہیں اصل حصہ پیش پر ہی آ رہا ہو۔ شاگل کا چہہ پاٹ تھا۔ البتہ وہ بھجنے بیٹھا ہوا تھا۔ چند لمحوں بعد تھمنی کی آواز سنائی دی۔ کہا تو پرائم فخر نے رسیدر اخالیا۔

”لیں۔“..... پرائم فخر نے سرد لجھ میں کہا۔

”صدر صاحب سے بات کریں جاہب“..... لاڈور کا بٹن پہلے سے پریمدھا اس نے دوسری طرف سے نسوائی آواز سنائی دی۔

”بلو مر۔ میں پرائم فخر ہوں ہوں“..... پرائم فخر کا لجھ پاٹ تھا۔

”تی فرمائیے“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”کافرستانی سیکرت سروس کے چیف شاگل اس وقت پرائم فخر ہاؤس کے مینگ روم میں بیڑے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں۔ میں نے انہیں کال کیا تو مجھے میری چوٹیں سیکرت سروس سے پیلا کہ انہوں نے میری کال کا من کر کر دیا کہ وہ فارغ نہیں ہیں مصروف ہیں۔ اس لئے نہیں آ سکتے جس پر میں نے انہیں خوفون کیا تو انہوں نے بتایا کہ میری تھکری کا لجہ ان کے لئے تو جن آمیز تھا جس پر میں نے

مکمل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

”جس انداز میں آپ پوچھ رہے ہیں اس انداز میں نہیں ہوئی“..... شاگل نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو پھر چیف آف کافرستان سیکرت سروس آپ کی انکی کیا خصوصیات ہیں کہ آپ ملک کے پرائم فخر کی کال پر جواب دیتے ہیں کہ آپ مصروف ہیں۔ اگر چوٹیں سیکریتی کا لجہ اور انداز آپ کو پسند نہیں آیا تھا تو آپ مجھ سے ٹھاکیت کر جیں آپ نے اس طرح حکم ماننے سے الگا کر کے غداری کی ہے اس لئے کیوں نہ غداری کے اڑام میں آپ کا کوٹ مارشل کیا جائے“..... پرائم فخر نے انجائی خت لجھ میں کہا۔ وہ اب مکمل کر نہیں سکتا انجام کر رہے تھے۔

”لیکھ ہے سر۔ آپ جو اقدام میرے خلاف کرنا چاہیج ہیں کر لیں۔ میں سہر حال حکومت کا ملازم ہوں اور آپ چیف انجنزیکٹو ہیں لیکن یہ تبا دوں سر کر آپ کو چوٹیں سیکریت سروس سے بخدری جائیں گی لیکن دوسرا شاگل نہیں ہے گا۔ یہ دست ہے کہ ہم واضح اور دو توک انداز میں پاکیستان سیکرت سروس سے کبھی نہیں جیت سکیں ہم نے ہبھی ان کا اس انداز میں مقابلہ کیا ہے کہ وہ اسی مقصد میں بھی مکمل طریقہ کامیاب نہیں ہو سکے“..... شاگل نے بھی مکمل کر اور قدرے غصیل لجھ میں بات کرتے ہوئے کہا تو پرائم فخر کا چہہ یکفت کے ہوئے ٹھاکری طرح سرخ پر گیا۔ اس کی آنکھوں سے

انہیں تھا کہ سکریٹری کو وارنگ دے دی گئی ہے۔ چنانچہ یہ آگئے۔
میں یہ سمجھتا رہا کہ سکریٹری نے ملکہ بیانی کی ہے۔ سرزاں ملک
کے چیف ایجنسیکنوں کو انکار نہیں کر سکتے لیکن یہاں انہوں نے واضح
طور پر اس بات کا اقرار کر لیا ہے کہ انہوں نے دامتہ انکار کیا
ہے۔ یہ چیف ایجنسیکنوں اور پورے ملک کی توجیہ ہے اس لئے میں
آن کے کوئی مارشل کے آڈر کر رہا ہوں۔ اس سرکی پر آپ نے
دھنکا کرنے چھیڑے۔ میں ایسے چیف کو مزید ایک لمحہ بھی برداشت نہیں
کر سکتا۔ پرائم فخر نے انجامی تیز اور فضیلے لمحے میں کہا۔

”آپ ملک کے منتخب چیف ایجنسیکنوں ہیں اس لئے آپ ایسا
کرنے کا تمہل حق رکھتے ہیں۔ مجھے اس پر کوئی اعتراض نہیں اور نہ
ہی میں کسی کو یہ اختیار دے سکتا ہوں کہ وہ چیف ایجنسیکنوں کی توجیہ
کرے لیں یہ دلچسپی ہے کہ یہ بات پر یہیں میں آجائے گی۔“
پورے ملک تو کیا پوری دنیا میں ایک تاشا کھڑا ہو جائے گا کہ آپ
چیف ایجنسیکنوں ہونے کے باوجود اپنی بات نہیں منداشتے۔ اس سے
جو ہزار چھیلے گا اس کو آپ مجھ سے بھی بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں۔
چونکہ چیف شاگل نے پہلی بار ایسا کیا ہے اس لئے اسے لاست اور
شاگل وارنگ بھی دی جا سکتی ہے۔ بہر حال قیطع آپ نے کہنا
ہے۔ آپ جو بھی فیصلہ کریں گے مجھے آپ کا فیصلہ مظہور ہو گا۔“
دوسری طرف سے باقاعدہ بھی میں جواب دیا گیا اور اس کے ساتھ
ہی رابطہ ختم ہو گیا تو پرائم فخر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے

رسیور کریمل پر رکھ دیا۔

”آپ نے سن لی صدر صاحب کی بات۔ آپ کو لاست اور
شاگل وارنگ دی جاتی ہے۔ آج ہو اگر آپ نے ایسا کیا تو آپ
ٹھانگ کے خود ذمہ دار ہوں گے۔“ پرائم فخر نے کہا۔
”میں آپ کا مظکور ہوں جاتا۔“ شاگل نے جواب دیا تو
پرائم فخر کا چہہ بکھت بھال ہو گیا۔

”میں نے آپ کو اس لئے کامل کیا تھا کہ کافرستان کی ایک بھی
اجنبی ملک برداز نے پاکیشیا کے ایک سانس دان سے رابطہ کیا
اوہ اسے کافرستان کے لئے کام کرنے پر آمادہ کر لیا۔ اس کے
ساتھ ہی پاکیشیا کے ٹھانگی پہاڑی علاقوں سے ایک انجامی تھی اور
ذیاب دھات بھی حاصل کر لی گئی جس کا علم کسی کو نہیں ہو سکا۔ اس
دھات کے ذریعے کافرستان میں الابر علیگی میراں تیار کر سکے گا اور
اس طرح کافرستان بھی پر پادری میں شامل ہو جائے گا۔ اس
دھات پر بیادی اور ابتدائی کام کرنے کے لئے ناپال کی سرحد کے
قرب ایک جنگلائی علاقتے کریشان کا انتواب کیا گیا ہے۔ دہاں
ایک جدید لیبارٹری موجود ہے اور اس کے بارے میں کسی کو علم بھی
نہیں ہے۔ چنانچہ اس دھات اور پاکیشیا سانس دان کو وہیں پہنچا
 دیا گیا اور اس کی خلافت کے لئے دہاں دامتہ برداز کی ڈیونی لگا
 دی گئی لیکن پھر یہ روپرست ملی کہ اس علاقتے میں پیدا ہونے والے
 درفت جن کا نام پلورگ ہیں سے ایسے اثرات نغاہیں مل جاتے

ہیں جو اس رسیرج پر غلط اثر ڈالیں گے۔ پناہچہ دہاں سے اس دھات کو واپس ملکوا لیا گیا اور ایک اور لیہاری میں بھجوادیا گیا۔ واسٹ برڈز کو بھی دہاں بھجوادیا گیا۔ پھر یہ اطلاعات ملی ہیں کہ پاکیشاں یکرت سروں کو اس بات کا علم ہو گیا ہے کہ کرشناس میں مشن تکمیل ہو رہا ہے اور وہ سروں کسی بھی وقت کرشناس بھی سختی ہے لیکن اگر دہاں پہنچ کر انہیں علم ہو گیا کہ مشن یہاں سے ٹھاڈیا گیا ہے تو لامحالہ یہ معلوم کرنے کی کوشش کریں گے کہ اب مشن کہاں تکمیل کیا جا رہا ہے جبکہ میں چاہتا ہوں کہ پاکیشاں یکرت سروں کو یہ معلوم نہ ہو سکے اور اس کا خاتر وہیں کر دیا جائے۔ آپ کی سروں کو میں دہاں تینیں کرتا چاہتا ہوں تاکہ آپ ان کا خاتر کر سکیں۔ حکومت کو اطمینان ہو گا کہ دہاں مشن تکمیل نہیں ہو رہا اس لئے روزت کچھ بھی رہے حکومت کو کوئی نقصان نہیں ہو گا جبکہ اس دوران و درسی لیہاری میں کام تکمیل کر لیا جائے گا اور پھر پاکیشاں یکرت سروں کچھ بھی نہ کر سکے گی اور نہ ہی پاکیشاں حکومت اور کافرستان پر پادر ہن جائے گا۔..... پرائم فخر نے شہیں سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"سر۔ اگر آپ اسے میری گستاخی نہ بھیں تو میں محل کر بات کر لوں۔..... شاگل نے کہا تو پرائم فخر چوک چوک پڑے۔" "ہاں۔ محل کر بات کریں۔ یہ انجمنی اہم معاملہ ہے۔"..... پرائم فخر نے کہا۔

"پاکیشاں یکرت سروں نے جس طرح پاکیشاں میں بیٹھے ہیئے یہ معلوم کر لیا ہے کہ مشن کرشناس میں تکمیل کیا جائے گا اسی طرح وہ دہاں بیٹھے ہیئے یہ بھی معلوم کر لے گی کہ اب مشن کرشناس سے کسی اور جگہ منتظر کر دیا گیا ہے اسی لئے ہم کرشناس میں اس کی راہ دیکھتے رہ جائیں گے اور وہ دہاں پہنچ جائیں گے جہاں مشن تکمیل ہو رہا ہے اسی لئے یہ یہ سیت اپ کافرستان کے کسی کام نہیں آئے گا۔"..... شاگل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہی معلوم ہو جائے گا۔ نہیں۔ ایسا ممکن نہیں ہے۔"..... پرائم فخر نے ایک بار پھر غصیلے لہجے میں کہا۔

"جس طرح انہیں کرشناس کے بارے میں معلوم ہو گیا تھا۔ جتاب وہ لوگ ہامکن کو ممکن ہا لیتے ہیں اور اس کام میں انہیں ہمارے آدمی مدد دیتے ہیں۔ آپ کے ساتھ ساتھ لا ازا اور بہت سے افراد کو بھی اس بارے میں علم ہو گا۔"..... شاگل نے کہا۔

"دوسرا لفظوں میں آپ کرشناس جانے سے انکار کر رہے ہیں۔"..... پرائم فخر نے یکفت برافراختم ہوتے ہوئے کہا۔

"سوری سر۔ میرا یہ مطلب نہیں تھا۔ میں آپ کو اس لئے یہ بات ہمارا تھا کہ پاکیشاں یکرت سروں کے بارے میں میرا بھی تجوہ ہے۔ دیسے آپ کے حکم کی قیل بہم پر فرض ہے۔"..... شاگل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر یہ میرا حکم ہے کہ آپ اپنی نیم سیست دہاں پہنچ جائیں

کر دیئے۔
 ”ملڑی سیکڑی نو پر بیٹھت“ رابطہ حکم ہوتے ہی آواز
 سنائی دی۔
 ”شانگل بول رہا ہوں۔ جیف آف کافستان سیکرت سروس۔
 جاتب صدر صاحب نے حکم دیا تھا کہ میں آفس ٹینچت ہی فون
 کروں“..... شانگل نے کہا۔
 ”ہولڈ کریں“ دوسری طرف سے کہا گیا۔
 ”جی۔“ چند لمحوں بعد صدر صاحب کی مخصوص آواز سنائی
 دی۔
 ”شانگل عرض کر رہا ہوں جاتب“ شانگل نے انتہائی موہبدان
 لبھ میں کہا۔

”تم نے پرائم مشری کا کال پر پرائم مشری باؤس جانے سے یہیں
 انکار کیا تھا۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ تھی“ صد صاحب کے
 لبھ میں ہر انگلی کا غصہ نہایاں تھا۔

”جاتب۔ ان کی پرعل سیکڑنی نے جس لبھ میں بات کی تھی
 وہ انتہائی توہین آیز تھا لیکن میں نے پھر بھی انکار نہیں کیا تھا۔
 صرف اتنا کہا تھا کہ میں ایک انتہائی انہم ترین معاملے میں کام کا
 خطرہ ہوں جو زیادہ سے زیادہ انسف گئے میں موصول ہو جائے گی
 ہوں گے یہ کام نہیں ہی روان ہو چاہوں گا۔ اے انہوں نے الگ
 سمجھ لیا جاتب“..... شانگل نے جان بوجھ کر بات کو دوسرا رخ دیئے

اور جب بھی پاکیشا سیکرت سروس دہاں آئے تو اس کا خاتمہ کر
 دیں۔..... پرائم مشری نے تھکانہ لبھ میں کہا۔

”یہ سر حکم کی قیل ہو گی سر۔ دہاں جو لوگ بھی سرکاری طور
 پر موجود ہیں سر انہیں احکامات دے دیں کہ وہ ہم سے مکمل تعاون
 کریں“..... شانگل نے کہا۔

”ہاں۔ ایسا ہو جائے گا۔“..... پرائم مشری نے کہا اور انھوں کر
 کھڑے ہو گئے تو شانگل بھی انھوں کر کھڑا ہو گیا۔ پرائم مشری مذکور اس
 دروازے کی طرف پڑھ گئے تھاں سے وہ واپس ہوئے تھے۔ ان
 کے جانے کے بعد شانگل مزا اور دوسرے دروازے سے باہر آ
 گیا۔ تھوڑی درج بعد وہ واپس اپنے آفس میں پہنچ گیا۔ ابھی وہ
 آفس میں آ کر کری پر بیٹھا ہی تھا کہ فون کی مخفی نیچہ اُنہی تو شانگل
 نے ہاتھ پڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”یہ۔“ شانگل نے قدرے غصیلے لبھ میں کہا۔

”سر۔ آپ کی عدم موجودگی میں ملڑی سیکڑی نو پر بیٹھت کی
 کال آئی تھی۔ صدر صاحب نے حکم دیا تھا کہ یہی آپ آفس
 پہنچنے انہیں فون کر لیں۔“..... دوسری طرف سے اس کے پرعل
 سیکڑی کی موہبدان آواز سنائی دی۔

”میک ہے۔“..... شانگل نے کہا اور پھر کریل دبا کر اس نے
 رابطہ فتح کیا اور فون کے پیچے موجود ہیں پریس کر کے فون کو
 ڈائریکٹ کرنے کے بعد اس نے تجزی سے نمبر پریس کرنے شروع

ہوئے کہا کیونکہ وہ کم از کم صدر کو ہارا خیں کرنا چاہتا تھا۔
”آئندہ محتاط رہا کرو۔ جسمیں خود ہی پرائم فٹر کے نولیں میں یہ
بات لانی چاہئے تھی۔“..... صدر نے کہا۔
”لیں سر۔ بمحض سے واقعی تلفی ہو گئی۔ آئندہ میں محتاط رہوں
گا۔“..... شاگل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”پرائم فٹر صاحب نے تمہیں اتنا ایم جسی میں کیوں کال کیا
تھا۔“..... صدر نے کہا تو شاگل نے دہان ہونے والی تمام بات
چیزیں دوہرا دی۔

”مگر۔ یہ واقعی انتہائی ذہانت آئیز پلان ہے۔ اس طرح
کافرستان کو بھی کوئی تھان نہیں ہو گا اور پاکیشی سپرت سروس کا
بھی آسانی سے فاتر کیا جاسکتا ہے۔“..... صدر نے سرت پھرے
لیجے میں کہا۔

”لیں سر۔ لیجن میں نے پرائم فٹر صاحب کے سامنے بھی یہ
خدشہ ظاہر کیا تھا کہ جس طرح پاکیشی سپرت وہی کو کرٹھاس میں
مشن کی محیل کے ہارے میں معلوم ہو گیا جسے اسی للاح ہنسیں ہے
بھی معلوم ہو جائے گا کہ اب کرٹھاس سے ٹن شفت کر دیا گیا
ہے اس نے وہ دہان کا رخ ہی میں ریس کے لیجن جاتا پرائم
فٹر صاحب نے میرے ہس خوش کو سزد کر دیا ہے اور مجھے فوراً
وہاں پہنچنے کا حکم دیا ہے۔ اب میں نے ان کے حکم کی قیل میں
وہاں جانا ہے۔“..... شاگل نے اپے لیجے میں کبا جیسے وہ پرائم فٹر کا

حکم پر امر بجوری مان رہا ہو۔

”تمہارا خدشہ درست ہے۔ پرائم فٹر صاحب نے ہیں۔ انہیں
اگر پاکیشی سپرت سروس کے ہارے میں زیادہ علم نہیں ہے لیکن
اس پار پرائم فٹر صاحب نے یہ کچیں شروع سے ہی اپنے پاس رکھا
ہے۔ واثق برداز فٹر نے خود ہی تکمیل دی ہے اور میں اس
سلطے میں کوئی معاہدہ نہیں کرنا چاہتا۔ اس لئے کرٹھاس خود جانے
کی بجائے اپنے آدمی بھجواد اور خود تم معلوم کرو کہ پاکیشی سپرت
سروس کی اقدامات کرتی ہے۔ اگر تو پاکیشی سپرت سروس کرٹھاس کا
رخ کرے تو تم وہاں پہنچ جانا اور اگر وہ نہیں اور کارخ کریں تو تم
بے مجھے اطلاع دیتی ہے۔“..... صدر نے کہا۔

”لیں سر۔“..... شاگل نے جواب دیا اور پھر دہری طرف سے
رابطہ فتح ہو جانے پر اس نے بھی رسیدور رکھ دیا۔
”چلو۔ میری تو اس فضول کرٹھاس پاترا سے جان چھوٹی۔“ وہ
چار آدمی بھجوادوں کا۔..... شاگل نے رسیدور رکھ کر بڑھاتے ہوئے
کہا لیکن اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تو وہ
بے اختیار اچھل پڑا۔

”اوہ۔ اوہ۔ صدر صاحب نے کہا ہے کہ میں پاکیشی سپرت
سروس کے ہارے میں معلومات کراؤ۔ مجھے اس کا بھی اختلام کرنا
ہو گا۔“..... شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا
کر فون کا رسیدور اٹھایا اور نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

”مختصر بول رہا ہوں“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”شاگل بول رہا ہوں“..... شاگل نے انجامی رعب دار لمحے میں کپا۔

”لیں سر۔ حکم سر“..... دوسری طرف سے انجامی مسوندانہ لمحے میں کپا گیا۔

”پا کیشیا میں تمہارا سیٹ اپ ہے۔ وہاں اپنے آدمیوں سے ایک پورٹ کی گھرانی کراو کر علی عمران وہاں سے کہاں کا رخ کرنا ہے۔ اگر وہ کافرستان آئے تو فوری اور حکم خود پر ان کی بیہاں گھرانی کرائی جائے اور پھر وہ جہاں کا بھی رخ کرے مجھے اطلاع دی جائے۔“..... شاگل نے خت لمحے میں ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن سر۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ کافرستان فلات سکے ذریعے نہ آئیں بلکہ بھری راستے سے آ جائیں اور میں اسی پر مشتمل ہی گھرانی کرائا رہ جاؤں“..... مختصر نے کہا۔

”اوہ۔ ویری گذ۔ مجھے ایسی ذہانت پسند ہے۔“..... واقعی حق مدد آدمی ہو“..... شاگل نے کہا۔

”جذاب۔ آپ کی قدر شناختی ہے۔ یہے اگر آپ ابازت دیں تو اس عمران کے قلیت کی بھی غرائی ہو سکتی ہے جذاب۔“..... مختصر نے صرف بھرے لمحے تھا کہ۔

”کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تمہارا خیال ہے کہ تم میں احتی وہاں

”مگر ان کریں گے تو عمران کو معلوم نہ ہو سکے گا۔“..... اپنے سامنے سے بھی مختار رہنے والا آدمی ہے اور اگر اسے علم ہو گیا کہ تمہارے آدمی گھرانی کر رہے ہیں تو تمہیں معلوم ہے۔ حق آدمی کی کیا ہو گا۔ ”تمہارے کسی بھی آدمی کی گردان بات پر کرب پکھ معلوم کر لے گا۔“..... نہیں۔ تم میں احتی آدمی کو کس نے یکثت سروں میں بھرتی کیا ہے۔ نہیں۔ شاگل نے یکانت پچاڑ کھانے والے لمحے میں کہا۔ اسے شاگل یہ خیال بھی نہ رہا تھا کہ چند لمحے پہلے وہ اس آدمی کی زفات کی تعریف کر رہا تھا۔

”لیں سر۔ لیں سر“..... دوسری طرف سے انجامی گھرائے حصے لمحے میں کپا گیا۔

”سن۔ ہو سکتا ہے کہ وہ میک اپ میں ہو اس لئے اپنے ہوشیوں کو اس کے قد و قامت کے بارے میں اچھی طرح سمجھا دیا۔“..... اس کی شناخت کی بیادی نشانی بھی بتا دیا کہ عمران کسی بھی اپ میں ہو وہ خدا کرنے سے باز بھیں آ سکا اور سنو۔ تم نے حرف گھرانی کرنی ہے کوئی مداخلت نہیں کرنی۔ سمجھ گئے ہو یا نہیں۔“..... شاگل نے اور زیادہ چیختے ہوئے کہا۔

”لیں سر۔ حکم کی قبول ہو گی سر“..... دوسری طرف سے منہانتے لمحے لمحے میں کہا گیا تو شاگل نے ایک بھلکے سے رسیدور رکھ دیا۔

”یہ کام تو ہو گیا لیکن یہ واثق برداز کون ہیں اور مجھے اس لئے میں کیوں اطلاع نہیں دی گئی“..... اپاکہ ایک خیال کے

نے غصیلے لہجے میں کہا۔
”اس کا کہا ہے کہ شاید آپ ان سے مزید سوالات
کریں۔“ رام لال نے کہا۔

”اوہ ہاں۔ وہ واقعی ذہین آدمی ہے۔ تم اسے بیباں طلب کرلو
جیسیں اسے کہہ دینا کہ وہ میک اپ میں آئے۔“ دیسے ہی من اخھا کر
ت پڑا آئے۔“ شاگل نے کہا۔

”لیں سر۔“ دوسری طرف سے مودودانہ لہجے میں کہا گیا تو
شاگل نے رسپر کہ دیا۔ پھر تقریباً ایک سوچتے بعد کمرے کا دروازہ
گھلا اور ایک لئے قدم اور بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا۔ شاگل
اسے دیکھ کر چوک پڑا۔

”سیانند ہوں جتاب۔“ پی ایم ٹیڈی جتاب۔ میں آپ کی
بھائیت کے مطابق میک اپ میں ہوں۔“ آنے والے نے انجامی
جھوپدانہ لہجے میں کہا۔

”اوہ اچھا۔ لمحک ہے۔ بیخو۔“ شاگل نے قدرے اٹھیں ان
لہجے میں کہا۔

”لیں سر۔“ سیانند نے کہا اور مودودانہ انداز میں میز کی دوسری
لہجے پر بیخ گیا۔

”بیولو۔ کیا جانتے ہو تم اس نئی ایجنسی کے بارے میں۔“ شاگل
تھا آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

”سر۔ اس نئی ایجنسی کا نام وائٹ برڈز ہے۔“ سیانند نے

آتے ہی شاگل ایک بار پھر اچھل پڑا۔ کچھ دیر تو وہ بیٹھتا سوچتا رہا
پھر اس نے ایک بار پھر فون کا رسیور اٹھایا اور دنبر پر لیں کر
 دیئے۔

”لیں سر۔“ دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔
”رام لال۔“ پاکم فشر ہاؤس میں تمہارے بیٹے بھی آدمی موجود
ہیں ان کو پڑایت کرو کہ پاکم فشر نے ایک نئی ایجنسی قائم کی ہے
جس کا نام وائٹ برڈز ہے۔ اس بارے میں تفصیل معلوم کر کے
رپورٹ دیں۔ انہیں ڈیمل معاوضہ دیا جائے گا۔“ شاگل نے کہا۔

”لیں سر۔“ دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل نے رسپر کو

دلیا۔ ”ایک تو ہر پاکم فشر کو نئی ایجنسیاں قائم کرنے کا ہے م
شوچت ہے۔“ شاگل نے بڑھاتے ہوئے کہا۔ پھر ایک عزم
رے میں رکھی ہوئی قابض اخھا کر اس نے اپنے بارے کوں لیکر
اہمی اس نے فاکل کے چند صفات ہی چھھتے تھے فون کی سختی
اٹھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا۔

”لیں سر۔“ شاگل نے کہا۔
”رام لال بول رہا ہوں جتاب۔“ پاکم فشر ہاؤس میں ٹا
ایک مجرم سیانند آپ سے بات کرنا چاہتا ہے۔ اس نئی ایجنسی
بارے میں۔“ دوسری طرف سے کہا گیا۔
”مجھ سے۔ کیوں۔ تم سے کیوں اس نے بات نہیں کی۔“ شا

کہا۔

"ہنس۔ یہ تو مجھے پہلے ہی معلوم ہے۔ یہ بتاؤ کہ کون اس کا چیف ہے۔ ان کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے اور کتنے افراد اس میں شامل ہیں۔۔۔ شاگل نے پھیلے لہجے میں کہا۔

"لیں سر۔ اس کی چیف ایک نوجوان اور خوبصورت لاکی شاتری ہے جو کہ پرائم منٹر صاحب کی دربار کی رشتہ دار بھی ہے۔ وہ پرائم منٹر صاحب کے آفس میں بینچ کر کی کمی گئے ان سے طاقت کرتی رہتی ہے۔ اس نے کرانس سے باقاعدہ تربیت حاصل کی ہوئی ہے۔ مارشل آرٹ، نشانہ بازی اور ایسے ہی دورے شعبوں میں ماہر ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اجنبی ذہین، تیز اور فعال بھی ہے۔ اس نے ملٹری ائیشی جنگ اور کمائلڈز فورس سے دس افراد کو اپنی ٹھیکیم کے مقابلے میں چار گورنمنس اور چھ مرد ہیں۔ انہوں نے پہلا ہیڈ کوارٹر کی خفیہ جگہ بنالہ ہوا ہے جس کے بارے میں کسی کو بھی معلوم نہیں ہے۔ صرف یہ شاتری ہی سامنے آئی ہے۔ اس کے علاوہ اور کوئی آدمی سامنے نہیں آیا۔ البتہ ایک بارہ اس کے ساتھ ایک آدمی آیا تھا جس کا نام جو گندم جایا تھا لیکن وہ شاتری کے ساتھ پرائم منٹر آفس میں نہیں آیا تھا۔۔۔ سیانند نے تفصیل بتائے ہوئے کہا۔

"اس شاتری کا طبقہ کیا ہے۔۔۔ شاگل نے پوچھا تو سیانند نے قد و قاست کے بارے میں تفصیل بتانے کے ساتھ ساتھ طیب بھی

تفصیل سے بتا دیا۔

"ہونہ۔ اب یہ شاتری کہاں ہے۔۔۔ شاگل نے ہنکارہ بھرتے ہوئے کہا۔

"یہ تو مجھے کیا کسی کو بھی معلوم نہیں ہے جناب۔۔۔ سیانند نے کہا۔

"اس کے ہیڈ کوارٹر کا فون نمبر کیا ہے۔۔۔ شاگل نے پوچھا تو سیانند نے فون بھر جادیا۔

"اوکے تھیں۔ رام لال سے جا کر ذہل معاوضہ لے لو۔۔۔ شاگل نے کہا تو سیانند نے شکر یہ ادا کیا اور پھر انھوں کو اجنبی موبائل انداز میں حلاں کرنے کے بعد وہ کمرے سے باہر چلا گیا۔

"تو اس نئی اجنبی کی چیف شاتری ہے لیکن اب کیسے معلوم ہو کہ شاتری کہاں ہے۔۔۔ شاگل نے خود کلامی کے سے انداز میں کہا۔ وہ کافی دیر خاموش بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اس نے ہاتھ پر ہزار کر فون کا رسیور اٹھایا اور یہے بعد دیگرے دو نمبر پر میں کر دیے۔

"لیں سر۔۔۔ دوسری طرف سے اس کے پی اے کی موبائل آواز سنائی دی۔

"کمال و بیکش کے چیف کریلی مادھو سے بات کرو۔۔۔ شاگل نے کہا اور دوسری طرف سے کوئی بات نہ بغیر اس نے رسیدر رکہ دیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد فون کی بھی نیج اجنبی تو اس نے ہاتھ پر ہزار اٹھایا۔

"ملیں"..... شاگل نے کہا۔

"کرل ماڈھو سے بات کریں جتاب"..... دوسری طرف سے کہا
گیا۔

"پلو۔ کرل ماڈھو میں شاگل بول رہا ہوں۔ کیسے ہو"..... شاگل
نے بڑے بے تکلفات لہجے میں کہا کیونکہ کرل ماڈھو صرف اس کا
کلاس فلبرہا تھا بلکہ ان کے درمیان دور کی رشتہ داری بھی تھی۔ بھی
وجہ تھی کہ ان کے درمیان کافی بے تکلفات دوستی بھی تھی۔

"آج کیسے یاد آئی ہے مغروہ کرنی کو"..... کرل ماڈھو نے
دوسری طرف سے بنتے ہوئے کہا۔ وہ مذاق میں شاگل کو مغروہ کرل
بھی کہا کرنا تھا۔

"تنا ہے اب تو تمہارے سیکھن سے لوگ سکرت ایجنسیوں میں
 شامل ہونے لگ گئے ہیں۔ یہ تو واقعی تمہارے لئے بڑا اعزاز
ہے"..... شاگل نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کس ایجنسی کی بات کر رہے ہوئے۔ کرل ماڈھو
نے چوک کر کہا۔

"واٹ برڈز ایجنسی جس کی چوبٹ شاگل ہے۔ اس میں
تمہارے سیکھن کے افراد کو بھی شامل کیا گیا ہے"..... شاگل نے
کہا۔

"بان۔ میڈم شاگلی نے میرے سیکھن سے دو ٹرکیوں اور دو
لارکوں کا احتاپ کیا ہے۔ دیسے ایک بات ہے میڈم شاگلی ہے تو

نوجوان لیکن بے حد ذہین ہے۔ اس نے یکسماں سے میرے
سیکھن کی کریم حاصل کر لی ہے"..... کرل ماڈھو نے کہا۔

"اس لفڑ کریم سے تو لگتا ہے کہ تمہاری کوئی خاص گرل فریض
بھی وہ ساتھ لے گئی ہے"..... شاگل نے کہا کیونکہ وہ کرل ماڈھو کی
فطرت کو بہت اچھی طرح جانتا تھا۔

"اب تم سے کام چھانا۔ تم تھیج کہہ رہے ہے۔ وہ مختی میرے سیکھن
کی سب سے خوبصورت لڑکی تھی اور پھر میری خاص فریض بھی تھی
اور میں کے بہت کوشش کی کہ مختی تھی نہ ہو سکے لیکن میڈم
شاگلی نے اسے منتخب کر لیا اور میں خون کے گھونٹ لی کر رہ
گی"..... کرل ماڈھو نے کہا۔

"کیوں۔ جبکہ اس ایجنسی کا ہدیہ کوارٹ دار الحکومت میں ہی ہے
اور تمہارا سیکھن بھی میکن ہے۔ پھر کام ملکے ہے۔ وہ ہر دن ملک تو
نہیں پہنچ لگی۔ ہے تو یہیں"..... شاگل نے کہا۔

"ہا۔ تمہاری بات تھیک ہے۔ اب تھک تو وہ میکن تھی اس لئے
حاطہ بہر حال چلا رہا تھا۔ اب وہ میڈم شاگلی کے ساتھ کسی
خصوصی مشن پر راشٹر گئی ہے اور اس کا کہنا تھا کہ وہاں انہیں دو چار
ماہ بھی لگ سکتے ہیں"..... کرل ماڈھو نے جواب دیا تو شاگل بے
اختیار چوک پڑا۔ اس کی آنکھوں میں چوک سی آگی۔

"دو چار ماہ۔ ارسے۔ اتنا طویل مشن نہیں ہوتا۔ ایجنسیوں کا۔
ویسے ہی کہہ رہی ہو گی تھیں یوگ کرنے کے لئے"..... شاگل نے

راہتر میں وارگل صحرائی ہے تو ان کی **حکایت** دیکھنے والی ہو گی۔۔۔ شاگل نے بڑھاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ انھ کر سائیڈ پر بننے ہوئے ایک ریک کی طرف بڑھ گیا جہاں شراب کی پوتلیں موجود تھیں۔ وہ بھی بھاری ہی پیتا تھا اور اس وقت اسے واقعی شراب کی **حکایت** محسوس ہو رہی تھی۔

کہا۔ "جیسا بات میں نے بھی اس سے کہی تھی۔ اس نے کہا راہتر میں کوئی خودا ک صحراء ہے جس میں ہر وقت طوفان چلتے رہتے ہیں اور وہاں کوئی پہاڑی ہے۔ اس پہاڑی کے نیچے کوئی لیبارٹری ہے۔ وہاں کوئی سانحی کام ہو رہا ہے لیکن حکومت کو خطرہ ہے کہ پاکیشی ان ایجنسیاں وہاں پہنچ کر اس لیبارٹری کو چاہ کر سکتی ہیں اس لئے وہ وہاں چاہی ہیں اور اس کام میں دو چار ماگ لگ سکتے ہیں۔" کرتل مارھونے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوو۔ یہ تو واقعی مسئلہ ہے۔ اگر تم کہوتے میں صدر ملکت سے سہ کر رخصتی کو تمہارے سکیشن میں واپس کراؤں۔"۔۔۔ شاگل نے کہا۔

"ارے نہیں۔ اس طرح براہ راست بات سے میں بدنام ہو جاؤں گا۔ میں خود ہی کوئی نہ کوئی چکر چاؤں گا۔"۔۔۔ کرع مارھونے جواب دیا۔

"اوے کے۔ تمہاری مرضی۔ گذ بائی۔"۔۔۔ شاگل نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رسپور رکھ کر اس نے بے احتمار واکس ہاتھ سے اپنے ہائیس ہاتھ کو اس طرح چینکنا شروع کر دیا جیسے وہ اپنی ذہانت اور چالاکی کو خزانِ قصیں پیش کر رہا ہو۔

"یہ ہوئی نا یاد۔ صدر صاحب اور پرائم نظر مجھ سے چھا رہے تھے۔ اب میں جب انہیں ٹاؤں گا کہ پاکیشی سکرت سروں

کال نیل کی مخصوص آواز سختی سلٹ روم میں پہنچے ہوئے جو زف اور جوانا بے اختیار چمک پڑے۔ انہیں پرداز اور انھوں سے مل کر واپس آئے ہوئے ابھی تھوڑی دیر ہی گزری تھی اور وہ دونوں سلٹ روم میں پہنچے اسی موضوع پر بات کر رہے تھے۔

”یہ کون آ گیا اس وقت“..... جو زف نے کہا اور انھوں کو خیز قدم اٹھاتا ہوا ہر دنی گیت کی طرف پوچھتا چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد جوانا کو بڑا پھانک مکھنے کی آواز سنائی دی تو وہ چمک کے اختیار اور سلٹ روم سے باہر آ گیا۔ اس نے پھانک سے ناچیز لی کار اندر آتے دیکھی۔

”ناچیز اس طرح اچانک بخوبی اطلاع کیوں آیا ہے“..... جوانا نے دہیں کھڑے بیڑوائے ہوئے کہا لیکن ظاہر ہے اب ناچیز تی اس کے ذہن میں اکھرنے والے سوال کا جواب دے سکتا تھا۔

چنانچہ وہ مل کر واپس سلٹ روم میں آیا اور کتنی بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ناچیز اور جو زف دونوں سلٹ روم میں داخل ہوئے۔ ناچیز نے جوانا کو سلام کیا اور پھر کرنی بیٹھ گیا۔

”کوئی خاص بات“..... جوانا نے اپنے بھائی کا کہا۔

”اس نے مجھے شناسی کاں کار کے بیان تھنچے کا کہا ہے۔ باس نے کہا ہے کہ وہ خود بھی بیان تھنچے رہے ہیں“..... ناچیز نے جواب دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ مشن کی تیاریاں مکمل ہو گئی ہیں“..... جوانا نے سرکرت بھرے لیجے میں کہا۔

”باں۔ ظاہر ہے۔ ایسا ہی ہو سکتا ہے“..... ناچیز نے انتہا میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد کار کے باریں کی مخصوص آواز سنائی دی تو ناچیز اور جوانا دونوں ایک جگہ سے انھوں کھڑے ہوئے کیونکہ باریں کی مخصوص آواز سے ہی وہ بکھر گئے تھے کہ عمران آ گیا ہے۔ اس دوران جو زف نے پھانک کھول دیا تھا۔

”ارے۔ سینک کلرز کا کوئی خصوصی اچالاں ہو رہا ہے کہ تینوں اکٹھے ہو“..... عمران نے کار روک کر پیچے اترتے ہوئے کہا۔

”باں۔ آپ نے خود ہی تو حکم دیا تھا کہ میں بیان تھنچے جاؤں“..... ناچیز نے سلام کرنے کے بعد سکراتے ہوئے کہا۔

”باں۔ میں نے سوچا کہ صرف بیگل اور اس کے واقع ڈاکٹروں سمجھ کی معاملہ محدود نہ رہ جائے۔ بیگل میں جب تک درندے نہ

"اچھا۔ کون ہے وہ"..... عمران نے حیرت مجنہے بھجے میں کہا تو جوانا نے پوری تفصیل بتا دی۔ اسی سے جوڑ فرے اخاء کرے میں داخل ہوا۔ فرے میں کافی کل پیالیاں موجود تھیں۔ اس نے ایک ایک پیالی سبکے ساتھ رکھی اور پھر آخری پیالی اٹھا کر اس نے فرے میں ایک سانیڈ پر موجود تپائی پر رکھی اور خود عمران کے ساتھ کر کر پر بیٹھ گیا۔

"نیک"..... عمران نے اچھا کیا کہ اس سلطے میں کام کر لیا گیں اب میں تمہارے ساتھ نہیں چاہکوں گا"..... عمران نے کافی کی چھلی لیتے ہوئے کہا تو جوانا سمیت جوڑ اور نائگر تینوں چوکے کھے۔

"کیوں ماڑ"..... جوانا نے پوچھا۔

"اس بار کافرستان ڈیل گیم کیبل رہا ہے۔ سامنس دنوں کی ایک ٹائم کرشناس میں کام کر رہی ہے جوکہ دوسری ٹائم کافرستان کے صوبے راشر کے ایک ملحفانی صحرائی میں پہنچا دی گئی ہے۔ بظاہر دنوں تک اس مشن پر ہی کام کر رہی ہیں اور کافرستان کے صدر دور پر انگلشتر کے علاوہ کسی کو کبھی اس بارے میں معلوم نہیں ہے اس لئے لا حال دنوں طرف کام کرنا پڑے گا۔ چونکہ کرشناس جنگلات پر میں پیازی علاقہ ہے اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ سینک گرز یہاں کام کرے گی جوکہ پاکیشیا سینکرت سروں اس صحرائی میں کام کرے گی اور میں انہیں لینہ کروں گا جوکہ جوانا سینک گرز کو لیند

ہوں جب تک جنگل سرے سے جنگل ہی نہیں گذا اس لئے نائگر کی موجودگی ضروری تھی"..... عمران نے کہا تو نائگر اور جوانا دنوں بے اختیار نہیں پڑے۔

"بُس۔ کافی لے آؤں"..... جوڑ نے سوہنائے بھجے میں کہا۔

"بُس۔ ہات کافی لے آؤ اور اپنے لئے بھی لے آنا۔ تم بھی سینک گرز کے رکن ہو"..... عمران نے کہا تو جوڑ سر ہلاتا ہوا کرے سے باہر چلا گیا۔

"ماڑ۔ آپ اس مشن کے ہارے میں قاموش ہو گئے تھے اس لئے میں اور جوڑ سوچ رہے تھے کہ کبھی مشن کیسل تو نہیں ہو سکی"..... جوانا نے کہا۔

"تو پھر کیا تجھے لکھا تھا ری سوچ کا"..... عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

"ہم نے تمام تیاریاں مکمل کر لی ہیں ماڑ"..... جوانا نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چوکے پڑا۔

"تیاریاں۔ کسی تیاریاں"..... عمران نے حیرت مجنہے بھجے میں پوچھا۔

"ہم نے یہاں ایک ایسے آدمی کا سراغ لگایا ہے جو پیدا ہی کرشناس کے علاقے میں رہا ہے وہ ہم نے اسے اپنے ساتھ چلے اور وہاں گائیڈ کا روپ ادا کرنے کے لئے تیار کر لیا ہے۔ وہ وہاں ہمارا بہترین گائیڈ ثابت ہو گا"..... جوانا نے کہا۔

موجود اڑات اس مشیری پر اڑانداز ہو سکتے ہیں۔ اس لئے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کافرستان حکومت نے پہلے کرنشاں کا اتحاد کیا ہو گیں جب وہاں انہیں پورگ کے ہارے میں روپوت ملی تو انہوں نے خاموشی سے کام کو وہاں سے شفت دیا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اہل کام کرنشاں میں یہ ہورہا ہو اور ہمیں ڈاچ دینے کے لئے وارنگ بھرا میں بھی کام شروع کر دیا گیا ہو اس لئے جب تک ساری باتیں واضح نہ ہو جائیں اس وقت تک کوئی بات حقی نہیں ہے۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیک ہے باس۔ ہم کرنشاں لیبارٹری کو تباہ کر دیں گے۔ وہاں کام ہو رہا ہو گا جب بھی یہ پاکیشی کی لمحہ ہو گی اور اگر نبھی ہو رہا ہو گا تب بھی کافرستان کی ایک جدید لیبارٹری توہر حال تباہ ہو یہی جائے گی۔" نائگر نے کہا۔

"اب تم نے اپنے طور پر سب تیار یاں کرنی ہیں اور اپنے طور پر وہاں جانا ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ یہاں کافرستان نے ٹھگرائی کر دی ہو گیں یہ ٹھگرائی میری تو ہو سکتی ہے تباہی نہیں۔ پھر بھی تمہیں انجامی حفاظت رہتا ہو گا۔" عمران نے کہا۔

"آپ بے فکر رہیں ماءز۔ سب کام ہم پر محدود دیں۔" یہاں نے کہا۔

"جزوی تباہ را فائز ہو گا اور ہائگر تباہ را ساختی جبکہ تم لیڈر ہو گے۔ ایکس فائیٹر ان ساتھ لے جانا ہا کہ تباہ رے ساتھ رابطہ رہے

کرے گا۔"..... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔ "باس۔ کیا انہوں نے دونوں بھجوں کے ہارے میں ٹپ اوپن کی ہے؟" ہائگر نے کہا۔

"نہیں۔ انہوں نے تو دونوں بھجوں کو ہاپ سیکرٹ رکھا ہے یہیں چیف نے اس ہارے میں معلومات حاصل کر لی ہیں۔" عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہاں کرنشاں میں موجود لیبارٹری کی حفاظت کے لئے کون ہی بھی ہو گی پاس؟" ہائگر نے پوچھا۔

"وہاں وارنگ صحرائی میں تو کافرستان کی نئی ایجنٹی وائٹ برڈز کام کر رہی ہے یہیں ابھی یہاں کرنشاں کے ہارے میں معلوم نہیں۔ یہاں وہ کسی کو بھی بھیج سکتے ہیں۔ سیکرٹ سرویس، پاؤ ایجنٹی یا اور بھی کسی ایجنٹیاں ہیں وہاں۔" عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا ایسا ہو سکتا ہے باس کہ کام بیک وقت دونوں بھجوں پر کیا جا رہا ہو؟" ہائگر نے پوچھا۔

"نہیں۔ کام تو ایک ہی جگہ ہو رہا ہو گا۔ البتہ ایک بات اور چیف کے نواس میں آئی ہے۔ وہ بھی تا دوں کر کرنشاں میں قیمتی کروی کے وسیع جگلات ہیں جنہیں پورگ کہا جاتا ہے۔ یہاں کے سامنے داؤں نے ہاتا ہے کہ جس قسم کا کام یہ کرنا چاہتے ہیں اس کے لئے حساس ترین مشیری استعمال ہو گی اور پورگ کے نظائر

سکے اور اگر کسی بھی وقت تمہیں ضرورت پڑے تو تم نے مجھ سے فوری رابطہ کرنا ہے لیکن سوائے ایکس فارم ٹرانسپورٹ کے اور کوئی ٹرانسپورٹ استعمال نہیں کرنا۔“ عمران نے جوانا سے کہا اور انھوں کھرا ہوا۔ اس کے اخ्तیحہ تھی باقی ساتھی بھی انھوں کھڑے ہو گئے۔

”اوے۔ اللہ حافظ۔“ عمران نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھانا ہوا ہیروئی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ نائیگر، جوزف اور جوانا اسے چھانک پر سی آف کر کے واپس منٹک روم میں آگئے۔

”اب کیا پروگرام ہے جوانا۔“ نائیگر نے سکراتے ہوئے کہا۔

”ماستر ساتھ چلنے تو اس میں کا لفظ دو بالا ہو جاتا۔“..... جوانا نے کہا۔

”تم فخر مت کرو۔ جوزف ہمارے ساتھ ہے اور وہاں جنگل میں ہے اس لئے لف اب بھی آئے گا۔“ نائیگر نے کہا تو جوانا بے اختیار رہس چڑ۔

”یرے خیال میں ہمیں انہا دھرم چھک میں نہیں گئے چاہئے۔ ہمیں اس سلسلے میں پہلے وہاں کا تحریر کرنا چاہئے۔“ نائیگر نے چد لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

”خواہ نکوادی الجھنیں مت پیدا کرو۔ جب ہم وہاں پہنچ جائیں تو پھر چینگ بھی ساتھی ساتھ ہوئی رہے گی۔“..... جوانا نے صہبہتے ہوئے کہا۔

”ہمیں بہر حال ہرگز کی ٹاؤن تو کرنی ہی ہو گی کہ وہ کسی اپریئے میں ہے۔“ جوزف نے کہا۔

”ایسے چھوٹے علاقوں میں لیماری ہجھی ہیں وہ بھتی اس لئے وہاں پہنچ کر ہم اسے آسائی سے عطا کر لیں گے۔ البتہ یہ بات سوچنے کی ہے کہ ہم وہاں کس حیثیت سے جائیں گے۔“..... جوانا نے کہا۔

”لکڑی پکا ہنس کرنے جائیں گے۔ ایسے ہی لوگ وہاں جاتے ہیں۔“ نائیگر نے کہا۔

”میں وہاں ان جنگلات پر دستاویزی فلم بنانے جائیں گے۔ اس طرح ہم آسانی سے ہر جگہ گھوم پھر سکیں گے۔“..... جوانا نے کہا تو نائیگر بے اختیار اچھل چڑ۔

”اوہ۔ ویری گذ۔ ریگلی ویری گذ۔ یہ زبردست آئندہ یا ہے۔ اس طرح ہم ہری آسانی سے نہ صرف گھوم پھر سکتے ہیں بلکہ ہم اس کی آڑ میں خصوصی اعلیٰ بھی ساتھ رکھ سکتے ہیں۔“..... نائیگر نے ٹھیس آئری لجھے میں کہا۔

”ٹھری۔ لیکن اس کا تمام تر انتقام ٹھیس کرنا ہو گا۔“..... جوانا نے کہا۔

”بالکل انتقام ہو جائے گا۔ لیکن یہاں خیال ہے کہ ہمیں تاپال میک اپ کرنا ہو گا۔ تم دونوں کیرہ میں اور ڈائریکٹر ہو گے جبکہ میں بطور ہیلپر تمہارے ساتھ جاؤں گا تاکہ ہم پر کسی کو شک نہ پڑ۔“

سکے"..... نائگر نے کہا۔
 "نمیک ہے۔ جیسے تم کہو۔ بہر حال جتنی جلدی ممکن ہو سکے تمام
 انتظامات کرو۔ ہمیں انھوئی سمیت یہاں سے پہلے ناپال اور ناپال
 سے کرشناس پہنچنا ہو گا"..... جوانا نے فیصلہ کرنے لگے میں کہا تو
 نائگر سر بلاتا ہوا اللہ کمرا ہوا۔

"میں زیادہ سے زیادہ دو روز میں تمام انتظامات کر لوں گا۔ تم
 اس انھوئی کو بھی تیار رہنے کا کہہ دو۔ ہم دو روز بعد یہاں سے باہی
 ایز ناپال اور ناپال سے کرشناس پہنچیں گے"..... نائگر نے کہا اور
 پھر وہ سلام کر کے ہیر و فی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

وارکھ صراحت فریبا چار ہزار ایکٹار پر پھیلا ہوا تھا جس میں سے
 صرف ایک ہزار ایکٹار علاقے ایسا تھا جو طوفانی ہواوں سے محظوظ تھا
 اور اسی ایک ہزار ایکٹار علاقے میں چار نگرانی تھے۔ یہ علاقہ دھارو
 کے قریب تھا جبکہ باقی تین ہزار ایکٹار صراحت میں سوائے ایک دو ماہ
 کے باقی پورا سال انتہائی خوفناک گردباد اور طوفان پڑتے رہتے تھے
 اس نے اس پورے طوفانی علاقے میں کسی انسان یا جانور کی
 موجودگی بھی بعد از قیاس تھی۔ صراحت کے قدریبا دریاں میں ایک بہت
 ھوٹی اور خاصے ہے۔ رقبے میں پھیل ہوئی ایک قدرتی پہاڑی تھی
 جس کے دریاں تک رسیت اس پر اڑتی رہتی تھی۔ البتہ اوپر والی
 آوی پہاڑی رسیت سے محظوظ تھی۔ طوفانی ہوا میں بھی اس پہاڑی
 کے پہلے نصف حصے تک ہی محدود رہتی تھیں۔

وائٹ برڈز نے چھتے نگرانی میں ڈایرہ لگایا تھا۔ یہاں انہوں

گرد کے خاتے کو چیک کر سکیں یہیں نیچے تو طرف رہتے کے خوفناک گرداب اور طوفان ہی پڑتے ہوئے ہوتا تھا تھے۔ یوں محسوس ہتا تھا جیسے کوئی طاقت مسلسل رہتے کو فناش اٹھا کر گروہ دے رہی ہو۔ پہاڑی کا یہ آدھا حصہ پیاس فٹ بلندی تک تھا۔ اسی لئے جو گندر اندر داخل شاتری نے چڑک کر اسے دیکھا۔

"میدم۔ ہم کے رحاء سے لے کر یہاں تک بھی باہر نہیں سُمِ نص کر دیا ہے۔ اس کی چینچک مشین ابھی آ رہی ہے۔ اس کے بعد چارا، بیٹریج سرکل تکمیل ہو جائے گا۔" جو گندر نے کہا۔

"لہیک ہے۔ لیکن ان لوگوں کو ہلاک کرنے کا کیا بندوبست کیا گی ہے۔ چیک تو وہ ہو جائیں گے لیکن ہلاک کیے ہوں گے۔"

شاتری نے کہا۔

"اس کے لئے ہم نے اہم پاٹی پر ریز فائر گر کا انتظام کیا ہے جسے یہاں سے آپریٹ کیا جائے گا۔ اس کے ساتھ ساتھ پچھلے تینوں نگاتانوں میں بھی ہمارے آدمی موجود رہیں گے اور پاری پاری ڈیوبنی دیں گے۔ ان سے ہمارا یہاں سے رابطہ رہے گا۔"

جنگندر نے کہا۔ اسی لئے ایک آدمی ایک مشین اٹھائے اندر داخل ہوا جبکہ پیچے دوسرا آدمی ایک چھوٹی فولڈنگ بیز اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"یہاں بیز رکھ کر دو دشمن اور تم پر بھار کر یہ مشین اس انداز میں لھیز پر رکھو کہ اس کی سکرین میدم کی طرف رہے۔" جو گندر

نے خصوصی نیچے لگائے ہوئے تھے۔ مخصوص ساخت کے اہل کا پہر بھی یہاں موجود تھے۔ یہ اہل کا پہر کسی بھی ہامارا سٹی پر بھی آسانی سے اڑ سکتے تھے اور پھر فناہ میں بلند ہو سکتے تھے۔ اُنہیں سینڈ فلاپی اہل کا پہر کہا جاتا تھا کیونکہ صرف اتنے اور فناہ میں بلند ہونے تک ہی ان کی کارکردگی محدود نہیں تھی بلکہ یہ رہتے پر کسی بھی پکے سے انداز میں بھی چلانے جاسکتے تھے اور ان کی رفتار بھی خاصی ہوئی تھی۔ یہ نگاتان خاصاً ہڑا تھا اور یہاں چار بڑے بڑے رہتے کے ہم رنگ نیچے لگائے گے تھے۔ ان میں سے ایک نیچے میں شاتری ایک فولڈنگ بیز پر بیٹھی ہوئی تھی۔ یہ خیر ایک لحاظ سے ہینڈ کوارٹر کی حیثیت رکھتا تھا جبکہ باقی تینوں میں سے ایک میں چار لاکیاں رو رہی تھیں جن کی سربراہ دیپنی ہائی لڑکی تھی۔ یہ چاروں لاکیاں کیاٹو سیکھن سے واحد برذہ میں شامل ہوئی تھیں جبکہ باقی دو تینوں میں واحد برذہ کے مرد مہربز تھے جن کا لینڈر جو گندر تھا جو شاتری کا نمبر تو بھی تھا۔

شاتری اپنے نیچے میں کری پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے ساتھ مستطیل ھقل کی مشین موجود تھی جس کی سکرین پر ایک پہاڑی نظر آ رہی تھیں یہ پہاڑی نیچے اٹھنے لفٹ رہتے کے طوفان میں چھپی ہوئی تھی جبکہ اور والا حصہ ساکت تھا۔ شاتری خاموش بیٹھی اس سکرین کو دیکھ رکھتی تھی۔ اس ستم کا ایریل اس نگاتان کے سب سے اوپر نیچے درخت پر لگایا گیا تھا تاکہ یہاں سے وہ پہاڑی اور ارد

انداز میں وہاں پہنچیں تو ہمیں زر اسکھر پر اطلاع دے سکتیں۔ اس طرح ہم چاروں طرف سے ہوشیار رہیں گے اور فوری ڈینپس بھی کر سکتی گے۔ شاتری نے کہا۔
”لیں میدم۔ یہ انتظامات بھی تجیک رہیں گے۔“ جو گندر نے کہا اور شیئے سے بہر ٹکل گیا تو شاتری نے ایک ٹولیں سانس پیدا۔ اسی لئے ایک سائیڈ ہو گیا موجود تھاں پر پڑے ہوئے خصوصی زر اسکھر سے سینی کی آواز حاتمی دی تو شاتری چوک کر پڑی۔ اس نے ہاتھ پڑھا کہ زر اسکھر کا ہن آن کر دیا۔

”بھو۔ بھلو۔ رام لال کا ٹکل میدم۔ اور۔“ دوسرا طرف سے اس کے ہینڈ کوارٹر انچارج رام لال کی آواز سنائی دی۔
”لیں۔ شاتری بول رہی ہوں۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کی ہے۔ اور۔“ شاتری نے کہا۔

”میدم۔ آپ کے حکم پر میں نے پاکیشیا میں عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہارے میں معلومات حاصل کرنے کے انتظامات کے تھے۔ انہی انہی اطلاع میں ہے کہ عمران دو صورتوں اور تنی صورتوں سیست اسکرپٹ پورٹ پہنچا اور پھر یہ سب ٹکل گریٹ لینڈ کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ اور۔“ رام لال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا وہ حاصل صورتوں میں تھے۔ اور۔“ شاتری نے پوچھا۔
”مران تو اہل محل میں تھا۔ اس کے ساتھیوں کو ہم جانتے

نے آنے والوں کو باقاعدہ ہدایات دیتے ہوئے کہا اور پھر اس انداز میں مشین رکھ کر وہ دونوں نیچے سے باہر چلے گئے تو جو گندر نے مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا اور پھر مشین کی سکرین ایک جھماکے سے روشن ہو گئی اور اس پر تمدن خانے نظر آنے لگ گئے۔
”ہر خانے میں ایک نگہستان نظر آ رہا تھا۔“

”مگر۔ تم نے واقعی بھترن انداز میں تمام انتظامات کے ہیں لیکن کیا یہ ضروری ہے کہ پاکیشیا سکرٹ سروس دھارہ سے یہ پہاڑی کی طرف آئے گی۔“ شاتری نے کہا۔

”میدم اور کسی بھی طرف سے وہ حرماء میں داخل نہیں ہو سکتے سوائے ہیلی کاپڑے کے اور ہیلی کاپڑے کو غضا میں یہی ٹباہ کرنے کے انتظامات بھی حمل کر لئے گئے ہیں اور جہاں تک ان کی سوچ کا تعلق ہے وہ لازماً اسی نگہستان سے یہ آگے بڑھنے کی کوشش کریں گے۔“ جو گندر نے کہا۔

”لیکن اس نگہستان سے آگے وہ پہاڑی ٹکل کیسے جائیں گے۔“ آگے بھی تو ہر وقت ہو قانٹے رہتے ہیں۔“ سختی نے کہا۔
”یہ سوچنا ان کا کام ہے میدم۔ ہمارا لکن۔“ جو گندر نے جواب دیا۔

”ہونہب تھیک ہے۔ بہر حال ہمیں ہر طرف سے مختار رہنا چاہئے۔ تم ایسا کرو کہ اپنے تمدن افراد کو احمد گر، کوم اور او گیر شہروں میں پہنچو دو۔ وہ وہاں سرحد کے قریب رہیں اور اگر یہ لوگ کسی بھی

میں اس لئے کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ البتہ اس کے ساتھ ایک سوچ
ہوا عورت بھی تھی۔ باقی لوگ مقامی تھے۔ اور“..... رام لال نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

”عمرت یہند کب پہنچیں گے وہ۔ اور“..... شاتری نے
پہنچا۔

”وہ تو یہاں پہنچ بھی گئے ہوں گے۔ اور“..... رام لال نے
جواب دیا۔ ”جھینیں کب یہ اطلاع ملی ہے۔ اور“..... شاتری نے اس پار
غصیلے لہجے میں کہا۔

”بھی اطلاع ملی ہے میدم۔ میں نے پاکیشی سے اطلاع دیتے
والے سے تاخیر کی وجہ پوچھی تو اس نے بتایا کہ اس کا جو آدمی
ایک پورٹ پرچا اس کا واپسی پر ایکیڈٹ ہو گیا اور اسے ہپٹال سن
دوسرے روز ہوش آیا تو اس نے ہپٹال سے ہی اسے اطلاع دی
اور وہ فوراً یہ اطلاع یہاں دے رہا ہے۔ اور“..... رام لال نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ۔ لمحک ہے۔ کیا اس قیامت کی تصدیقات مل سکتی ہیں۔

”اوور“..... شاتری نے کہا۔

”خوبی میدم۔ فرمی تو نہیں مل سکتیں۔ کافی دریگ جائے گی۔

”اوور“..... رام لال نے کہا۔ ”جیک ہے۔ اگر وہ یہاں آئے تو ہم خود ہی ان سے نہ

لیں گے۔ اور ایڈھ آں“..... شاتری نے کہا اور ڈرامہ آف کر
دیا۔ اسی لئے جو گندر اندر دھنی ہوا تو شاتری نے اسے کال کی
تفصیل بتا دی۔

”یہ عمران لا محال گھرست یہند سے میک اپ کر کے یہاں پہنچے
گا۔ اس نے داشتہ ہمارہ راست کافرستان کا سفر نہیں کیا“..... جو گندر
نے کہا۔

”کھڑا تو خیال ہے کہ اسے کسی صورت یہاں کے بارے میں
معلوم نہیں ہو سکا۔ وہ کرشماں میں ہی کام کرتا رہے گا“.....
شاتری نے کہا۔

”میں نے اس کے بارے میں بہت کہانیاں سن رکھی ہیں
میدم۔ یہ دنیا کا شاطر ترین انسان ہے۔ وہ شیطانی دماغ کا مالک
ہے اس لئے اس کی طرف سے کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ بھیں ہر تم
کے اقدامات کے لئے ہر لئے تیار رہنا چاہئے۔“..... جو گندر نے کہا۔
”کاش یہ یہاں آئی جائے تاکہ اسے بھی معلوم ہو سکے کہ
ذہانت صرف اسی کے پاس نہیں ہے۔“..... چند لمحے خاموش رہنے
کے بعد شاتری نے کہا۔

”وہ آئے گا میدم۔ کسی نہ کسی طرف سے ضرور آئے گا۔“.....
جو گندر نے جو ساتھ ہی ایک کری پر بینہ چکا تھا یہ سچی لہجے میں
کہا۔

”کسی نہ کسی طرف سے کیا مطلب۔ زیادہ سے زیادہ وہ اسی

راتے سے ہی اندر آ کر گا ہے۔ میرا مطلب ہے دھارو اور نگرانوں کے راستے درنے والی ہر طرف تو خوفناک طوفان موجود ہیں اور اگر وہ بیل کا پھر پر آ جائے تو یہی ہی فضائی فتح کر دیا جائے گا۔۔۔ شاتری نے کہا۔

”اس کے حقیقی مشہور ہے میدم کہ وہ ایسا راست متعجب کرتا ہے جسے دوسرے ہالکن سمجھتے ہوں اس لئے مجھے یقین ہے کہ وہ دھارو سے ہٹ کر کسی بھی دوسرے راستے سے صحرائیں داخل ہونے کی کوشش کرے گا۔ طوفان سے بچنے کے لئے وہ کیا کرتا ہے یہ اس کے آنے پر ہی معلوم ہو گا۔ ویسے میں نے ہر طرف آدمی پہنچا دیئے ہیں اس لئے جس طرف سے بھی یہ لوگ داخل ہوں گے ہمیں اطلاع مل جائے گی“۔۔۔ جو گنڈر نے کہا۔

”نمیک ہے۔ اب سوائے لٹھاڑ کرنے کے اور ہم کو ہی کیا کئے چیز“۔۔۔ شاتری نے ایک خوبی سانس لیتے ہوئے کہا تو جو گنڈر نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا۔

کافرستان کے صدر اپنے مخصوص آفس میں موجود تھے کہ سامنے رکھے ہوئے اختر کام کی محنتی نئی اٹھی تو انہوں نے ہاتھ پر دھار ریسرو ٹھالیا۔

”لیں“۔۔۔ صدر نے اپنے مخصوص لیچے میں کہا۔

”تو یہ سلامتی کے شیر رام داس خاکر ملاقات چاہتے ہیں جناب“۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

”نمیک ہے۔ انہیں بکھل بیٹھ روم میں بھجو دیں“۔۔۔ صدر نے کہا اور ریسرو رکھ کر انہوں نے سامنے موجود فائل بند کر کے اسے میز کی دراز میں رکھا اور پھر دراز کو تالا لگا کر انہوں نے سامنے دھار پر موجود کاک کی طرف دیکھا۔ انہیں معلوم تھا کہ خاکر زیادہ سے زیادہ دو منٹ کے اندر بکھل روم میں بچنی جائے گا لیکن اس کے باوجود جب تک دو منٹ مزید نہ گزر گئے وہ کری سے نہ اٹھے

ادھر اور کیوں بھجوایا جا رہا ہے۔ پہلے انہیں کہناں بھجوایا گیا پھر دہاں سے دارنگل حمرا اور پھر دہاں سے رونگٹر۔ جس پر انہیں کہا گیا کہ یہ سب کچھ ان کی حفاظت کے لئے کیا جا رہا ہے کیونکہ پاکیشائی ایجٹ ان کے چیزوں کے ہوئے ہیں جس پر وہ خاموش ہو گئے۔..... رام داس خاکر نے مودبہان انداز میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”جسیں بھی دارنگل سے رضا گرفت کیا گیا تو کیا داں
برڈاں وہاں پہنچ کیتی یا نہیں۔“..... صدر نے پوچھا۔

”کس جواب۔ تم نے خاص طور پر اس بات کا خیال رکھا
تھا۔“..... رام داس خاکر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”آپ کے ساتھ کتنے آدمیوں نے اس مش پر کام کیا
ہے۔“..... صدر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

”چھ افراد تھے سر اور آپ کے پلان کے مطابق تمام کام عمل
کر دیا گیا ہے۔“..... رام داس خاکر نے کہا۔

”کسی کو کوئی شک تو نہیں پڑا۔“..... صدر نے ہوت چباتے
ہوئے پوچھا۔

”نیلی کا پتہ میں ایک خرابی میں نے خود کر دی گئی تھی کہ وہ ایک
پھاڑی سے گمرا کر چاہ ہو گیا اور اس میں موجود سب کے سب ہلاک
ہو گئے ہیں اور اس بات کی تصدیق بھی ہو چکی ہے جواب۔“..... رام
Das خاکر نے کہا۔

کیونکہ یہ ان کے منصب کی شان تھی کہ ملائی کو کچھ دیر انتظار
ضرور کرایا جائے۔ تقریباً پدرہ مت بعد وہ اٹھے اور ٹھیٹان پھرے
انداز میں اپنے آفس کے داخلہ درم میں داخل ہوئے تو کری پر
بڑھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد وہ چھٹی درم میں داخل ہوئے تو کری پر
بیٹھا ہوا چھوٹے قد تین بھاری جسم کا آؤں ایک چیکے سے اٹھا اور
اس نے دلوں ہاتھ جوڑ دیئے۔ صدر نے بھی اپنے دلوں ہاتھ
جوڑے اور پھر صدر اپنی مخصوص کری پر بیٹھے گئے اور اس کے ساتھ
ہی انہوں نے رام داس خاکر کو بھی ایک کری پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔
رام داس خاکر مودبہان انداز میں کری پر بیٹھ گیا۔ صدر نے میز کے
کنارے پر موجود ہٹ پریس کرنے شروع کر دیئے تو کمرے کے
دروازوں اور کھڑکیوں پر کسی مخصوص دعات کی چادریں سی گر جنیں
اور کمرے کی چھت کے درمیان میں سرخ رنگ کا بلب جل اٹھا۔

”اب کھل کر بات ہو سکتی ہے۔ کیا رپورٹ ہے۔“..... صدر نے
ایک طویل سائز لیتے ہوئے کہا۔

”دلوں سائز دلوں کو ان کے معاونین سمت پڑھا گر کی
لیبارڑی میں پہنچا دیا گیا ہے جتاب۔ میں وہیں سے داہم آ رہا
ہوں۔“..... رام داس خاکر نے کہا۔

”انہوں نے کوئی احتجاج یا اور اپنے تو نہیں کیا۔“..... صدر نے
مکراتے ہوئے کہا۔

”پاکیشائی سائز وان نے کہا تھا کہ آخر انہیں اس انداز میں

ساتھ ایک چھوٹا سا ایریل بھی لگا ہوا تھا۔ انہوں نے اس کا ایک بھن پر لیں کیا تو فون کے کی پیٹ کے اوپر ایک سرخ رنگ کا نقطہ جل اگھا۔ اس کے جلنے کا مطلب تھا کہ اس کا روزی لیں فون کا رابط خصوصی کافرستان سیکلائر کی خصوصی مشینزی سے ہو گیا ہے اور اب وہ اس فون کے ذمہ پر کافرستان میں جہاں چاہیں کال کر سکتے تھے لیکن نہیں ان کی کال پیپ ہو سکتی تھی اور نہیں اس کا مانند پیپ کیا جا سکتا تھا۔ انہوں نے رسیدر اخھیا اور بیزی سے نمبر پر لیں کرنے کا شروع کر دیئے۔

”لیں۔ رادھا بول رہی ہوں۔“..... رابطہ ہونے پر ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

”نمبر ون بول رہا ہوں۔“..... صدر نے کہا۔
”لیں سر۔ حکم سر۔“..... دوسری طرف سے انتہائی مودوبانہ لیجے میں کہا گیا۔

”پھر ریکٹ کو کاشن دے دو کرنی کی اب ہر یہ ضرورت نہیں رہی۔“..... صدر نے کہا۔
”لیں سر۔“..... دوسری طرف سے اسی طرح انتہائی مودوبانہ لیجے میں کہا گیا۔

”محظے روپرٹ فوراً ملٹی چاہے۔“..... صدر نے کہا۔
”لیں سر۔ حکم کی قبیل ہو گی سر۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو صدر نے رسیدر رکھ کر فون کا بھن آف کر دیا۔ اس کے ساتھ تھی کی

”ہمگذ۔ ویری گذ۔ آپ نے واقعی کافرستان کے لئے بھرپور کام کیا ہے۔ آپ کو اس کا بھاری انعام تھے گا۔ میں پرائم نسٹر صاحب سے بات کر کے آپ کے لئے جلد ہی بھاری انعام جو یہ کروں گا۔“..... صدر نے کہا تو رام داس خاکر کا چہرہ بے اختیار کھل اگھا۔

”یہ آپ کی سہراوی ہو گی جناب۔ میں تو بہر حال خادم ہوں۔“..... رام داس خاکر نے دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

”اب آپ آفس جائیں گے۔“..... صدر نے پوچھا۔
”لیں سر۔“..... رام داس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”اوکے۔ آپ جا سکتے ہیں۔“..... صدر نے کہا تو رام داس خاکر اخھا اور اس نے دونوں ہاتھ جوڑ کر ایک بار پھر سلام کیا اور دروازے کی طرف پڑھ گیا جبکہ صدر نے میر کے کنارے پر ہموروں میں دوبارہ پر لیں کر دیئے جس سے دروازوں پر آ جائے والی خصوصی دعات کی چادریں اٹھ کر چھٹ میں غائب ہو گئیں اور کرے کی چھٹ کے درمیان جلا ہوا سرخ بلب میں آف ہو گیا۔ رام داس خاکر کے باہر چلتے جانے کے بعد صدر صاحب ایک طویل سانس لیتے ہوئے اٹھے اور خصوصی دروازے سے نکل کر راہداری میں چلتے ہوئے اپنے خصوصی آفس میں بیٹھ گئے۔ کرسی پر بیٹھ کر انہوں نے پیری دعا کا تالا کھول کر اس میں سے ایک چھوٹا سا سرخ رنگ کا فون سیٹ کھلا۔ یہ کارڈ لیں فون تھا۔ اس کے

تھی کیونکہ ایک لحاظ سے انہوں نے صرف اپنے ملک کے لوگوں پرکے پرائم نسٹر کو بھی اصل معاملے کی ہوئی تھی تو دی جی بلکہ انہیں یقین تھا کہ اب پاکیستانی اجٹھ بھی ہتنا بھی زور کا لیں انہیں کسی صورت بھی معلوم نہ ہو سکے گا کہ پرائم دعات اور پاکیستانی سفاس وان کہاں ہے۔ انہوں نے یہ سب سیٹ اپ بہت سوچ بھجو کر کیا تھا۔ کرٹشیاں سے سائنس و انوں اور پرائم دعات کو ہدفگل پہنچانے کا پلان پرائم نسٹر نے بنایا تھا۔ ان کا حصہ خیال تھا کہ پاکیستانی سکرتسریوں لاکھ کوشش کر لے وہ بہر حال وارنگل میں لہذا کے بغیر موجود یہاڑی تک کسی صورت نہیں پہنچ سکتی تھیں مگر ان طویل عرصے سے پاکیستانی سکرتسریوں کا تحریر تھا۔ انہیں معلوم تھا کہ ان ایکٹوں کو بہر حال اصل صورت حال معلوم ہو جائے گی پس وہ کسی نہ کسی طرح اس پہاڑی تک پہنچ جائیں گے جبکہ اس دعات کو ایکٹوں میں تبدیل کرنے کا کام بختوں میں نہیں بلکہ بختوں میں عمل ہونا تھا۔ اس کے بعد یہ میں الادرا عظیمی میزائلوں کی طرح کے تحریرات کے جا سکتے ہیں اس لئے انہوں نے اپنے طور پر یہ پلان بنایا تھا اور قوی سلامتی کے شیر رام داس خاکر کو انہوں رسور اخیا اور یکے بعد دیگرے دو نمبر پر لمحہ کر دیئے۔

پہنچ کے اوپر موجود جلتا ہوا سرخ رنگ کا چھوٹا سا بلب بھجو گیا۔ صدر نے فون اٹھا کر داہیں میز کی دراز میں رکھ دیا اور پھر درمرے فون کا رسیور اٹھا کر انہوں نے اس کے نمبر پر لمحہ کرنے شروع کر دیئے۔ ”کرٹ سخاکر بول رہا ہوں“..... دوسری طرف سے ایک بھارتی سی آواز سنائی دی۔

”پرینیٹ فرام دس سائینڈ“..... صدر نے بھارتی لمحہ میں کہا۔

”لیں سر۔ حکم سر“..... دوسری طرف سے بولنے والے نے اپنائی منٹانی ہوئی آواز میں جواب دیا۔

”کرٹ سخاکر۔ رچا گھر میں تمہاری ڈیوٹی کا وقت آ گیا ہے۔ تم وہاں پہنچ جاؤ اور سب کچھ دیئے ہی ایڈ جست کرو جیسے میں نے کہا تھا“..... صدر نے کہا۔

”لیں سر۔ حکم کی فوری تحلیل ہو گی سر“..... دوسری طرف سے اپنی طرح منٹانے ہوئے لمحہ میں کہا گیا۔

”اوکے“..... صدر نے کہا اور رسیور رکھ کر انہوں نے ایکٹوں کا رسور اخیا اور یکے بعد دیگرے دو نمبر پر لمحہ کر دیئے۔

”لیں سر“..... دوسری طرف سے ان کے مٹری سکرڑی کی موہبان آواز سنائی دی۔

”سکرتسریوں کے چھوٹے سے میری بات کرائیں“..... صدر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ ان کے چھوٹے سے قاتھان چمک ابھر آئی

حکم بھی دے دیا تھا جس پر رام داس خاکر نے ان چھ افراد کی
ہلاکت کی روپرث بھی دے دی تھی لیکن رام داس خاکر کو یہ معلوم
نہیں تھا کہ صدر صاحب اپنے کوٹل گارڈ کے چیف کو پہلے ہی حکم
دے پچھے تھے کہ وہ کاشن ملتے ہی رام داس خاکر کو فوری طور پر
شوت کر دے اور انہیں یقین تھا کہ اس پر عمل ہو جائے گا۔ اس
طرح پورے کافرستان میں صرف صدر صاحب کو اس بات کا علم تھا
کہ میکانم دھات اور ساتھیں داں کھاں ہیں۔

کریل سخاکر اور ان کی کمپنی کو عام اندھاڑ میں رچنا گھر میں
تعینات کر دیا تھا لیکن اسے کہہ دیا گیا تھا کہ جب تک اسے صدر
صاحب حکم نہ دیں اس وقت تک اس نے وہاں چارچ ٹھکن سنجانا
تھا اور کریل سخاکر کو پرینیزنس ہاؤس میں کال کر کے صدر صاحب
نے ذاتی طور پر وہاں موجود کافرستانی خیبر لیہاری کے ہارے میں
بیٹا دیا تھا لیکن ساتھ ہی اسے یہ بھی بتا دیا گیا تھا کہ یہ لیہاری خالی
ہے۔ ابھی اس میں کام شروع نہیں ہو سکا اس نے اس نے صرف
اس کی حفاظت کرنی ہے تاکہ اس بند لیہاری کی اچھائی تھی میشیری
محفوظ رہ سکے۔ اسے یہ نہیں بتایا گیا تھا کہ وہاں کام ہو رہا ہے۔
ویسے صدر نے وہاں ایسے انتظام بدلے ہی کر دیئے تھے کہ وہاں
کام کرنے والوں کو کمی ماہ تک کسی چیز کو باہر سے منگوانے کی
 ضرورت نہیں نہ پڑے۔ اس کے باوجود ذاکر میشیری کو بریف کر دیا
گیا تھا کہ انہیں کسی لسکی چیز کی اشد ضرورت ہو تو براہ راست

صدر سے بطور ذاکر ایم بات کریں گے اس لئے اب صدر صاحب
پھری طرح مطمئن تھے کہ اس بار پاکیشیانی ایجنت کامیابی حاصل نہ
کر سکیں گے۔ وہ بیٹھے ہی سب کچھ سون رہے تھے کہ فون کی تھی
تھی انہی تو صدر صاحب نے ہاتھ پر ہدا کر رسمیور اخالیا۔

"لیں"..... صدر نے خصوصیہ میں کہا۔
"جتاب شاگل اسکی ہیں جتاب"..... دوسری طرف سے ان
کے طوری سکریٹری کی مدد باند آواز سنائی دی۔

"لیں"..... صدر نے چند لمحے رک کر کہا۔
"شاگل بول رہا ہوں جتاب"..... دوسری طرف سے شاگل کی
معنویات آواز سنائی دی۔

"چیف شاگل۔ آپ اپنے ہیئت کوارٹر میں ہیں"..... صدر نے تیز
لپجھے میں کہا۔

"لیں سر"..... دوسری طرف سے قدرتے جبرت بھرے لپجھے
لپجھے کیا ہے اس سوال کی وجہ تسلیم سمجھنے آئی ہو۔

"بجھے آپ کو حکم دیا گیا تھا کہ آپ گرخاس میں رہیں تاکہ
پاکیشیانی ایجنتوں کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ وہاں مشن مکمل نہیں ہو
سکے۔"..... صدر نے انتہائی غصیدے لپجھے میں کہا۔

"سر۔ میرا پورا سیکشن وہاں پہنچ چکا ہے اور ہم نے وہاں باقاعدہ
کام شروع کر دیا ہے۔"..... شاگل نے جواب دیا۔

"نہیں۔ آپ کی وہاں موجودگی ضروری ہے۔ لاکالہ پاکیشیانی

ہے اور اس کے اصل فیکل میں جانے کا مطلب ہے کہ اسے اصل بات کا علم ہو چکا ہے اور اس نے وہ نتائجیں ذائق دیا ہے جو کہ ہمیں روپورث میں جائے کہ وہ کافرستان کی بجائے گریٹ لینڈ چلا گیا ہے اور ہم مطلقاً ہو چاہیں گے۔ چونکہ اس کے بارے میں سب سے زیادہ تجویز ہے اس لئے میں نے روپورث ملٹی گریٹ لینڈ میں ایک گروپ کو اولٹ کر دیا اور اس گروپ نے روپورث دی ہے کہ عمران وہاں ایک رہائشی کوئی میں موجود ہے لیکن اس نے گریٹ لینڈ سے صالحیہ جانے کے لئے طارہ پارڑ کر لایا ہے۔ شاگل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیوں۔ وہ وہاں کیوں جا رہا ہے؟" صدر صاحب اب واقعی حیران ہو گئے تھے۔

"جناب۔ اگر آپ نقش ملاحظہ فرمائیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ صالحیہ بھیرہ عرب کا سائلی ملک ہے اور بھیرہ عرب کے ایک کنارے پر صالحیہ اور دوسرے کنارے پر کافرستان ہے اور راشٹر صوبہ بھی بھیرہ عرب کی طرف ہے۔ اس لئے لاہوار عمران اپنے ساتھیوں سمیت صالحیہ سے بھری جہاز کے ذریعے کافرستان کی مشورہ بذرگاہ گاہی پہنچ گا اور گاہی بہرحال صوبہ راشٹر کی بذرگاہ ہے۔ اس طرح وہ سب کی آنکھوں میں دھوک جھوک کر دارالملک پہنچ جائے گا جہاں مشن پر کام ہو رہا ہے۔" شاگل نے کہا تو صدر بے اختیار سکرا دیے۔

اجنبیت آپ کے بارے میں معلوم کریں گے اور جب انہیں معلوم ہوا کہ آپ پاکیشی انجینئرنگ کو معلوم ہو چکا ہے کہ کرشناس کو ذا جنگ کے لئے استھان کیا جا رہا ہے۔" صدر نے انتہائی خوبصورت بیجے میں کہا۔

"جناب۔ پاکیشی انجینئرنگ کو معلوم ہو چکا ہے کہ کرشناس میں مشن مکمل نہیں ہو رہا۔"..... دوسری طرف سے شاگل نے کہا تو صدر صاحب بے اختیار چڑک پڑے۔

"آپ کو کیسے معلوم ہوا؟"..... صدر نے تدریسے جوت بھرے بیجے میں کہا۔

"جناب۔ میرے آدی پاکیشیا میں عمران کی محفلی کو رجسٹر ہیں۔ انہوں نے روپورث دی ہے کہ عمران اپنے چھ ساتھیوں سمیت پاکیشیا سے گریٹ لینڈ چلا گیا ہے اور عمران اپنی اصل فیکل میں جائے گا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ کرشناس نہیں آرہا۔" شاگل نے جواب دیا۔

"کیا مطلب۔ یہ کیسے ثابت ہو سکتا۔" صدر نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ اس شیطان عمران کے خلاف کام کرتے ہوئے اب اس کے زبان کو تم بھی سمجھنے لگ گے گے ہیں۔ اگر عمران نے کرشنا ۲۱ ہوتا تو وہ گریٹ لینڈ کی بجائے لاہوارہ ناپال کا رخ کر ج اور ناپال سے کرشناس پہنچ جاتا گیں وہ ناپال کی بجائے گریٹ لینڈ"

"آپ کو کیسے یہ معلوم ہوا کہ منش وارنگل میں کامل ہو رہا ہے"..... صدر نے پوچھا۔
"جواب۔ سیکرٹ سروس سے کوئی خبر چھپی نہیں رہ سکتی۔" شاگل نے بڑے فخر اور بچہ میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آپ کی ذہانت کی میں داد دینا ہوں۔ آپ نے درست اندازہ لگایا ہے تھیں یہ عمران چاہئے کتنا ہی ذہین کیوں نہ ہو تھیں کافرستانیوں سے زیادہ ذہین تھیں ہو سکتا۔ میں نے آپ کو اس لئے کریم اس خپچے کا حکم دیا تھا کہ اس طرح وہ بھی وہاں بھی جاتا اور وہاں آسانی سے اس کا خاتمہ کیا جا سکتا تھا۔ اب بھی آپ خود وہاں بھیجیں۔ منش کی فکر چورڈ دیں۔ یقیناً آپ کے وہاں بھیخپچے کی خبر چھپے ہی عمران کوئی وہ دہیں آجائے گا۔"..... صدر نے کہا۔
"لیں سر۔ چھپے آپ کا حکم ہوسر"..... شاگل نے کہا۔

"اث از مالی فائل آرڈر اور اب جب تک میں حکم نہ دوں آپ نے وہاں سے واپس نہیں آئے۔"..... صدر نے انجینئری چھکھاند لجھے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے رسیدرو کو دید۔

"اب مارتا رہنے لگدیں عمران"..... صدر نے بڑھاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے میرزا ہاؤ مکول کر ایک فائل نکالی اور اسے سامنے رکھ کر پڑھنے لگ۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت گردت لینڈ کی ایک رہائشی کوٹھی میں موجود تھا۔ وہ پاکیشیا سے اپنے اہل چہروں میں بیہاں پہنچتے تھے۔ عمران کے ساتھ جولیا، صالح، صدر، توبیر اور کیپشن ٹکلیں تھے اور بیہاں خپچے کے بعد عمران اکیلا کہیں چلا گیا تھا۔ اسے گئے ہوئے تقریباً چار گھنٹے ہو چکے تھے۔ عمران کے ساتھی بڑے ہال نہ مانگ روم میں بیٹھے آپس میں ہاتھی کر رہے تھے۔

"اس پار عمران صاحب کا ذہن میری سمجھ میں نہیں آیا۔" اچاک کیپشن ٹکلیں نے کہا تو سب چونک پڑے۔

"کیا مطلب"..... جولیا نے حیرت بھرے لجھے میں پوچھا۔

"عمران صاحب اہل چہرے میں پاکیشیا سے گردت لینڈ پہنچ چکا۔ ہو سکتا ہے کہ پاکیشیا میں ان کی مگردنی ہو رہی ہو تھیں کافرستان کے لیجٹ بیہاں بھی تو موجود ہوں گے۔ ظاہر ہے

وہ یہاں بھی ہماری گھرانی کریں گے۔ اگر ہم یہاں سے کافرستان جائیں گے تو لامال ہمارے وہاں تکنیکی اطلاع پہلے پہنچ جائے گی۔۔۔ کیپشن ٹکلیں نے جواب دیا۔

"ہم بھری راستے سے خارشی سے کافرستان پہنچ سکتے ہیں میں یہ شخص ہر معاملے کو ڈرامہ بنانے کا شوقمن ہے"۔۔۔ تھویر نے منہاتے ہوئے کہا۔

" عمران بہت آگے کی بات سوچتا ہے۔ اس نے لامال کوئی آگے کی بات سوچ رکھی ہو گی جو کیپشن ٹکلیں کہہ رہا ہے اور جو کچھ تم کہہ رہے ہوں اس کا علم عمران کو بھی ہو گا"۔۔۔ جولیا نے منہاتے ہوئے کہا تو سوائے تھویر کے سب بے اختیار سکرا دیئے۔

"تم اسے ٹھنڈ کہہ رہی ہو جسکے میرے نزدیک وہ احمد ہے۔ وہاں تیزی سے کام ہو رہا ہو گا اور یہ یہاں دھکے کھاتا پھر جلوہ ہے"۔۔۔ تھویر نے اور زیادہ غصیلے لمحے میں کہا۔

"تھویر کی بات درست ہے۔ اس بار عمران صاحب نے خواہ نکواہ لیا پچکر کاڑا ہے"۔۔۔ صاحب نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دور سے کار کے ہاتھ لی آواز سنائی دی تو سب چوک ک پڑے۔ صدر انہ کر تیزی سے ہیر دینی دروازے کی طرف بڑا ہ گیا۔ تھویری دب بخ عمران اور صدر دنوں ایک ساتھ سٹنک روم میں داخل ہوئے۔

"تھویر کا گمراہ ہوا چھوڑتا رہا ہے کہ وہ حسب معمول شدید غصے

میں ہے اور لامال اسے یہ غصہ مجھ پر آ رہا ہوا ہے"۔۔۔ عمران نے سلام کرنے کے بعد کری پر بیٹھ کر سکر دھے ہوئے کہا۔

"تم جو خواہ نکواہ چوداہوں کی طرح ادھر ادھر دوڑ رہے ہو مش دہاں تیزی سے مکمل ہو رہا ہے اور میہاں احتقون کی طرح حصہ اخماعے پہنچے ہوئے ہیں"۔۔۔ تھویر نے غصیلے لمحے میں کہا۔

"مشن کیاں بھکیں ہو رہا ہے"۔۔۔ عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

"کافرستان میں اور کہاں ہو رہا ہے"۔۔۔ تھویر نے جملائے ہوئے لمحے میں کہا۔

"کافرستان تو بہت بڑا اور وسیع ملک ہے جبکہ مشن تو ایک چھوٹی سی لیہاڑی میں مکمل ہو سکتا ہے"۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"یہ معلوم کرنا تمہارا کام ہے۔ ہمارا نہیں"۔۔۔ تھویر نے منہاتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ کیا ابھی تک نارک فنکن نہیں ہو سکا"۔۔۔ صدر نے جھرت ہجرے لمحے میں کہا۔

"فنکن تو ہے لیکن میری چھٹی حسنجانے کیوں مسلسل الارم بجا رہی ہے"۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"کیا ہوا ہے مکمل کر پڑا"۔۔۔ جولیا نے غصیلے لمحے میں کہا۔

"ہوا یہ ہے کہ پہلے پاکیستانی سائنس و ان ڈائٹریجیڈ کو اس دعات میگا فلم سیت ناپال کے مرصدی پہاڑی علاقے کرٹشاس میں

ہے لیکن پھر اصل بات کا علم کیسے ہو گا۔۔۔ جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اس اصل بات کو معلوم کرنے کے لئے تو میں یہاں آیا ہوں اور اصل محل میں آیا ہوں"۔۔۔ عمران نے سخراحتے ہوئے کہا۔

"اس سے کیسے اصل بات کا علم ہو سکے گا"۔۔۔ جولیا نے حرمت بھرے لیجھ میں پوچھا۔

"یہاں کام ساتھی الجھت موجود ہیں اس لئے یہاں آنے سے پہلے ہم نے یہاں کے چند افراد کو ان کافرستانی الجھٹوں کی چیلگن پور کا دعا تقدیم کیا تھا۔۔۔ جیسے اصل محل میں دیکھنے کے بعد وہ لا محال کافرستان کی اطلاع دیں گے اور اس کا جو روپیں وہاں ہو گا اس روپیں سے اصل بات سامنے آجائے گی۔۔۔ اگر انہوں نے دارالقلیل میں اپنی قوت میں مزید اضافہ کیا تو پھر یہی سمجھا جائے گا کہ اصل مش ودارالقلیل میں ہے اور اگر انہوں نے وہاں وہی سیست اپ رکھا تو پھر یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ وہاں کام نہیں ہو رہا"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"وہاں سے کیسے اطلاع آئے گی"۔۔۔ جولیا نے پوچھا۔

"نازران کے آدمی وہاں پہنچ پکے ہیں اور وہ اطلاع دیں گے"۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"اور جب تک اطلاع یہاں پہنچے گی اور پھر ہم وہاں پہنچیں گے اس وقت تک کام مکمل بھی ہو چکا ہو گا"۔۔۔ تنویر نے من بناتے ہوئے کہا۔

بیچا گیا۔ وہاں جنگلات میں ایک لمبائی موجود ہے۔۔۔ پھر یہ بات سامنے آئی کہ کافرستانی حکام نے ڈاچ دینے کے لئے وہاں سے خاموشی سے پاکیشیانی سائنس دان اور میکنیم دھات کو کھال کر راٹھر صوبے میں ایک طلاقانی صحراء دارالقلیل کے اندر ایک پہاڑی کے نیچے ہی ہوئی لمبائی میں بھجو دیا ہے اور وہاں کافرستان کی تی ایجنسی دامت برڈز کو تینات کیا گیا ہے جبکہ ایک اطلاع کے مطابق شاگر کو کرشاس بھجوایا گیا ہے اور اس اطلاع پر میری چھٹی حس نے آلام بھانا شروع کر دیا ہے کہ ہمارے ساتھ کوئی محیل کھیلا جا رہا ہے"۔۔۔ عمران نے اس بار سمجھیدہ لیجھ میں کہا۔

"کیوں۔۔۔ میری سمجھ میں تو کوئی وجہ نہیں آئی"۔۔۔ جولیا نے حرمت بھرے لیجھ میں کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ کافرستانی حکام ہمیں ڈاچ دینا چاہتے ہیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ڈاچ تو وہ واقعی دے رہے ہیں لیکن جب ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ اب میں دارالقلیل صوبے میں ہے تو پھر یہ دن میں کیا نقصان پہنچا سکتا ہے"۔۔۔ جولیا نے جواب دیے ہوئے کہا۔

"اس کا یہ مطلب بھی ڈاچ سکتا ہے کہ یہ میں دارالقلیل میں بھی نہ ہو اور وہاں دامت برڈز کو بھجو کر ہمیں ڈاچ دیا جا رہا ہو"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ۔۔۔ تو تم اسی انداز میں سوچ رہے ہو۔۔۔ بات تو تمہاری نیک

" عمران صاحب۔ تھویر کی بات درست ہے۔ آپ ایسا کریں کہ دو گروپ ہائیں۔ ایک گروپ کو کرشاس بھجوادیں اور دوسرے کو وارنگل۔ ان دونوں بھجوؤں میں سے جوں بھی کام ہو رہا ہو دونوں گروپ اسے کو کر لیں گے۔۔۔ کمپنی ٹکلیں نے کہا۔

"کرشاس میں نے ہیگر، جوزف اور جوانا کو بھجوادیا ہے۔ میں خود وارنگل جانا جا۔۔۔ تھا۔۔۔ میرا خیال تھا کہ ہم یہاں سے صالیہ جائیں اور پھر رہتا سے خاموشی سے راشٹر بھی جائیں گے۔۔۔ اب میرا یقین حوالہ ہو گیا ہے۔۔۔ ہو سکا ہے کہ وارنگل بھی ہمارے لئے فریب ہاتھ ہو۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اگر وہاں نارگٹ نہیں ہو گا تو ہم وہاں سے کسی دوسری طرف نکل سکتے ہیں۔۔۔ یہاں بینچ کر ہاتھی کرنے سے تو مشن مکمل نہیں ہو سکتا۔۔۔ تھویر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ہر یہ کوئی بات ہوئی عمران کی جیب سے سیٹی کی آواز سنائی دی تو سب چونکہ پڑے۔

عمران نے کوٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک چوبی ساخت کا چھوڑ سارا سماں ٹھاکل کر اس نے اس کا ہٹن آکن سروپ۔۔۔ سیٹی کی آواز اسی سماں سے آری تھی۔

"یلو۔۔۔ یلو۔۔۔ نازران کاٹ۔۔۔ اور۔۔۔ سارا سماں سے نازران کی آواز سنائی دی۔۔۔

"لیں۔۔۔ علی عمران اندر گئے یہ۔۔۔ اور۔۔۔ عمران نے سمجھدہ لئے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔۔۔

" عمران صاحب۔۔۔ ایک اہم اطلاع میں ہے۔ اور۔۔۔ دوسری طرف سے نازران نے کہا۔

" تسبیح مت باندھو۔۔۔ اصل بات کو اور مختصر۔۔۔ اور۔۔۔ عمران نے انجامی سخت بھجے میں کہا۔

" دوسری سر اہم اطلاع یہ ہے کہ راشٹر کی مشہور بندگاہ گاہی پر گمراہی انجامی سخت کر دی گئی ہے۔۔۔ اور۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔۔۔

" یہ کیا اہم اطلاع ہے۔۔۔ میں سمجھا نہیں۔۔۔ اور۔۔۔ عمران نے تحریث بھرے بھجے میں کہا۔

" اس کا مطلب ہے جہاں کہ آپ کے بارے میں انہیں اطلاع مل چکی ہے کہ آپ گریٹ لینڈ سے صالیہ اور صالیہ سے بھرہ عرب میں کسی بھری جہاز کے ذریعے گاہی پہنچ رہے ہیں۔۔۔ اور۔۔۔ نازران نے جواب دیا۔

" اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔ یہ معمولی ہاتھیں ہیں۔۔۔ اصل بات یہ معلوم کرنی ہے کہ کیا واقعی وارنگل میں میش نکمل کیا جا رہا ہے باہمیں۔۔۔ یا ہمیں ڈاچ دینے کے لئے وہاں ذرا سہ اٹھ کیا جا رہا ہے۔۔۔ اور۔۔۔ اور۔۔۔ عمران نے کہا۔

" یہ بات ابھی تک تو سامنے نہیں آئی جتنا اور تمام تر قبیل اسی وارنگل صحراء پر ہی وی جا رہی ہے۔۔۔ واکٹ برداز وہاں پہنچ چکی ہے اور انہوں نے دھاروں کی طرف سے چاروں ٹکلتاؤں پر قبضہ کر لکھا

ہے۔ ان نگرانوں کے بعد خوناک طوفانی ہواں کا زور ہے جس کے درمیان وہ پیازی ہے جہاں پیاری ہے۔ وہاں انہوں نے اپنی ایز کرافٹ چیس بھی نصب کر لگی ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ چاروں طرف ان کے آدمی بھی موجود ہیں۔ اور ”..... نازان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اتی تفصیل کا تجھیں کیسے علم ہوا ہے۔ اور ”..... عمران نے پوچھا۔

”ہم نے ان کے ایک آدمی کو بھاری رقم دے کر اس سے یہ ساری تفصیل معلوم کی ہے۔ اور ”..... نازان نے جواب دیا۔

”پہنچنے والا سے کوئی اہم اطلاع۔ کوئی اہم حکم۔ اور ”..... عمران نے پوچھا۔

”شمیں جناب۔ وہاں سب کچھ معمول ہے۔ میں نے صدر اور پرائم مفسر صاحب کے درمیان ہٹ لائیں کوئی کیا ہے میں کوئی نئی بات سامنے نہیں آئی۔ اور ”..... نازان نے جواب دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ میں اب وارنگ کی طرف پوری وجہ دینی ہو گی۔ اور ”..... عمران نے کہا۔

”ویسے عمران صاحب۔ شانگل کے ہاتھے میں معلوم ہوا ہے کہ وہ اپنے شکش کے ساتھ کریں گے تھیں۔ اور ”..... نازان نے کہا۔

”وہاں نائیگر، جوڑ اور جوانا کو میں نے بھجوادیا ہے اور نائیگر

کے پاس تمہارا خصوصی تہر موجود ہے۔ اگر اسے ضرورت پڑے گی تو اُوہ تجھیں کال کرے گا۔ تم نے اس کی بھرپور امور فرمی مدد کرنی ہے۔
”اور ”..... عمران نے کہا۔

”تمیک ہے عمران صاحب۔ اور ”..... نازان نے کہا۔
”اوکے۔ اور ایڈن ہل ”..... عمران نے کہا اور ریاضت آف کر کے دوبارہ جیب میں واپس لیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ اب ہمیں پوری وجہ وارنگ پر دینی ہے۔ ”..... عمران نے کہا۔

”لیکن کوئی بھی میں تو آپ کا انتظار ہو رہا ہے۔ ”..... صدر نے کہا۔

”اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اس اطلاع کے بعد ہم اپنا سعث بدل لیں گے۔ اصل مسئلہ وہاں طوفانی ہواں کا ہے اور محققت اسی مسئلے کو حل کرنے کے لئے میں یہاں گئی تھی لیڈنڈ آیا تھا۔ یہاں ایسے لہاس اور جوتے جائے جاتے ہیں جو خوفناک ہوئے ہوں میں بھی چھاؤ کرتے ہیں لیکن یہ عام طوفانی ہواں کے بھی ہیں۔ ایک دو روز میں یہ تباہ ہو جائیں گے تو ہم یہاں سے بھٹک ہو جائیں گے۔ ”..... عمران نے کہا۔

”لیکن اگر تمہارا ارادہ پہلے گوئی بذریعہ کی طرف جانے کا تھا تو آپ ناپروگرام ہا ہو۔ ”..... جو لیا نے کہا۔

صرف مشکل ہو گا بلکہ یہ میں انجامی آسانی سے ہلاک بھی کیا جائے
ہے۔۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"ان کی تمام تربیت و حارہ کی طرف ہو گی۔ وہ سوچ بھی نہیں
سکتے کہ ہم اس قدر خوفناک طوفانی ہواوں میں سے گزر کر پہاڑی
بک پہنچ سکتے ہیں،" عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ اب اپنے آلات آسانی سے مل جاتے ہیں
جو انجامی طوفان کے اندر بھی دیکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں اور اپنے
آلات بھی جن کی مدد سے انجامی شدید طوفانی ہواوں میں موجود
افراد کو بھی دور سے ہی ہلاک کیا جائے اور یقیناً انہوں نے
پہلے سے ایسا اختیام کر رکھا ہو گا۔" کیپشن غلبی نے کہا تو عمران
سمیت سب چونکہ پڑے۔

"اوہ۔ واقعی تہاری بات درست ہے۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ میرے
ذہن میں یہ بات نہیں آئی تھی۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ میں اس
دھارہ والے علاقے سے ہی اندر داخل ہونا چاہئے تاکہ ان کا تھام
یہی اپ پہلے ختم کر دیا جائے پھر الہیمان سے آگے بڑھا
جائے۔"۔۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"میں عمران صاحب۔ ان لوگوں نے واقعی وہاں انجامی ختن
چکٹ کر رکھی ہو گی۔ ہم وہاں بری طرح الجھ بھی سکتے ہیں۔ البتہ
ایک کام ہو سکتا ہے کہ ہم میں سے دو تین مہرزاں انہیں الجھائیں جوکہ
واقعی مہرزاں کی طرف سے اندر داخل ہو کر مشتمل کر لیں۔"

"ہا۔ اب واقعی نیا راستہ جاہش کرنا پڑے گا۔"۔۔۔ عمران نے
کہا اور اس کے ساتھ ہی انہ کر دے ایک طرف موجود سامان کی
طرف بڑھ گیا۔ اس نے ایک بیک کھول کر اس میں سے ایک تھہ
شده تختہ نکالا اور لا کر میز پر پھیلا دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے
جیب سے ایک ہال پاکتہ نکال کر نفیثے میں کافرستان کے صوبے
راہٹر کے تقریباً درمیانی علاقے پر دارڑہ لگا دیا۔

"یہ ہے وارنگل صحراء اور یہ ہے دھارہ و جہاں واٹ برڈز نے
پہنچ کر آئی ہے۔ اس کے مغرب کی طرف یہ علاقہ ہے۔ اسے
کوہم کہا جاتا ہے۔ میرا خیال ہے کہ ہم کوہم سے اس صحرائیں داخل
ہوں تو یہیں چیک نہیں کیا جائے گا۔ یہیں یہ ویران پہاڑی علاقہ

ہے اور یہاں واٹ برڈز کا جو آدمی موجود ہو گا اسے آسانی سے
چیک کر کے کوہ کیا جا سکتا ہے درست ہاٹی ہر سائیڈ پر آبادی ہے
وہاں پہنچ مشکل ہو جائے گی۔"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"عمران صاحب۔ کیا ہم ہنگل کا پہر سے رہا راست وہاں نہیں
پہنچ سکتے۔"۔۔۔۔۔ صدر نے کہا۔

"تم تے ہزاران کی بات سنی نہیں۔"۔۔۔۔۔ واٹ برڈز نے وہاں
پر قاعدہ اشیٰ ایز کرافٹ نیٹس تصب کر رکھی ہیں اس لئے وہ انجامی
آسانی سے ہر ہنگل کا پہر کو قضاہیں ہی جاہ کر دیں گے۔"۔۔۔ عمران
نے جواب دیا۔

"اس طوفان کے درمیان سے گزرا تو بہت مشکل ہو گا اور نہ

کیٹھنی تکمیل نے کہا۔
 "اس طرح ہماری طاقت بٹ جائے گی"..... جو لیا نے کہا۔
 "ایک تجویز میرے ذہن میں بھی آئی ہے"..... خاموش بیٹھی
 ہوئی صالح نے کہا۔

"کیا"..... عمران نے پوچھ کر پوچھا۔

"انہوں نے ابھی ایک رکافٹ ٹسٹس کی تختان میں ہی نصب کر
 رکھی ہوں گی۔ اگر ہم میں سے صرف دو آدمی رکافٹ کر کے آئے
 پڑھیں اور ان کو ازا دیں تو پھر ہم ان پر ہموں کی بارش کر کے بھی
 ان کا خاتمہ کر سکتے ہیں"..... صالح نے کہا۔

"نہیں۔ اس طرح کام نہیں ہو سکے گا۔ مجھے بچھو اور سوچنا
 پڑے گا"..... عمران نے کہا تو سب خاموش ہو کر اسے دیکھنے لگے۔

"لمحک ہے۔ پہلے ہمیں اس واسٹ برڈر سے نہشنا ہو گا۔ پھر عالم
 ہم آگے چڑھنیں گے۔ اس کے سوا کوئی حل نہیں ہے"..... عمران
 نے چدیخوں بعد فیصلہ کرنے لگے میں کہا تو سب نے اس لحاظ میں
 سر ہلا دیئے چھپے وہ سب اس کی اس تجویز سے حقیقی ہو گئے ہوں۔

ذہل کی سرحد سے کچھ دور کافرستان کے اندر ایک پھوٹا سا
 قصر تھا جس کا نام شراؤ گو تھا۔ شراؤ گو ہی اس قبیے میں سرحدی
 سکھروں کے کافی اڈے موجود تھے کیونکہ کافرستان سے آئے والا
 مال یہاں ڈپ کیا جاتا تھا اور پھر اس مال کو ہاپال اسکل کر دیا
 جاتا تھا جبکہ ہاپال سے آئے والا مال بھی یہاں تی ڈپ کیا جاتا
 تھا اور پھر اس کافرستان میں پھیلا دیا جاتا تھا۔ جواہ، نائجیر اور
 جوزف اس قبیے کے اندر بننے ہوئے ایک کلے احاطے کے ساتھ
 بننے ہوئے کمرے میں موجود تھے۔ ان کے ساتھ انھوںی بھی تھا
 ہے وہ پاکیشیا سے اپنے ساتھ گائیز کے طور پر لائے تھے۔ انھوںی
 نے ہی اس جگہ کا انظام کیا تھا کیونکہ اس کے کئی دوست اس تنظیم
 میں شامل تھے جس کے تحت یہ ادا تھا۔ یہ انظام اس لئے کیا گیا تھا
 کہ جواہ، جوزف اور نائجیر وہیں رک جائیں جبکہ انھوںی اکیلا جا کر
 اس لمپاڑی اور اس کے ارد گرد کے علاقوں کو چیک کر کے انہیں

"ہاں جاتا۔ کر شناس میں کافرستان یکرٹ سروں کا پورا سکشن موجود ہے اور اس کا چیف شاگل بھی دہاں موجود ہے جبکہ لیبارٹری جس پہاڑی کے نیچے ہتھی جاتی ہے وہاں چاروں طرف درختوں پر بیج سے سائنسی آلات نصب ہیں۔ اس پہاڑی کی چوپانی پر ایک فورس کا ایک اڈا بھی ہے لیکن مجھے معلوم ہوا ہے کہ دہاں سے بیلی کا پہاڑ ہتا دیئے گئے ہیں اور اس پہاڑی تک ونچنے کے لئے بیلی کا پہاڑ ضروری ہے لیکن اس پہاڑی کے چاروں طرف اس قدر گھری اور ناقابلِ عبور خایاں ہیں کہ پہلی انہیں کراس ہی نہیں کیا جا سکا۔" انھوں نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

"تمہیں کیسے یکرٹ سروں اور شاگل کے ہارے میں معلوم ہوا ہے؟" ہائیگر نے جبرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"میں کر شناس میں داخل ہوا تو دہاں مجھے مخلوق کی پکڑ لی گیا۔ میں نے جب پکلنے والے کی مت خوشامد کی تو اس نے کہا کہ چونکہ وہ اپنے چیف شاگل کو میرے ہارے میں اطلاع دے چکا ہے اس لئے اب چیف شاگل ہی مجھے چھوڑ سکتا ہے وہ نہیں۔" بھرے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ اس کا تعلق کافرستان یکرٹ سروں سے ہے۔" انھوں نے کہا تو ہائیگر سست سب بے اختیار چک کھے۔

"پھر کیا ہوا؟" ہائیگر نے ہونٹ چلتے ہوئے کہا۔

"وہ مسلسل تھا جبکہ میرے پاس اٹھنیں تھا اور پھر میں لڑنے

دہاں کے ہارے میں تفصیلی معلومات سیاہ کر سکے۔ اس کے بعد جوانا کا ارادہ تھا کہ انھوںی کو فارغ کر کے واپس بھجوادیا جائے۔ انھوںی کو گئے ہوئے کئی سختے گز رچے تھے اور جوانا، جوزف اور ہائیگر تینوں دہاں پہنچنے اس کی وابستگی کا انتظار کر رہے تھے۔

"نجات یہ آدمی کب واپس آئے اور نجات یہ کچھ معلوم بھی کر سکے گا یا نہیں؟" ہائیگر نے کہا۔

"کچھ نہ کچھ تو معلوم کریں آئے گا۔ آدمی تو بے حد ہوشیار ہے۔" جوانا نے کہا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد احاطے کے چھانک پر مخصوص انداز میں دھنک دی گئی تو ہائیگر انہ کر باہر چلا گیا۔ انھوںی دیر بعد وہ واپس آیا تو انھوںی بھی اس کے ساتھ تھا۔ انھوںی کے چہرے سے ہی عیاں تھا کہ وہ مسلسل پال پال کر بے حد تھکا ہوا ہے۔

"بیٹھو۔ تم بے حد ہوئے نظر آ رہے ہو۔" جوانا نے کہا۔

"ہاں۔ میں مسلسل چلا رہا ہوں۔" انھوں نے جواب دیا۔

"یہاں شراب تو نہیں ہے۔ البتہ تمہیں یاں پالایا جا سکتا ہے۔" جوانا نے سکراتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں ہے۔" بس مجھے کچھ دیر پیش کر سانس لینے دو۔" انھوں نے بھی سکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم یہاں تمہارے انکار میں پہنچے سوکھتے رہے ہیں اس لئے یہ بتاؤ کہ کچھ معلوم بھی ہوا ہے یا نہیں؟" ہائیگر نے کہا۔

آدمی تھے۔ ایک پاکٹ تھا دوسرا اس کے ساتھ بینجا ہوا تھا جبکہ
ناپید کے ساتھ ہی نیزے میزے سر و اوپر میں جوزف اور جولان بھی
پڑے ہوئے تھے۔ ان کے ساتھ ہمیں عقب میں تھے اس لئے ناپید
بھجو گیا کہ اس کے باقیوں کی طرح ان کے باقیوں کو بھی رہی سے
باندھ دیا گیا ہے۔

ناپید ایک لمحے کے ہزاروں تھے تین ساری چھوٹیش بھجو گیا۔
انھوں کی باخی سن کر وہ تمیں ہی پوچھے تھے اور ان کا پوچھنا
درست ثابت ہوا تھا لیکن ان کا خیال تھا کہ انھوں کے پیچے
کافرستانی سکرت سروس کے لوگ ہوں گے جنہیں وہ باہر جا کر
آسانی سے گھیر لیں گے۔ انہیں یہ خیال ہی نہ آیا تھا کہ انھوں خود
بھی دولت کی لائچی میں ان کے خلاف کام کر سکتا ہے اور پھر یہ
انھوں نے حادثت ہی کی تھی کہ اندر آ کر پہنچنے اور بات چیت کرنے
کے بعد اس نے گیس کیپول فرش پر مار کر اسے توڑا تھا ورنہ باہر
سے بھی اندر گیس فائر کر سکتا تھا۔ بہر حال ان کے پے ہوش ہونے
کے بعد اس نے کافرستانی سکرت سروس والوں کو کال کیا ہو گا اور
وہی انہیں باندھ کر اب تکلی کاپڑ میں ڈال کر شاگل کے پاس
کر شناس لے جا رہے تھے۔ ایک لمحے کے لئے اسے خیال آیا کہ
کہ گیس کی وجہ سے انھوں خود بھی تو بے ہوش ہو گیا ہو گا لیکن پھر
ناپید نے یہ خیال رد کر دیا کیونکہ اس طرح وہ باہر موجود ان لوگوں
کو نہ بلا سکتا تھا اس لئے یقیناً اس نے سانس روک لیا ہو گا۔ اب

بھڑنے والا آدمی بھی نہیں ہوں اس لئے مجبور تھا۔ وہ مجھے لے کر
اپنے چیف کے پاس گیا۔ چیف نے میرے بارے میں پوچھ چکے کہ
لیکن میں نے ایسا ذرا سر کیا اور اس طرح روایا ہوا کہ اسے یقین آ
ھیا کہ میں مصصوم آدمی ہوں اس لئے مجھے واپس بھجو دیا گیا اور
میں وہاں سے واپس آ گیا۔..... انھوں نے جواب دیا۔

”نیک ہے۔ تمہارا کام ختم ہو گیا ہے۔ تم نے حکمت لے لی
ہے اس لئے اب تم جا سکتے ہو۔“..... ناپید نے انتہے ہوئے کہا تو
جوزف اور جولان بھی انھیں کھڑے ہوئے لیکن اس سے پہلے کہ وہ پکھ
سکتے انھوں جس کا ہاتھ اس کی جیب میں تھا اس نے ہاتھ باہر نکالا
اور درسرے لئے سنک کی آواز کے ساتھ ہی ناپید، جوزف اور جولان
تمیوں کے ذہن کی تیز رفتار لوکی طرح گھومنے لگ گئے۔ ناپید
نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ ایک لمحے کے
اندر ہی اس کا ذہن گھبری تاریکی میں ڈالتا چلا گیا۔ پھر جس طرح
گھپ اندر ہیرے میں بھتو چلتا ہے اس طرح اس کے تاریک ذہن
میں بھی روشنی کی کرنے لیکن اور پھر آہستہ یہ روشنی بھیختی چلی گئی
اور ناپید کی آنکھیں ایک لمحے سے مکھیں اور اس نے بے احتیاط
انھیں کی کوشش کی لیکن درسرے لئے وہ یہ دلچسپی کر جوان رہ گیا کہ وہ
ایک ہرے تکلی کاپڑ کے قبضے میں ڈالا ہوا تھا۔ اس کے دونوں
ہاتھ اس کے عقب میں رک سے باندھے گئے تھے اور اس کے
دونوں ہجروں کو بھواری سے باندھ دیا گیا تھا۔ تکلی کاپڑ میں دو

یہ دوسری بات ہے کہ ان لوگوں نے اسے چھوڑا یا بلاک کر دیا۔
بہر حال ساری ہمپیشن سمجھ میں آ جانے کے بعد نائگر یہ بات بھی
سمجھ گیا کہ چونکہ عمران کی طرح وہ بھی ذہن مشقیں کرتا رہتا ہے
اس لئے وہ وقت سے پہلے ہی ہوش میں آ گیا تھا۔ اس نے ایک
بار تو رسیاں کھول کر ہیلی کاپٹر پر بقدر کرنے کا سچا لین پھر اس
نے یہ ارادہ ترک کر دیا کیونکہ موجودہ صورت حال میں یہ بات تو
ٹھیک کر انہیں شاگل کے سامنے ہیں کیا جائے گا اس لئے انہیں
ہوش کر کے ہیلی کاپٹر میں لے جایا چاہ رہا تھا اور شاگل جس
انداز کا وہی آدمی تھا وہ لانزا ان کی رسیاں چیک کراتا اور اگر کسی
کی رسی کھلی ہوئی ہوتی تو شاگل جیسے آدمی سے کچھ بعید نہ تھا کہ فوراً

ہی انہیں گوئی مار دیتا اس لئے اس نے رسی کھلنے کا ارادہ ترک کر
دیا تھا۔ البتہ اس نے الگیوں کو موڑ کر رسی کی گائٹھ خلاش کرنے کی
کوشش شروع کر دی اور پھر تھوڑی دری بعد وہ نہ صرف گائٹھ خلاش
کرنے میں کامیاب ہو گیا بلکہ اس نے دونوں ہاتھوں کو ہلا جلا کر
اس انداز میں ایڈجٹ کر لیا کہ وہ ایک لمحے میں گائٹھ کی رسی کو
الگیوں کی مدد سے سمجھ کر ہاتھوں کو آزاد کر سکتا تھا۔

"اڑے کیا دیکھ رہے ہو ماہو۔ انہیں گائٹھ سے سے پہلے ہوش
نہیں آ سکا۔"..... اچاک ایک آواز سنائی دی۔

"اگر یہ اس عمران کے ساتھی ہیں تو پھر یہ انجھائی خطرناک لوگ
ہیں اس لئے چیک کر دیا تھا۔"..... دوسری آواز سنائی دی۔

"عمران کے ساتھی ہیں بھی کسی جب بھی انسان قتیل ہیں۔ جنات
تو نہیں ہیں۔"..... پہلی آواز نے کہا۔

"عمران واقعی انسان نہیں ہے۔ قوم بخت سے ہونے ہو بہر حال
وہ ما فوق الغلط آدمی ہے۔"..... دوسرے آدمی نے کہا تو پہلا بے
اقطیار خس پڑا۔ تھوڑی بعد ہیلی کاپٹر نے نیچے اترنا شروع کر دیا
اور اس کی جگہ نائگر کیا تو نائگر نے اپنے جسم کو ڈھیلا چھوڑ دیا اور
آنکھیں بند کر لیں۔ تھوڑی دری بعد اسے تھیسٹ کر کسی نے کاندھے
پر لا دیا اور سبھی تھیز قدم اٹھایا ہوا پڑے لگا۔ کچھ دری بعد اسے فرش پر
ڈال دیا گیا۔ اس کے ساتھی ہی اس کے کافوں میں جوزف اور جوانا
کے گرائے جانے کے دھماکے سنائی دیئے۔

"چلو۔ اب چیف کو اطلاع دیں۔"..... ایک بھاری سی آواز سنائی
وہی اور قدموں کی آوازیں دروازے سے باہر گم ہو گئیں تو نائگر
نے آنکھیں کھولیں اور جسم کو سیدھا کر لیا۔ وہ ایک بڑے سے
کمرے کے فرش پر پڑے ہوئے تھے۔ کروہر قم کے فرنچس سے
خالی تھا۔ سامنے دیوار میں گمرے کا دروازہ تھا اور باہر سے لوگوں
کے پاتیں کرنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ تھوڑی دری بعد
دروازہ کھلا اور نائگر نے آنکھیں بند کر لیں لیکن ان میں بہر حال
اتفاقی جھری موجود تھی کہ وہ صورت حال کا جائزہ لے سکتا تھا۔ اس
سے پہلے اس نے الگیوں کی مدد سے اپنے ہاتھوں میں بندگی ہوئی
رسی کی گائٹھ کو پکڑ لیا تھا کہ فوری طور پر اگر ضرورت پڑے تو گائٹھ

کو کھول کر اپنے ہاتھوں کو روی کی گرفت سے آزاد کر کے ایکش میں آئے۔ گواں کی دلوں ناٹکیں بھی روی سے بندگی ہوئی جس سیکھنے پر ہر حال ہاتھ آزاد ہونے سے وہ کسی شکری انداز میں حرکت میں آ سکتا تھا۔ دروازہ کھلتے ہی کے بعد مجھے پانچ افراد اندر داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک نے کری اخھائی ہوئی تھی۔

”یہ کری یہاں رکھو وہم داس اور تم ان ہاتھوں کو اخھا کر سامنے دیوار کے ساتھ ان کی پشت لگا کر بخا دو لیکن صرف اس مقابی آدی کو ہوش میں لایا جائے گا۔ یہ جھٹی دیئے ہی پے ہوش رہیں گے۔“ ایک آدی نے کری اخھائے ہوئے آدی سیست باقی افراد سے مجاہد ہو کر حکماں لے گئے میں کہا۔

”لیکن یہ بے ہوش آدی کیسے بیٹھیں گے۔ یہ تو سانچہ ہے جا کیں گے۔“ ایک آدی نے کہا۔

”ان دونوں حصیوں کو ایک دوسرے کے سہارے پڑھا دو اور اس مقابی آدی کو پہلے ہوش میں لاڈ اور پھر اسے محیث کر دیوار کے ساتھ لگا کر بخا دو۔“ پہلے آدی نے کہا اور ان کے حرم کی قیل ہوئی شروع ہو گئی۔ ایک آدی نے کب سے ایکھی شیشی لگا لی۔ اس کا ڈھنک ہٹایا اور فرش پر پڑے۔ ناٹکر کی ہاک سے کہا۔

ناٹکر تو پہلے ہی ہوش بھرتا ہی لے اس نے اپنا سانس روک لیا اور پھر جب اس کو اپنے پوچھ ہٹالی اور اسے ڈھنکن لگا کر جیب میں ڈال لیا تو ناٹکر نے ایک اداکاری شروع کر دی جیسے اسے اب

ہوش آ رہا ہو۔

”اس مقابی کے ہاتھوں میں بندھی ہوئی روی چیک کر لو۔“ بس لے کر تو ناٹکر نے الہیوں میں پہلوی ہوئی روی چھوڑ دی اور الہیوں سیدھی کر لیں۔

”روی چیک بندھی ہوئی ہے۔“ اس آدی نے چیک کر کے جواب دیا جس سے اس کی ہاک سے شیشی لگائی تھی۔ چند لمحوں بعد ناٹکر کو اور اس کے ساتھ لگا کر بخا دیا گیا۔

”یہ۔ یہ۔ مم۔ مم۔ کہاں ہوں۔ یہ کیا مطلب۔ یہ کیا ہے۔“ ناٹکر نے ہوش میں آنے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے اس طرح جیرت بھرے انداز میں ادھر پر ادھر دیکھنا شروع کر دیا جیسے واقعی اسے یہاں آ کر ہوش آیا ہو۔

”ٹھیک ہے۔ اس کا خیال رکھنا میں ہیچ کو اطلاع دوں۔“ بس نے کہا اور تیزی سے مڑ کر باہر چا گیا۔ باقی چاروں افراد وہیں کھڑے رہے۔ البتہ انہیوں نے جیسوں سے مشین پھٹل ٹھاں کر ہاتھوں میں پکڑ لئے تھے اور یہ سب افراد اپنے انداز سے حق قوریت یافت دکھائی دے رہے تھے۔

”میں کہاں ہوں۔ یہ سب کیا ہے۔“ ناٹکر نے کہا لیکن اس کی بات کا کسی نے جواب نہ دیا اور تھوڑی دیر بعد ایک بار پھر دروازہ کھلا اور شاگل پڑے کا تھانہ انداز میں چلانا اندر داخل ہوا۔ پھر ناٹکر نے اس دروازے ایک بار پھر گانجہ کو تلاش کر کے اس کا

سر پکڑ لیا تھا۔ البتہ ساتھ ساتھ وہ یہ سوچ رہا تھا کہ فوری حکمت میں آنے کے بعد وہ کس طرح شاگل اور اس کے پانچ سلسلے ساتھیوں کو کور کرنے کا جگہ اس کی دونوں ہاتھیں بھی بندھی ہوئی تھیں اور چونکہ ناٹھیں سامنے کی طرف پہنچی ہوئی تھیں اس لئے وہ ان کے سامنے ان پر بندھی ہوئی رسی بھی نکھول سکتا تھا۔ شاگل آگر کر کری پر بیندھ گیا۔

”کیا تم عمران کے ساتھی ہو۔ کیا نام ہے تمہارا؟“..... شاگل نے ہمیں اس نے کیوں بھیجا ہے۔ سب کچھ بیچتا دا د تو میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو چھوڑ دوں گا۔“..... شاگل نے اسی طرح زرم لجھے میں کہا۔

”جتاب۔ میں آپ مجھے ہر سے آفر کے سامنے تو جھوٹ بول ہی نہیں سکتا جتاب۔ عمران نے مجھے بایا اور حکم دیا کہ میں اپنے دو ساتھیوں کو ساتھ لے کر نیاپال کے راستے کافرستان کے سرحدی علاقے میں واقع یہاڑی کوڑیں کر کے دہاں کے بارے میں تمام تفصیلات حاصل کر کے واپس آؤں کہ یہ یہاڑی کہاں ہے اور اس کی خاکت کے لئے کیا انتظامات ہیں۔ اس نے خود ہی بتایا تھا کہ یہ یہاڑی کرشناں قبیلے کے قریب گھنیں ہے۔ چنانچہ میں نے دہاں پا کیشیا کی اندر ورنہ میں کسی ایسے آدمی کی ٹلاش شروع کر دی جو اورھر کا رہنے والا ہو کیونکہ اندر ورنہ میں بے شمار کافرستانی کام کرتے ہیں اور پھر ایک ہوئی میں کام کرنے والے انھوں کے بارے میں مجھے اطلاع مل گی۔ میں اپنے ایک ساتھی سمیت اس

عبدالعلی ہے۔ مجھے ہمیں کہا جاتا ہے اور آپ کے سامنے میں سو فیصد بیوں گا۔ میں عمران کا ذاتی سواری ہوں۔ میرا تعظیں پا کیشیا اندر ورنہ سے ہے اور یہ دونوں سرسرے ساتھی ہیں جتاب۔“..... ہمیں نے خوشادانہ لجھے میں کہا۔

”بہنہ۔ عمران خود کہاں ہے۔“..... شاگل نے زرم لجھے میں کہا۔

”وہ تو جنہیں پا کیشیا میں ہے۔“..... ہمیں کہا۔

”تمہیں اس نے کیوں بھیجا ہے۔ سب کچھ بیچتا دا د تو میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو چھوڑ دوں گا۔“..... شاگل نے اسی طرح زرم لجھے میں کہا۔

”آپ کوئی بڑے آفر لگتے ہیں۔ آپ کون ہیں؟“..... ہمیں کہا۔

”نے بڑے خوشادانہ لجھے میں کہا تو شاگل کا سخت چہرہ یکخت فرم پڑا۔“..... اور اس کے ساتھ ہی اس کا سید کی ایسی بھروسہ کیا۔

”تم چیز آف کافرستان سکرت سروں شاہ سے بات کر رہے ہو۔“..... شاگل نے بڑے فاختانہ لجھے میں کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ آپ ہیں۔ آپ کو دیکھتے ہی مجھے اندازو ہو گیا تھا مگر آپ تو ہمیرے انہوں سے بھی بڑے افسر ہیں جتاب اور آپ کے سامنے نہوں بولا ہی نہیں جا سکتا تھا جتاب۔ میرا نام

کمل سائیں۔

"ہونہ۔ تم نے واقعی سب کو مجھ تھے جو دیتا ہے لیکن تمہیں زندہ
تمہیں چھوڑا جا سکتا۔ یہ ہماری مجبوری ہے۔۔۔ شاگل نے سخت لمحے
میں کہا اور انھیں نکلا ہوا۔

"جاتا۔ میں حافظ کر دیجئے جاتا۔"۔۔۔ ہائگر نے
گزہڑاتے ہوئے لٹکھا کہا۔

"تم۔ میرے اپنی بات دوہرائے کا عادی نہیں ہوں۔ سمجھے۔ تم
حرب کوں لوٹ ہو۔ نجاںے اس شیطان عمران نے تمہیں کیا سوچ
کر رہا ہے اسی سچ دیتا ہے لیکن تم کسی صورت زندہ واپس نہیں جا سکتے۔
حربت بہر حال تمہارا مقدر ہے۔۔۔ شاگل نے یافت غصیلے لمحے
میں کہا۔

"جاتا۔ جاتا۔ میں بہت برا آدمی ہوں۔ جرام کی دنیا کا
آدمی ہوں۔ اب اگر موت آئی گئی ہے تو جاتا صرف دس پندرہ
محنت کی مہلت دے دیں تاکہ میں توبہ کر سکوں۔ آپ کا کیا جاتا
ہے جاتا لیکن شاید میری بخشش ہو جائے جاتا۔"۔۔۔ ہائگر نے
حمرہ زیادہ کھکھلاتے ہوئے لمحے میں کہا۔

"ہونہ۔ تھیک ہے۔ تمہیں دس پندرہ منٹ تھیں لیکن آدمی سے سمجھنے
کی مہلت دی جاتی ہے کیونکہ تمہیں بوجھ جیسے ہوئے آپروں سے
پات کرنے کا سلیقہ آتا ہے لیکن اس کے بعد تمہاری موت تھی
ہے۔۔۔ شاگل نے پڑے شاہزاد لمحے میں کہا اور اس کے ساتھی
جاتا۔۔۔ ہائگر کا لپھ اس قدر خوشابدان تھا کہ شاگل کا چیزوں

سے ملا۔ اس نے ہماری محاوٹے پر ہمارے ساتھ چلتے اور ہمارا
گائیڈ بننے کی حادی بھر لی کیونکہ بقول اس کے وہ کرشناس میں ہی
پلا پڑھا تھا اور یہاں کے پارے میں سب کوچھ اچھی طرح جانتا
تھا۔ چنانچہ ہم اسے لے کر ہاپل پہنچے اور بھر ہاپل سے ہم
کافرستان کی سرحد کراس کر کے سرحد کے قریب ہی ایک گاؤں میں
رک گئے۔ انھوں نے بھیں کہا کہ پہلے وہ اکیلا جا کر کرشناس کا
چائزہ لے گا اور وہاں ہماری رہائش کے لئے مناسب نمائنے کا بھی
انظام کر کے واپس آجائے گا۔ اگر وہاں کسی حرم کی چینگ ہو رہی
ہو تو وہ بھی معلوم ہو جائے گی۔ اس کی بات درست تھی اس نے
ہم اس گاؤں کے ایک احاطے میں رک گئے جبکہ انھوں وہاں سے
کرشناس چلا گیا۔ بھر کی گھنٹوں کے بعد وہ واپس آیا تو وہ بے حد
تجھکا ہوا تھا۔ اس کے مطابق وہ وہاں پہل چلتا ہوا کیا تھا اور پہل
ہی واپس آیا ہے اور بھر اس نے تیالا کر اسے وہاں پکڑ لیا گیا تھا
اور کسی چیز کے سامنے پیش کیا گیا تھا بھر اس سے سلسلے کر کہ اس
سے مزید تفصیل پوچھتے اس نے جیب سے ہاتھ نکالا اور بھر اچانک
ٹنک کی آواز آئی اور اس کے ساتھ ہی ہدایے زہن لٹو کی طرح
گھونٹنے لگے اور بھر میرے زہن پر ہزار یاری کی چھا گئی اور اب بھے
ہوش آیا تو میں یہاں ہوں اور یہ بھی میری خوش تھی ہے جاتا
کہ بھے آپ چیزے پڑے آفر کی زیارت نصیب ہو گئی ہے
جاتا۔۔۔ ہائگر کا لپھ اس قدر خوشابدان تھا کہ شاگل کا چیزوں

زندگی کا آدھا حصہ حاصل کر لیا ہے۔۔۔ اس آدمی نے ٹائپر سے
خاطب ہو کر کہا۔

"تھاہرے چیف کا رعب ہی تھا ہے کہ مجھ پر تو اس کا چہرہ
دیکھ کر ہی لرزہ طاری ہو گئا تھا۔۔۔ ٹائپر نے جواب دیا۔ اس کے
ساتھ ہی اس نے گھانتہ کھول کر اپنے دونوں ہاتھوں روپی سے آزاد کر
لئے تھے۔

"کما چیف تھیں اس جگہ رہتا ہے۔۔۔ ٹائپر نے پوچھا۔

"انہیں۔۔۔ چیف دوسرا جگہ رہتا ہے۔۔۔ اس آدمی نے کہا۔
دیے وہ چاروں افراد بے حد ممتاز اور چونکا نظر آ رہے تھے اور
اپنے انداز سے بھی بے حد تربیت یافت بھی دکھائی دے رہے تھے۔
ٹائپر جانتا تھا کہ ان کا تعلق لا زما نیکرت سروں کے فیلڈ سیکیشن سے
ہے اور ظاہر ہے فیلڈ سیکیشن میں تربیت یافت افراد کو ہی لایا جاتا
ہے۔ اسے اب جزو اور جوانا کے ہوش میں آنے کا اختیار تھا اور
پھر تھوڑی درج بعد وہ دونوں ایک ایک کر کے ہوش میں آ گئے۔

"جو زوف اور جوانا۔۔۔۔۔۔ ٹائپر نے ان سے خاطب ہو کر کہا اور
پھر اس نے کراسیسی زبان میں انہیں ساری تفصیل ہتھا شروع کر
دی۔

"یہ تم کون سی زبان بول رہے ہو۔۔۔۔۔۔ ایک آدمی نے بڑے
چونکا انداز میں پوچھا۔

"پاکیشی کی مقامی زبان ہے جتاب۔۔۔۔۔۔ یہ دونوں انگریزی کے

دو مر گیا۔۔۔
"سکھر۔۔۔ آدمی سمجھنے بعد ان تینوں کو گولیوں سے الی
و عجا۔۔۔ شاگل نے کہا۔

"جتاب۔۔۔ جتاب۔۔۔ آپ کی جے۔۔۔ جتاب میرے ساتھی بھی اس
مہلت میں تو پر کر لیں گے جتاب۔۔۔ بندھے ہوئے تو میری طرح وہ
بھی جس ان کو ہوش دلا دیں جتاب۔۔۔۔۔۔ ٹائپر نے پہلے کی طرح
کھکھلاتے ہوئے بچے میں کہا۔

"نمیک ہے۔۔۔ ان دونوں کو بھی ہوش دلا دیکھن خیال رکھنا اگر
یہ معمولی ہی بھی غلط حرکت کریں تو پھر کوئی مہلت دیے بغیر ان کا
خاتمہ کر دینا ورنہ نمیک آدمی سمجھنے بعد انہیں گولیوں سے اڑا دینا
اور ان کی لاشیں جگل میں پھیک دینا۔۔۔۔۔۔ شاگل نے کہا اور اس
کے ساتھ ہی وہ جیز تیز قدم اٹھاتا ہوا دروازے سے باہر نکل گیا
ایک آدمی جو باقی سب کا شاید انچارج تھا اس کے پچھے باہر چلا
گیا۔۔۔ اب کمرے میں چار آدمی رہ گئے تھے جن میں سے ایک "۔۔۔
تھا جس کی جیب میں ہوش دلانے والی گیس کی بیٹھی تھی۔۔۔ شاگل
کے باہر جاتے ہی اس نے شیشی ٹکانی اور اس کا دیکھن ہٹایا اور پھر
آگے بڑھ کر اس نے پاری باری بڑوف اور جوانا کی ہاک سے ہاک
کر اس کا دیکھن بند کر کے اسے دوبارہ جیب میں ڈالا اور پچھے
بہت گیا۔

"تم واقعی سمجھو دار بھی ہو اور خوش قسمت بھی کرم نے چیف سے

علاوه پہلی زبان بگھتے ہیں اور مجھے انگریزی نہیں آتی جاتا۔” ٹائپر
نے خوشحال انداز میں دانت لکھتے ہوئے کہا۔

”اوہ اچھا۔۔۔ اس آدمی نے مطہن بچہ میں جواب دیا۔
”بابر بھی لوگ ہوں گے۔۔۔ جوالتا نے پوچھا۔

”ہا۔۔۔ ہوں گے لیکن ہم نے بہر حال انہیں کو کہتا ہے ورنہ یہ
تریبت یا نہ افراد واقعی بھیں گولیوں سے اڑا دیں گے۔ میں نے
ہاتھ کھول لئے ہیں۔۔۔ انہیں کی روی کھولنے کا وقت نہیں ہو گا اس
لئے ہم نے اچانک اچھل کر ان پر حملہ کرنا ہے اور کوشش یہ کی
جائے کہ ان کی گردیں توڑ کر انہیں ہلاک کیا جائے تاکہ ہمیں
ہمہلکت مل جائے اور اگر ایسا نہ ہو سکے تو پھر جیسے بھی ہو بہر حال ان
کا حملہ کرنا ہے۔۔۔ ٹائپر نے کہا۔

”میں نے روی توڑ دی ہے۔۔۔ جوالتا نے کہا۔

”میں نے بھی کامنے کھول لی ہے۔۔۔ جوزف نے کہا۔

”تو نیک ہے۔۔۔ حملہ کر دو۔۔۔ ٹائپر نے کہا اور ان کے ساتھ
ہی وہ یکلخت اس طرح اچھا چیزے بند پر گلگ کھلا کرے اور پھر اس
سے پہلے کہ وہاں موجود افراد اس اچانکہ اقدام سے سنبھلتے جوزف
اور جوالتا بھی ساتھ ہی اچھل کر گھر کے ہمراستے اور پھر وہ کسی طاقتور
پرندے کی طرح اڑتے ہوئے ان چاروں افراد پر پا پڑے اور پھر
محضی گھنی چیزوں کے ساتھ ہی دھماکے ہوئے تو ٹائپر اور جوزف
جن پر گرے تھے انہیں انہیں نے گردوں سے پکڑ کر ہوا میں

محصول انداز میں اچھال دیا تھا جبکہ جوان نے دو افراد کی گردی میں
پکڑ لیں اور پھر پوری قوت سے اس نے ان کے سر عینی دیوار سے
کھرا دیئے اور ان دونوں کی کھوبی بیان فاتح گیس جبکہ اچھا لے جانے
والے دونوں افراد گھنی گھنی چیزوں پار کر دھماکے سے یقینے گرے اور
ساکت ہو گئے۔۔۔ گھنی میں آ جانے والے ہوں کی وجہ سے ان کا
دم گھٹ کیا تھا اور وہ ہلاک ہو گئے تھے۔

ٹائپر نے سچل کی روی تھی سے جگ کر اپتے ہیوں میں بندگی
ہوں گی کھولی اور پھر اس نے مرنے والوں کے باقیوں سے لکل کر
گرے والے مشین پھولوں میں سے ایک چھپا اور تھی سے
دروازے کی طرف بڑا گیا۔ دروازے کے دوسری طرف چھوٹی روی
بند راہداری تھی جس کے اختتام پر سیر صیاں اور اپر جا رہی تھیں اور اپر
 موجود دروازہ کھلا ہوا تھا۔ دوسری طرف برآمدہ نظر آ رہا تھا۔ ٹائپر
خاطر انداز میں دوڑتا ہوا سیر صیاں پچلا گلگ کر اپر دروازے پر چانپا۔
اس نے دروازے سے گردون پاہر لٹا کر دیکھا تو برآمدے میں دو
سلیک آدمی کچھ قاطلے پر سامنے موجود تھیں کی طرف رخ کے کھرے
تھے۔ ان کی سایہ ٹائپر کی طرف تھی جبکہ ان کے ساتھ ہی ایک
بند راہداری تھی۔ تھی میں ایک نیلی کاپڑ اور ایک بیپ کمزی نظر آ
روی تھی۔

ٹائپر کا اندازہ تھا کہ یہ وہی نیلی کاپڑ ہے جس میں انہیں لا لیا
گیا ہے۔ اب ٹائپر کے لئے ایک مسئلہ ہتا ہوا تھا کہ اگر عمارت

پھر گئے تھیں پھر نائجرنے پوری عمارت کو اچھی طرح چیک کر لیا۔
دہان اور کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ وہ داپس اس مل میں آگیا جہاں
جوزف اور جوانا موجود تھے تو دہان ایک آدمی کو بے ہوش کر کے
ڑکی سے باندھ دیا گیا تھا تھک دھرے کی گردون تو زدی کی تھی۔
”اور کوئی آدمی تھا۔ اسے اٹھا کر باہر لے آؤ۔ اب یہ
چائے گا کہ باقی افراد اور شاگل کہاں ہے۔۔۔۔۔ نائجرنے اندر
 داخل ہوتے ہوئے کہا۔

”تم اور جوزف باہر جاؤ۔ میں تھیں اس سے پوچھ چکھ کر لیتا
ہوں۔ باہر اس کے چینے کی آوازیں دور تک سنائی دیں گی۔“ جوانا
نے کہا تو نائجرنے جوزف وہیں سیرھیاں چڑھ کر اوپر پہنچ گئے۔
”یہاں تک کہ جیسا سے قریب ہی ہو گی درست شاگل یہاں موجود نہ
ہو۔۔۔۔۔ نائجرنے کہا تو جوزف نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر
قہوہزی دیں بعد جوانا باہر آ گیا۔

”کیا ہوا۔۔۔۔۔ نائجرنے پوچھا۔

”ہم اس وقت کرشاس قبیلے کے آخری حصے میں موجود ہیں۔
اس کے بعد گھنا جگل ہے اور اس جگل میں ایک کیمین میں شاگل
 موجود ہے۔ اس کے ساتھ چار سلسلہ افراد ہیں اور دہان شاگل کا ذاتی
تھیل کا پھر بھی موجود ہے اور جگل میں اس راستے پر مائیزرنگ اور
ہائزرنگ کے آلات درختوں پر نصب ہیں اور ان کی مائیزرنگ
مشیزی شاگل کے کیمین میں ہے۔ شاگل کے ساتھ موجود چار میں

میں مزید سلسلہ افراد ہوئے تو فراہمے سے یہ گھیر کر حملہ کر سکتے
ہیں۔ چنانچہ اس نے فراہمی اس کا حل سوچا اور دروازے کا ایک
پٹ بند کر کے وہ اس کی اوٹ میں ہو گیا اور پھر اس نے پاتھ میں
پکالے ہوئے مشین پسل کے دستے کو سائیڈ دیوار پر دو تین بار
آہستہ سے مارا تو کھانا کی بھلی کی آوازیں سنائی دیں۔

”اوہ۔ اوہ۔ فائرنگ ہوئی چاہئے تھی مگر یہ کس قسم کی آوازیں
ہیں۔۔۔۔۔ نائجرنے کا نوں میں ایک آواز پڑی اور پھر دوڑ کر آتے
ہوئے قدموں کی آوازیں بھی سنائی دیں جو ایک لمحے کے لئے
دروازے پر رکیں اور بند پٹ کے آگے سے جاتے ہوئے دونوں
آدمی تھیزی سے بیڑھیاں اترنے کے لئے بیڑھیوں کے آغاز میں
بے ہوئے چھوٹے سے پلٹ فارم پر آئے ہی تھے کہ دروازے
کے پٹ کے پچھے موجود نائجرنے تھیزی سے ایک ٹائم آگے کر
دی اور آگے والا آدمی چلتا ہوا سینے کے مل بیڑھیوں پر جا گرا اور
پلٹ کر یعنی راہداری میں جا کر گرا ہی تھا کہ نائجرنے دوسرے کو
بھی اس کے سختے سے پہلے دھکا دے دیا اور وہ بھی جو جلا ہوا اچل
کر سینے کے مل بیڑھیوں پر گرا اور لکھڑا ہوا چھے گرا۔ اسی
لحظے جوزف اور جوانا دروازے پر بیٹھ راہداری سے آتے دکھائی
دیئے۔

”نہیں کو کرو لیں۔ لیکن کو زندہ رکھا۔ میں آ رہا ہوں۔“ نائجرنے
نے جوزف اور جوانا سے کہا تو وہ دونوں تھیزی سے برآمدے میں

سے دو آدمی اس مشینری کو چیک کرتے ہیں جبکہ دو سلیٹ ہمانٹھ
ہیں اور بقول اس سلیٹ آدمی کے بیہاں سے شاگل کے کیمین ہے
ہمیشہ کوارٹر کہا جاتا ہے ایک کمکھی بھی شاگل کی نظر وہ میں آئے بغیر
تھیں رہ رکھتی۔ جوانا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”شاگل سکے ہمارا فوری پہنچنا ضروری ہے۔ وہ بے حد وابی
آدمی ہے اس لئے کسی بھی وقت پہنچ بھی کر سکتا ہے۔“ ٹائپر نے
کہا۔

”لیکن ماہر چنگ کے آلات کا کیا ہو گا۔ کسی بھی لمحے کسی بھی
ورفت سے ہم پر فائر کھل سکتا ہے۔“ جوانا نے پریشان سے لمحے
میں کہا۔

”تم خواہ گواہ اپنا ذہن تحکارہ ہے۔ لمحے جگل میں جیپ قہ
نہیں چل سکتی اس لئے ہم بیہاں سے ہیلی کاپڑے کر بلندی پر چھوڑ
کر اس جگل کے عقب میں اتر جائیں گے۔ جگل میں جھٹے چکو
آلات ہوں گے وہ جگل کے اندر کی چینگ کے لئے ہوں گے۔
آہماں کی چینگ کے لئے نہیں اور جہاں تک سر اخیالی ہے انہوں
نے اپنی ایز کرافٹ گھسی نصب تک ہوں گی اور اگر کسی ہوں
گی تو وہ اپنے ہیلی کاپڑ کو فوراً ہٹت جسی سریں گے۔“ جوزف نے
بڑے سادہ اور اطمینان حبر سمجھے میں کہا تو ٹائپر اور جوانا دونوں
کے چہروں پر یکسر وقت جھرت کے ہاشمات ابھر آئے کیونکہ یہ
انچائی سادہ و آسان اور موجودہ حالات میں بہترین حل تھا۔

”گذشت جوزف۔ تم نے تو واقعی مسئلہ ہی جس کر دیا ہے۔“ ٹائپر
نے کہا۔

”بعض اوقات جوزف اپنی پاس کرتا ہے کہ مجھے لگتا ہے کہ
 عمران صاحب کا دماغ اپنے کے اندر بچھ گیا ہے۔“ جوانا نے
مکراتے ہوئے کہا۔

”پاس آتھیں اور آٹھ کے ذہن کو بچھنے والا ہی اچھے انداز میں
آٹھ کی بانی ترکتا ہے۔“ جوزف نے جواب دیا تو ٹائپر اور
جوانا بے اختیار بس پڑے۔

”لیکن ہمیں بہرہ مال اس لیبارٹری کو تو زیس کرنا ہے اور پھر
اے جاہ بھی کرنا ہے۔ ہمارے پاس تو اب الحکم بھی نہیں ہے۔“
جوانا نے کہا۔

”بیہاں خاصاً اور جدید اسلوب موجود ہے اور سہرا خیال ہے کہ اگر
ہم اس شاگل کو کو کر لیں تو اس لیبارٹری تک آسانی سے پہنچ
جائیں گے کیونکہ شاگل کو لامحاں معلوم ہو گا کہ لیبارٹری کہاں ہے
کیونکہ اس نے اس کی حفاظت کے نقطہ نظر سے ہی سارا سیٹ اپ
کیا ہو گا۔“ ٹائپر نے کہا۔

”ہا۔ تم درست کہہ رہے ہو۔ چلو پھر اسلوب لے آؤ بھر بیہاں
سے روانہ ہوتے ہیں۔“ جوانا نے کہا تو جوزف اور ٹائپر
بہ آدمی کی سائیڈ کی طرف بڑھتے چلے گئے جبکہ جوانا وہیں رکا ہوا
تھا کہ کوئی اچانک دہاں نہ آجائے۔

اور دو گورتوں پر مشتمل ہے کھانا کھانے آیا۔ میں میں وہاں کھانا کھا رہی تھی۔ یہ لوگ میری ساتھ وائی نسل پر آئے۔ مجھے گئے اور انہوں نے کھانا مٹکوا لایا۔ اچاک عمران کا نام میرے کاتنوں میں پڑا تو میں چونکہ پڑی۔ پھر ایک ہام خضراء اور ایک ہام جولیا بھی لیا۔ گیارہ میں نے ان کی گھرائی شروع کی تو یہ بات سامنے آ گئی کہ یہ لوگ پاکیشیا سکرت سروں کے لوگ ہیں کیونکہ عمران کا جو قد و قامت بتایا گیا ہے یہ آدمی دینا ہی تھا۔ پھر وہ مسلسل مزاجیں باقاعدہ کر رہا تھا۔ چنانچہ میں انھوں کا سامنہ سے پہلے باہر آ گئی اور پھر باہر آ کر میں نے معلوم کر لیا کہ یہ گروپ ایک بڑی جیپ پر دارالحکومت سے بیباں رکھتا ہے۔ اس جیپ پر کمپنی کا ہام لکھا ہوا ہے۔ میں نے اس جیپ کا جائزہ لیا تو اس میں بڑے بڑے دو قبیلے پرے نظر آئے۔ ان قبیلوں کی بناوٹ بتا رہی تھی کہ ان میں الٹو موجود ہے۔ یہ لوگ بھی ہوٹل کے اندر ہی ہیں۔ اب میرے لئے کیا حکم ہے۔ ”دوسرا طرف سے تفصیل بتاتے ہوئے کہا گیا۔

”گذشتہ میا۔ تم نے ابھائی اہم معلومات دی چیز۔ تم ایسا کرو کہ اس جیپ کا نمبر، ماؤں اور کمپنی کے بارے میں تفصیل مجھے بتا۔“ پھر جب یہ لوگ وہاں سے روانہ ہوں تو تم نے ان کی سمت کے بارے میں بتا ہے۔ پھر ہم آسانی سے انہیں زیس کر لیں گے جیکن تم نے خیال رکھنا ہے۔ یہ ابھائی خطرہ ک رین گروپ ہے۔ اگر انہیں تم پر معمولی سائبی شہر پڑ گیا تو یہ تمہیں ہلاک بھی کر سکتے

چوتھے نجتھان میں موجود ایک بڑے سے خیے کے اندر شاڑی ایک کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ سامنے موجود ایک فوٹوگراف میز پر ایک کارڈ لیں فون چیز موجود تھا۔ ساتھ ہی درسرے بڑے خیے میں جو گندر نے مائیزرنگ آلات کی مشین لگائی ہوئی تھیں اور وہاں دو آدمی ان کے ذریعے ہر طرف کی مائیزرنگ کر رہے تھے۔ شاڑی کے سامنے میز پر پڑے ہوئے فون کی صفحہ تھی جو انہی تو شاڑی نے پاٹھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”لیں۔ شاڑی بول رہی ہوں۔“ شاڑی نے کہا۔

”لیا بول رہی ہوں دھارو شہر سے میڈم۔“ دوسرا طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی تو شاڑی بے اختیار چوکے پڑی۔

”لیں۔ کوئی خاص بات۔“ شاڑی نے پوچھا۔

”میڈم۔ دھارو کے ایک ہوٹل میں ایک گروپ جو چار مردوں

ہیں۔ مجھے جیپ کی تفصیل بتا دو۔۔۔ شاتری نے ابھائی سرت بھرے لجھے میں کہا تو میا نے اسے تفصیل بتانی شروع کر دی۔

”اب ان مردوں اور عورتوں کے موجودہ طیوں، ان کے لباسوں اور ان کے قد و قامت کی تفصیل بتاؤ۔۔۔“ شاتری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر پڑا ہوا خالی پینڈا اٹھا کر اپنے سامنے رکھا اور بال پا ایکٹ اٹھا لیا۔ پھر میا نے جب حلپنے بتانے شروع کئے تو اس نے انہیں لکھا شروع کر دیا۔

”گذہ مایا۔ تم نے واقعی پوری تفصیل سے حلپنے اور قد و قامت بتائے ہیں۔ گذہ شو۔ تم واقعی اچھی ایکٹ ثابت ہوئی ہو۔۔۔“ شاتری نے اس کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

”چیخ کو میدم۔۔۔“ میلانے سرت بھرے لجھے میں کہا۔

”اب یہ بتاؤ کہ تمہارے پاس سجلات کاٹھر موجود ہے۔۔۔ نہیں۔۔۔“ شاتری نے کہا۔

”لیں میدم۔ موجود ہے۔۔۔“ میلانے جواب دیا۔

”تم کہاں سے فون کر رہی ہو۔۔۔“ شاتری نے اچاک ایک خیال کے تحت پوچھا۔

”ہوئی سے کچھ دور ایک پبلک ہومن سے میدم۔۔۔“ میلانے جواب دیا۔

”گذ۔۔۔ اب تم اپنے کرو کہ اس جیپ پر سجلات کاٹھر لگا دو اور اسے آن کر دے جائیں یہ خیال رکنا کہ انہیں کسی سورت اس کی

موجودی کا علم نہ ہو سکے اور نہ یہ دھمکیا کرتے ہوئے دیکھیں۔۔۔“ شاتری نے کہا۔

”لیں میدم۔۔۔“ میلانے جواب دیا۔

”یہ کام کر کے بھٹے بھریں وہ کمال کرنا ہے جب وہ دیاں سے روانہ ہو جائیں۔۔۔“ شاتری نے کہا اور رسیدور رکھ کر اس نے ساتھ پڑے ہوئے اغوا کا رسیدور اٹھایا اور کیک بھد رکھے۔۔۔ وہ بن پریس کر دیے۔

”جو گندہ بول رہا ہوں میدم۔۔۔“ رابطہ ہوتے ہی جو گندہ کی آواز سنائی ہی۔

”کہر سے پاس آؤ۔ فراہ۔۔۔“ شاتری نے بیخ لجھے میں کہا اور رسیدور رکھ دیا۔ پنځنخوں بعد جو گندہ اندر داخل ہوا۔

”نیچوں پا کیشیا سیکرٹ سروں کا پہ چل جیا ہے۔۔۔“ شاتری نے کہا تو جو گندہ بے اختیار اچھل پڑا۔

”کیسے میدم۔۔۔ کہاں ہیں وہ۔۔۔“ جو گندہ نے ابھائی حیرت بھرے لجھے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ پہ کی سائینڈ پر موجود گردی پر بیٹھ گیا تو شاتری نے اسے میلانی کی کمال کے بارے میں پوری تفصیل بتادی اور ساتھ ہی میز پر موجود پینڈا اس نے جو گندہ کی طرف بڑھا دیا۔

”یہ تو کمال ہو گیا میدم۔۔۔ اب تو ان کی جیپ کو اڑا دینا ہمارے لئے معمولی بات ہوگی۔۔۔“ جو گندہ نے سرت بھرے لجھے میں کہا۔

"اوہ یہ میدم۔ آپ نے واقعی برداشت پر بات سوچنی ہے
لیکن اگر ہم نے ان پر فائزگنگ کی قوان کے حق تھے کے بہر حال
امکا ہاتھ موجود ہیں۔"..... جو گندر نے کہا۔

"یہ لوگ لاکالہ اس نگرانی میں بدل داخل ہوں گے کیونکہ
انہیں خدا شہر ہو گا کہ ان کی جیپ کو میراںکوں سے اڑایا جا سکتا ہے یا
اگر یہ جیپ میں ہی دہاں پہنچیں تو لازماً بچھے اتریں گے۔ اس وقت
ان پر سے دوسری کردینے والی گیس فائزگنگ کی جائی ہے اور جب یہ
دوسری ہو جائیں گے تو انہیں گولیاں مار کر ہلاک کیا جا سکتا
ہے۔" شاتری نے کہا۔

"محبک ہے میدم۔ ایسے ہی کیا جائے گا۔"..... جو گندر نے کہا۔
ایسے فون کی تھیں نہ اٹھی تو شاتری نے ہاتھ ہڑھا کر رسیور اٹھا
لیا۔

"یہ۔ شاتری بول رہی ہوں۔"..... شاتری نے کہا۔

"مایا بول رہی ہوں میدم۔"..... دوسرا طرف سے کہا گیا تو
شاتری نے فون پیس میں موجود لاذور کا ہٹن پر لس کر دیا تاکہ مایا
کی روپورٹ جو گندر بھی سن لے۔

"یہ۔ کیا روپورٹ ہے۔"..... شاتری نے کہا۔

"میدم۔ میں نے آپ کے حکم کے مطابق سلامت کا ہزار اس
جیپ کی سائینڈ میں بچھے لگا دیا ہے اور اسے آن بھی کر دیا ہے۔ ان
لوگوں کو اس کا علم نہیں ہو سکا۔ وہ حادثہ کھانے کے بعد کافی پینے

"ہا۔ اب ہم نے انہیں معنوی ساموچ بھی نہیں دینا لیکن تم
نے جو ایسی ایز کرافٹ سمجھی نصب کر رکھی ہیں ان سے تو جیپ کو
نہیں اڑایا جا سکتا۔ پھر کیا کرو گے۔"..... شاتری نے کہا۔

"میدم۔ ہم اس وقت چوتھے نگرانی میں ہیں جبکہ یہ پہلے لازماً
فرست نگرانی پہنچیں گے۔ ان کے دہاں عینچے سے پہلے ہی ہم
دہاں جا کر درختوں پر جھپٹ جائیں گے اور پھر جیسے ہی یہ جیپ
دہاں سے قریب پہنچے گی دوسرے اطراف سے اس پر میراںکوں کی
فائزگنگ شروع ہو جائے گی اور مجھے یہ کہ یہ سب مکمل طور پر جل کر
راکھ ہو جائیں گے۔"..... جو گندر نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ایک منٹ۔ اوہ۔ یہ تو واقعی مسئلہ ہیں جاتا۔".....
شاتری نے چونک کرایے لبھ میں کہا چیز اسے کوئی اہم بات یا
آئندگی ہو۔

"کیا ہوا میدم۔"..... جو گندر نے بھی چونک کر کہا۔

"اگر ہم نے ان کو میراںکوں سے اڑایا تو ان کی لاشیں جل کر
راکھ ہو جائیں گی۔ پھر ہم حکومت کو کیسے لیجنے والائیں کے کہم
نے واقعی پاکیشیاں سکرت سروس کا خاتمہ دیا ہے۔ کسی نے بھی ہماری
بات پر لیکھنے میں کرہ۔ جب تک ان کی صحیح سلامت لاٹیں حاصل
کے سامنے نہ رکھی جائیں خاص طور پر چیف شاگل نے تو لازماً ہمیں
چھلا دینا ہے۔ یہ سب اس انہیں باوقوف القطرت بھتے ہیں اور ہم
بہر حال سے قیمتیں۔"..... شاتری نے تیز تیز لبھ میں کہا۔

پھر مکمل کراؤں گی اور دوسری بات سنو۔ ہم نے چھٹیں
لے کر اپ واثر بھی ساتھ لے جاتا ہے اور انہیں کسے ہوش کرنے
کے بعد پہلے ان کے میک اپ واش ہووں کے پھر انہیں بلاک کیا
کے گا۔” شائزی نے کہا۔

”وہ کیوں میدم۔ لاٹوں کا بھی تو میک اپ واش کیا جاسکتا
ہے۔“ جو گندر نے اسے لفجے میں کہا ہے اسے شائزی کی بات کا
مطلب سمجھنا آیا۔

”اور اگر میک اپ واش نہ ہوا تو پھر ہم ان سے پوچھ چکے کیسے
نکریں گے کہ اصل ایجنت کہاں ہیں۔ لاٹوں کا میک اپ تو واش
کہا کہا ہے لیکن لاٹوں جواب نہیں دے سکتیں۔“ شائزی نے من
تھے ہوئے جواب دیا۔

”تو آپ کا خیال ہے کہ یہ غلط لوگ بھی ہو سکتے ہیں۔“ جو گندر
تھے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”جس آسان انداز میں یہ لوگ رہیں ہوئے ہیں اس سے مجھے
لگ چڑ رہا ہے کہ یہ خود ہی ایسا چاہے تھے کہوںکہ میران ہے۔ دنیا کا
مہجانی شاطر ترین ایجنت کہا جاتا ہے ہو سکتا ہے کہ اس نے الٹا
بھیں روپیپ کرنے کے لئے یہ سب پکھ کیا ہو۔ ہم ان کے خلاف
کھاروائی کر کے اور انہیں بلاک کر کے مطمئن ہو کر واپس ٹھیک
چائیں یا بینچ جائیں اور اصل گروپ ایجاک ہمارے سروں پر پہنچ
جائے۔“ شائزی نے جواب دیا۔

کے بعد جیپ پر سوار ہو کر کسانی گاؤں کی طرف گئے ہیں۔“ مایا
لے کہا۔

”کسانی گاؤں کہاں ہے۔“ شائزی نے پوچھا۔

”صرفاً کی سرحد پر پکھ فاصلے پر یہ گاؤں ہے میدم۔ اس کے
بعد صحراء کی حدود شروع ہو جاتی ہے۔“ مایا نے جواب دیا۔

”اوہ اچھا۔ تھیک ہے۔ تم ابھی وہیں رہو جو بھک میں جسمیں
مزید بدلایات نہ دوں۔“ شائزی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
کے رسیدر رکھ دیا۔

”تم نے دیکھا ہوا ہے یہ گاؤں۔“ شائزی نے جو گندر نے
سے پوچھا۔

”یہ میدم۔ چھوٹا سا گاؤں ہے یہ۔“ جو گندر نے جواب
دیا۔

”ہم دھارہ سے کتنی دیر میں جیپ پر کسانی پہنچ جائیں
گے۔“ شائزی نے پوچھا۔

”دو اڑھائی گھنٹے کا سفر ہے میدم۔“ جو گندر نے جواب دیا۔
”اور یہاں سے پہلے نکلتا نہ ہم نصف گھنٹے میں پہنچ جائیں
گے۔“ شائزی نے کہا۔

”لیں میدم۔ کیا آپ بھی ساتھ جا رہی ہیں۔“ جو گندر نے
چک کر پوچھا۔

”ہا۔ یہ انتہائی اور آپریشن ہے اس لئے میں اسے اپنی گرفتاری

"اوہ۔ نیں میدم۔ آپ کی ذہانت کا بھی جواب نہیں۔ واقع ایسا ہو سکتا ہے..... جو گندر نے بے اختیار تھیں آئیز لجے میں کہا۔ "سیکرت ایجنٹی خلائق کی طرح کھلی جاتی ہے۔ یہاں ایک صورہ آگے بڑھانے سے پہلے خلائق کے تمام خانوں اور تمام مکان امکانات کو ظفر میں رکھنا پڑتا ہے ورنہ ایک لطف چال پوری بساط و پیٹ دیتی ہے۔" شاتری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نیں میدم"..... جو گندر نے جواب دیا۔

"تم فوری وہاں چلنے کی تیاری کرو۔ تم نے بہر حال یہ میرک جیتنا ہے۔"..... شاتری نے کہا تو جو گندر اثبات میں سر ہلاتا ہوا اونچ اور تیز تیز پڑتا ہوا نیچے سے باہر چلا گیا۔

بچپن تیزی سے دارالفنون صراحتی طرف بڑھی پہلی جا رہی تھی۔ بچپن کی ڈرائیور گنگ سیٹ پر عمران تھا جبکہ سائینس سیٹ پر جولیا اور سالٹو ٹھیک ہوئی تھیں اور عقلي سینتوں پر صدر، کمپنیں ٹکلیں اور تھویر تھے جبکہ جیپ کے عقلي حصے میں دو ہوئے ہوئے تھیں اپنے ہوئے تھے جن میں خصوصی اسلی طوفان کا مقابلہ کرنے والے لباس اور خصوصی آلات تھے۔

"عمران صاحب۔ آپ نے کیا پانگ کی ہے۔"..... اپا کج عقلي سیٹ پر بیٹھے ہوئے صدر نے کہا۔

"پانگ تو وہاں ہوتی ہے جہاں خوبصورت پھولوں سے بھرا ہوا لان ہو۔ طوطا کری رکھی ہوئی ہو۔"..... عمران کی زبان چل پڑی۔ "طوطا کری۔ وہ کیا ہوتی ہے۔"..... صدر نے جھرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

وہاں ہوتی ہے جہاں پھولوں سے بھرا ہوا وستق لانے۔ لان کے درمیان طوطا کری رکھی ہوتی ہو۔..... عمران بخدا تعالیٰ آسمانی سے باز آنے والا تھا۔

”اگر اب تم نے سیدھی طرح نہ کیا کہ یہ طوطا کرنی کیا ہوتی ہے تو میں تمہارا سر تو ٹوپل گی۔..... جو لیا نے بھٹائے ہوئے بچے میں کہا۔

”میں بتاتا ہوں۔ اسے سونگھ جیھڑ کہا جاتا ہے۔ مطلب ہے جیسے پچھے ہو لا جھولتے ہیں، پینگ پڑھاتے ہیں اسی طرح اس کری کے پچھے ایکی لکڑیاں لگی ہوئی ہوتی ہیں جن کے آگے اور پچھے کے سرے اوپر کو اٹھتے ہوئے ہوتے ہیں اس لئے آدمی د آگے گڑھے اور د پیچھے اور کری پر د ہیضا جھوٹا جھوٹا رہتا ہے۔..... کیپٹن قلقلی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار نہیں ہیں۔

”یہ طوطا کری کیسے ہو گئی۔..... جو لیا نے پہنچتے ہوئے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ تم نے کبھی خلے کو زار پر پہنچ کر جھولنے ہوئے نہیں دیکھا۔ دو اسی انداز میں جھوٹا ہے اس لئے اسے جیھڑ اجھڑ یا طوطا کری کہا جاتا ہے اور اب جب تم سب طوطا کری کے پاہرے میں جان گئے ہو تو اب میں اپنی بات دہاں سے شروع کرتا ہوں جہاں سے فتح کی تھی۔..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”پھر یہ گروان شروع نہ کر دینا۔ ہم پوچھ رہے ہیں کہ پلانگ

کیا ہے اور تم نے طوطا کری کا پچکر چلا دیا۔..... جو لیا نے کہا۔

”اے۔ حسین آج تک طوطا کری کے بارے میں معلوم نہیں ہوا جالانکہ یہ انسان کی اتنی جزوی ایجاد ہے کہ اسکی ایجاد صد بیوں بعد سامنے آتی ہے۔..... عمران نے کہا تو سب چونک پڑے۔

”اب یہ کوئی فضولیات شروع کر دے گا اور اس نے کیا کرنا ہے۔..... تحریر نے مدد نہاتے ہوئے کہا۔

”جیہت ہے۔ جیہت جیھڑ تو پوری دنیا میں مشہور ہے۔ خدا کے لئے کسی اور کے سامنے اس سے لاطھی کا اظہار نہ کرنا ورنہ لوگ کہیں گے کہ پہلے پا کیشاں سمجھت سرودیں کو کسی تعلیم ہا غالان کے سفر میں داخل کر لایا جائے۔ جیہت ہے کہ تم طوطا کری کے بارے میں نہیں جانتے۔ کمال ہے۔ کمال۔..... عمران کی زبان روایا ہو گئی تھی۔

”اب ہتا بھی دو کیا ہوتی ہے یہ طوطا کری۔..... جو لیا نے بھلاکے ہوئے لجھے میں کہا۔

”یعنی حسین واقعی معلوم نہیں ہے۔..... عمران نے بے یہے یہے میں کہا جیسے اسے بیٹھنے تی نہ آ رہا ہو کہ اس کے سامنے جو اسی معمولی بات کا بھی علم نہیں ہے۔

”تم اسے چھوڑو۔ پلانگ کی بات کرد۔ خواہ نکواہ کا سفیں پھیلا کر اہل بات گول کر دیتے ہو۔..... جو لیا نے غصیلے لجھے میں کہا۔

”پھر وہی پلانگ۔ اے۔ میں نے تو بتایا ہے پلانگ

"ویسے عمران صاحب بات کو الجھا کر ڈی فریک کرنے کے
وقتی ماہر ہیں"..... صالح نے سکراتے ہوئے کہا۔

"ارے۔ آج تک مجھے حضرت ہی رہی کہ میں فریک پر آ
جاوں لیکن فریک ہر بار کامنا ہی بدل جاتا ہے اور تم فریک سے ڈی
فریک پر بھل گئی ہو"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارے ساتھ ذرا نہیں کر ہات کر لی جائے تو تم خود انکوہ
کوہاں شروع کر دیتے ہو"..... جولیا نے ختح لجھ میں کہا۔
"وہ کیا محاورہ ہے کہ جو فتنی وہ"..... عمران نے جان بو جھ کر
باتی الفاظ نہ کہے تھے۔

"یو ہنسش۔ روکو جیپ۔ ہم دونوں والیں چارہ ہیں۔ میں
خود چیف کو جواب دے دوں گی لیکن میں یہ بھیزی برداشت نہیں
کر سکتی"..... جولیا نے یکفت چڑھا کر اسے دالے لجھ میں کہا۔
"آئی ایم سوری مس جولیا ہا فنز والر۔ دیے میں نے جان بو جھ
کر پورا محاورہ نہیں بولا تھا کیونکہ بہر حال معزز خواہیں اس جیپ
میں تشریف فرمائیں"..... عمران نے یکفت انتہائی سمجھیدہ لجھ میں
کہا۔

"اب پلانگ بتاؤ اور سنو۔ اب جیس بتا ہی پڑے گا۔ ہم کو
پتلیاں نہیں ہیں۔ سمجھے"..... جولیا نے اور زیادہ غصیلے لجھ میں کہا۔
"پلانگ تو ہی ہے جو ذل سے بنتی چل آ رہی ہے۔ میری کیا
جرأت ہے کہ میں اس سے ہٹ کر کوئی اور پلانگ نہاؤں"۔ عمران نے

نے اسی طرح سمجھیدہ لجھ میں کہا۔

"کس پلانگ کی بات کر رہے ہو"..... جولیا نے چونکہ کر اور
فہرے ملکوں لجھ میں کہا۔

"تیکی کہ اپنی جان بچانے کے لئے انسان کو جو حرمت بھی اختیار
ملا پڑے کرنا چاہئے"..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب۔ کھل کر بات کرو۔ کیا پچھلیاں بھجو رہے ہو".....
جلایا نے ہونٹ چلاتے ہوئے کہا۔

"مسک جولیا۔ عمران صاحب کا مطلب ہے پھلی کوئی پلانگ
کھل بھالی ہی۔ وہاں پہنچ کر جو صورت حال ہو گی اس کے مطابق
اس سالی کی جائے گی"..... عینی سیست پر میٹھے ہوئے کچھن ٹکلیں نے

"یہ پچھلیاں بس تم ہی بھجو سکتے ہو۔ یہ صاف بات کیوں نہیں
لکھتا اور یہ بات سراسر فقط ہے۔ ہم کچھے ہوئے سچلوں کی طرح
کھولی میں جا گرس گے"..... جولیا نے غصیلے لجھ میں کہا۔

"کچھے کا ہی تو انتظار کر رہا ہوں۔ مجھوں بے چاری کب سے
لکھ لیں ہے"..... عمران نے بڑے قلیمانہ لجھ میں کہا تو جولیا چند لمحے
موش رہیں اور پھر یکدم سکرا دی۔

"تم۔ تم باز نہیں آؤ گے ایسی باتوں سے"..... جولیا نے عمران
ہلف دیکھتے ہوئے کہا۔

"اب میں نے کون ہی ایسی بات کی ہے"..... عمران نے

مکراتے ہوئے کہا۔
”میں سب بھیتی ہوں۔“..... جولیا نے بھی مکراتے ہوئے کہا۔
” عمران صاحب۔ اگر وات بروز نے مائیٹرنس کا کوئی نہما۔
حتم کر رکھا ہو گا تو پھر تو ہماری آمد کے بارے میں انہیں علم ہو چکا
ہو گا۔“..... اس بار صدر نے کہا۔ ظاہر ہے وہ اب بات کا موضوع
بدلا چاہتا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ عمران نے اپنی باتوں سے ہے:
”میں آنا اور سوریہ کا غصہ لے پا لوح بڑھتا چلا جائے گا جو ابھی تک
خاموش بیٹھا ہوا تھا مگر اس کا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

”انہیں تو اس بات کا علم ہی نہیں ہو سکتا کہ ہمیں یہاں کے
بارے میں علم ہے کیونکہ اس جگہ کے بارے میں معلومات ثابت نہیں
کاں کچھ ہونے سے ہوئی ہے اور ایسا اتفاقی ہو سکتا ہے۔“..... عمران
نے کہا۔

” وات بروز کی یہاں موجودگی ہی بتا رہی ہے۔ انہیں
بہر حال یہ خدشہ ہے کہ ہم یہاں دیکھنے جائیں۔“..... صدر نے
جواب دیا۔

”ہا۔ تھماری بات درست ہے۔ اس لئے ہم یہاں راست حمرا
میں داخل ہونے کی بجائے سرحد پر موجود چھوٹے سے گاؤں کے طبق
میں رک جائیں گے اور پھر پھر کاٹ کر ہم حمرا میں داخل ہوئے
گے۔“..... عمران نے اس بار سخیہ لہجے میں کہا۔

”یہیں اس گاؤں میں بھی ان کے آدمی ہو سکتے ہیں۔“..... دھارہ

بہر حال کافی ہے اقصبہ ہے۔ دہاں جیپ کے ہاتھ کھرا پہنچنا خاصا
دھماکہ خیز ہو گا اور اگر ان لوگوں نے دہاں کوئی بھر رکھا ہوا ہو گا تو
لامال انہیں اطلاع مل جائے گی۔“..... صدر نے جواب دیتے ہوئے
کہا۔

”تھماری بات درست ہے۔ لیکن بہر حال ہم نے دہاں پہنچنا
ہے اس لئے تو میں جولیا کو بتا رہا تھا کہ جان بچانے کے لئے ہر
حرب اختیار کرنے کی قانون میں اجازت ہوتی ہے۔“..... عمران نے
مکراتے ہوئے جواب دیا۔

”لیکن پھر بھی عمران صاحب ہمیں کچھ سوچتا ہو گا ورنہ میں جولیا
کی بات درست ہے کہ ہم کچھ ہوئے بھلوں کی طرح ان کی جھوٹی
میں جا گریں گے۔“..... صدر نے کہا۔

”تھماری وہ پہلے والی پانچ بات درست تھی کہ ہم کو ہم کی طرف
سے حمرا میں داخل ہوتے اور طوفان کے خلاف آلات استعمال
کرتے۔“..... جولیا نے کہا۔

”جمہوری دور ہے اس لئے مجبوراً مجھے تم سب کی بات مانی
چوڑی۔“..... عمران نے مکراتے ہوئے کہا۔

” عمران صاحب۔ کیا آپ کو یقین ہے کہ وات بروز ہمیں
جے ہو ش کریں گے۔ بلاک نہیں کریں گے۔“..... اپاچک عقیقی سیٹ
جے پیشے ہوئے کیپٹن قلیل نے کہا تو سوائے عمران کے باقی سب
لبھ اختیار اچل پڑے۔

"کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔" جولیا نے حرمت
بھرے لفجہ میں کہا۔

" عمران صاحب جس انداز میں سکھے عام جا رہے ہیں اور عمران
صاحب نے اپنے ساتھ گیس باریز سے بے ہوش ہونے سے
بچانے والی خصوصی گولیاں خرید کر سامان میں رکھی ہوئی ہیں اس
سے یہ تجہیز لکھا ہے کہ عمران صاحب گاؤں میں جا کر یہ گولیاں کھا
لیں گے اور پھر جیپ میں ہم صحرائیں داخل ہو جائیں گے اور پھر
وہی پرانا فرار شروع ہو جائے گا۔ وہ ہمیں بے ہوش کرنے کے
لئے گیس یا ریز استعمال کریں گے اور ہم مصنوعی طور پر بے ہوش
ہو جائیں گے۔ پھر جب یہ لوگ دہاں اکٹھے ہوں گے تو ہم اچانک
حرمت میں آ کر ان کا خاتر کر دیں گے۔" کہنیں کھلیل نے
تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ تو یہ ہے تمہاری پلانگ۔ لیکن تم خود یہ بات نہیں
تاکتے تھے اور کہنیں کھلیل کی بات درست ہے۔ ضروری نہیں کہ وہ
ہمیں بے ہوش ہی کریں۔ وہ جیپ پر میراںکوں کی پارش بھی کر سکتے
ہیں۔" جولیا نے کہا۔

"اس صورت میں وہ کافر حلالی پر ہم مشر اور صدر پر کس طرح
ہابت کریں گے کہ انہوں نے واٹی پاکیشاں سکرٹ سروں کے
ایجنٹوں کو ہی ہلاک کیا ہے اور تم سب کی کارکردگی اب اس لفج پر
ہٹکنے پہنچ ہے کہ شاید اب واٹی ہماری موت آنے کے بعد بھی کوئی

اس پر یقین نہ کرے۔" عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے لیکن انگریزوں نے ایسا نہ سوچا
ہو۔ ضروری نہیں کہ وہ تمہاری طرح ٹکر جوں۔" جولیا نے ایک
اور خدش ظاہر کرتے ہوئے کہا۔

"واٹ ہرڈز کی بیچت ایک خاتون شاتری ہے اور خواتین
بہر حال مردوں سے زیادہ ٹکرند ہوتی ہیں۔" عمران نے کہا تو سب
بے اختیار بھر پڑے۔

"تم سے زیادہ ٹکرند بہر حال نہیں ہو سکتی۔" جولیا نے بھی اس
بڑھنے پڑے کہا۔

"بھجو سے زیادہ ٹکرند تو تھویر ہے جو اس نے خاموش رہتا ہے
کہ مشہورہ محاورہ ہے کہ جاہلوں کا جواب خاموشی ہوتی ہے اس نے
بھیہ اس کی نظرؤں میں ہم جاہل ہیں۔" عمران نے کہا تو ایک بار
ہمہ سب بھس پڑے۔

"عمران صاحب۔ اگر میں جولیا کا خدشہ درست ثابت ہوا تو
کیا ہو گا۔" صادق نے کہا۔

"تریتیا یافتہ افراد عام انداز سے بہت کرو سوچتے ہیں اس نے
پیٹ گزروں وہ ہمیں بے ہوش کریں گے۔ ہمارے میک اپ واٹ
گریں گے اور اگر میک اپ واٹ ہو گئے تو ہمیں بے ہوشی کے
ھمان ہی ہلاک کر دیا جائے گا اور اگر میک اپ واٹ نہ ہوئے تو
ہمیں باندھ کر ہوش میں لا لایا جائے گا اور اگر اس کے برعکس کوئی

ہات ہوتی ہے تو ہم تو ہر حال ہوش میں ہی ہوں گے اور جان بچانے کے لئے ہر حرب اختیار کرنے کی قانونی اجازت ہوتی ہے۔..... عمران نے مکراتے ہوئے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

شائل کر شناس قبیلے کے قریب پیازی جہاں یہاڑی تھی جنگل اُخري سرے پر موجود ہے سے کہیں کے اندر کرنی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس پورے جنگل میں انہوں نے مائیٹر ٹک آلات نصب کر دیکھتے تھے۔ اس کی مائیٹر ٹک مشینزی سامنے والے کہیں میں موجود تھی جس کا انچارج کر شناخت تھا۔ شائل کے سامنے پیر پر ایک کارڈ لیس سیچلائٹ فون اور ساتھ ہی انڑکام موجود تھا جس کا رابطہ کر شناس سے تھا۔ اس کے ساتھ ہینڈ ٹوارٹر میں صرف چار آدمی تھے جن میں سے ایک کر شناخت تھا۔ دوسرا اس کا اسنٹنڈ مارٹو اور باقی دو قیلڈ کے آدمی تھے جو اس کے کہیں کے سامنے مشین ٹھیک کا نہ ہوں سے لکائے ہے پر چونکے انداز میں کھڑے رہتے تھے۔

شائل یہ اطلاع پا کر بے حد خوش ہوا تھا کہ پاکیشی سکرت مردوں کا بھیجا ہوا آدمی بکلا اگیا ہے اور پھر اسے شائل کے پاس لاایا

نکالنا ہی پڑے گا۔ یہ میری توہین ہے۔ شاگل نے یک لفٹ اونچی آواز میں بڑھاتے ہوئے کہا۔

”اس شاڑی کو سخت سکھا ہی پڑے، لیکن کیا کیا جائے۔ یہ پرائم خنزیر کی رشت دار ہے۔“ شاگل نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد ایک ہار پھر بڑھاتے ہوئے کہا۔ اسے بار بار یہ خیال آ رہا تھا کہ آخر وہ بیان کیوں موجود ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی تو بیان آئے ہے رہے وہ لازماً وارگل صحراء میں پہنچیں گے۔ بیان عمران کے ملائم آئے تھے۔ انہیں ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اب وہ کیوں بیان موجود ہے۔ وائٹ برڈز ایجنٹی سے یک لفٹ سروں کا کیسے مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔ یک لفٹ سروں کو ہر صورت میں مشن تکمیل کرنا چاہئے۔ لیکن سب کچھ وہ بیخا مسلسل سوچ رہا تھا لیکن کوئی تجویز اس کی بحث میں نہیں آ رہی تھی کہ اچاک فون کی بھٹکی نئی اجنبی تو اس نے ہاتھ بڑا کر رسید رکھا۔

”ایں۔ شاگل چیف آف کافرستان یک لفٹ سروں بول رہا ہوں۔“..... شاگل نے اپنی عادت کے مطابق اپنے ہام کے ساتھ پورا عبده بتاتے ہوئے کہا۔

”جتاب۔ ماہو لال بول رہا ہوں۔“ تکش ایں الیں جتاب۔..... دوسرا طرف سے منٹانی ہوئی ہی آواز سنائی دی تو شاگل بے اختیار اچل پڑا۔

”تمہیں بیان کا نمبر کیسے معلوم ہو گیا۔“..... شاگل نے انتہائی

گیا اور اس نے از خود ہی ان کے ساتھ کام کرنے کی آفر کر دی جس پر اسے کچھ معاوضہ بھی دے دیا گیا اور اس نے اپنا رول درست طور پر تجھا لیا تھا جس کی بدولت شاگل کا گروپ ہے ہوش افراد کو جنہیں پا کیٹھا یکرت سروں کے ممبرز سمجھا گیا تھا کرشناس تھبے کے قریب اس کے پاٹ پر لے آئے تھے جبکہ اس آدمی انھوئی کو وہیں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا تھا۔ پھر شاگل کرشناس گیا تھا۔ وہاں اس نے ان تینوں سے بات چیت کی تو اسے بے حد یا جی ہوئی کیونکہ یہ خود یکرت سروں کے رکن نہیں تھے اور نہ ہی ان کا کوئی تعقیل یکرت سروں سے تھا بلکہ یہ عمران کے ذاتی ملازم تھے اس لئے اس نے انہیں ہلاک کر دینے کا حکم دیا اور خود اپنے تیل کا پتھر پر داپس ہیڈ کوارٹر آ گیا اور اسے یقین تھا کہ اس کے حکم پر عمل درآمد کر دیا گیا ہو گا اس لئے وہ اہمیان بھرے انداز میں والیں ہیڈ کوارٹر آ گیا تھا۔ اسے اپنی طرح معلوم تھا کہ اس کی محارثی میں مشن تکمیل نہیں ہو رہا اس لئے وہ اہمیان بھرے انداز میں اپنے آنس میں بیخا ہوا تھا۔ اس نے اپنے گروپ کو کرشناس بھجوادیا تھا لیکن خود نہیں آیا تھا لیکن جب کافرستان کے صدر صاحب نے اسے حکم دیا کہ وہ وہاں پہنچنے تو بھجوادیے خود آنا پڑا۔

”اس وائٹ برڈز کا خالق کیا ہی پڑے گا۔“ مشن اس کے ذمے لگا دیا گیا ہے اور یہ چیف آف کافرستان یکرت سروں شاگل کو بیان اعقول کی طرح بھیج دیا گیا ہے۔ اس کا کوئی حل

جمرت مجرے لئے مل کہا۔

"پہنچنے والا سے جواب۔ آپ کے ہیئت کوارٹر سے یہ نمبر پہنچنے والا قانون کے مطابق پہنچایا گیا ہے ہا کہ اگر صدر صاحب آپ سے بات کرنا چاہیں تو کر لیں اور آپ تو جانتے ہیں کہ میں پہنچنے والا میں کس عمدے پر ہوں۔ مجھ سے یہ باتیں کیسے تجویزی رہ سکتی ہیں جواب"۔۔۔ مادھو لال نے ہڈے مودود پاڑ لے گئے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"محیک ہے۔ میں سمجھ گیا تھا میاں کیاں کال کی ہے تم نے"۔۔۔ شاگل نے کہا۔

"جواب۔ انجامی اہم ترین لیکن انجامی خفیہ اطلاع ہے مجرے پاس۔ اگر آپ تمن گنا معاوضے کا وحدہ کر لیں تو میں یہ اطلاع دے سکتا ہوں اور جواب مجھے لیکیں ہے کہ اس اطلاع کے بعد آپ نہ صرف تمن گنا معاوضہ دیں گے بلکہ یقیناً مجھے بھاری العزم بھی دیں گے اور ویسے اطلاع آپ کو صرف میں تھیں ملے سکتا ہوں"۔۔۔ مادھو لال نے کہا تو شاگل کے چہرے پر انجامی جمرت کے ہاثرات ابھر آئے۔

"تم مجھے بیک میل کرنا چاہتے ہو۔ مجھے شاگل کو۔ چیف آف کافرستان سکرٹ مروں کو"۔۔۔ شاگل نے یک لفڑت غراتے ہوئے کہا۔ مادھو لال کی بات سن کر واقع اس کا دماغ گھوم گیا تھا۔

"میں اس خبر کی ایسیست ہمارا ہوں جواب درد مجھے معلوم ہے"

ا کہ آپ ان معاملات میں واقعی بے حد نیاش ہیں جواب اور یہ بھی ہتا دوں جواب کر جس میں پر آپ اس وقت موجود ہیں اس میں کے بارے میں ہی خبر ہے جس کا علم اس وقت صرف صدر صاحب کو ہے یا اس میں پر کام کرنے والے سائنس دانوں کو یا مجھے۔۔۔ مادھو لال نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کیا اطلاع ہے۔ جلدی بتاؤ۔ اگر تم نے کوئی نئی بات بتا دی تو جسیں تمن گنا کی بجائے پائچ گنا معاوضہ ملے گا"۔۔۔ شاگل نے پوچک کر کہا۔

"جواب۔ اصل میں نہ ہی کر شاہس میں مکمل ہو رہا ہے اور نیو ڈیگرل میں بلکہ اصل میں رچہ گھر کی پہاڑی کے نیچے ہی ہوتی بھاری میں مکمل کیا جا رہا ہے"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل بے اختیار اچل چڑ۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تمہارا دماغ محیک ہے"۔۔۔ شاگل نے حل کے مل پیختے ہوئے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں جواب"۔۔۔ مادھو لال نے جواب دیا۔

"کیسے معلوم ہوا۔ تفصیل بتاؤ"۔۔۔ شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"جواب۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ میں پہنچنے والا سکرٹ مروں میں پہنچنے کی عدم موجودگی میں آنے والی سکرٹ کا اجزہ جنہیں سوچل

ہو۔۔۔ شاگل نے کہا۔
 ”جواب۔ پرینیٹ ہاؤس کے خصوصی فون سے ہے۔۔۔ چیک کیا جا سکتا ہے اور نہ سنا جا سکتا ہے اس لئے تو میں اطمینان سے یہ ساری باتیں کر رہا ہوں۔۔۔ مادھو لال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ اب خرچ تفصیل ہتاو۔۔۔ شاگل نے کہا۔
 ”جناب۔۔۔ پناہگر کی لیبارٹی سے ڈائرنر محکمہ کی کال تھی۔۔۔ انہوں نے صدر صاحب کو بتایا کہ پاکیشیانی سامنس دان اور اس نے مل کر دھات میکانم پر کام شروع کر دیا ہے تھن ان اس کے لئے خوری طور پر ایک خصوصی مشین چاہئے جو انکریپیا سے محفوظا پڑے گی۔۔۔ اس کے بغیر اس دھات پر کام شروع نہیں ہو سکتا اس لئے خوری طور پر وہ مشین محفوظا کر دی جائے۔۔۔ اس کے بعد انہوں نے اس مشین کی تفصیلات نیپ کر دیں۔۔۔ مادھو لال نے کہا۔

”پھر صدر صاحب نے جب اس سامنس دان کو کال کی تو انہوں نے کیا جواب دیا۔۔۔ شاگل نے ہوت چباتے ہوئے کہا۔
 ”یہ مجھے معلوم نہیں ہوا سکتا کیونکہ یہ کال صدر صاحب نے برہ راست کی ہو گی۔۔۔ مادھو لال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا تم مجھے اس نیپ کی کاپی بھجو سکتے ہو۔۔۔ شاگل نے کہا۔
 ”آپ کے پاس جو فون ہے اس میں کال نیپ کرنے کا ستم موجود ہے یا نہیں۔۔۔ مادھو لال نے کہا۔

کالاڑ کہا جاتا ہے کوئی نیپ کر کے صدر صاحب کی آمد پر انہیں ان کے سامنے چیل کرتا ہوں اور اس کام کے لئے ایسی مشیری نصب کی گئی ہے کہ یہ سب کچھ آنونیک طور پر ہو جاتا ہے اور میں بھی یہ کالاڑ نہیں سن سکتا۔ جیسے ہی کال کرنے والا ایسی کال کا لفظ ادا کرتا ہے تو اگر صدر صاحب موجود ہوں تو میں یہ کال ان کے خصوصی فون پر تھرو کر دیتا ہوں اور اگر موجود نہ ہو تو میں نیپ کرنے والائٹن آن کر دیتا ہوں اور نیپ میں فیڈ شدہ آواز کال کرنے والے سے ساری باتیں چیت کر کے کال نیپ کر لیتی ہے اور جب صدر صاحب آتے ہیں تو میں انہیں کال کرنے کے لیے کالاڑ کے ہارے میں تھاتا ہوں کہ کتنی تعداد میں ایسی کالاڑ ان کی عدم موجودگی میں آجھی ہیں جس پر صدر صاحب انہیں اپنے خصوصی فون پر تھرو کرنے کا تھا دے دیتے ہیں اور یہ تمام نیپ شدہ کالاڑ سخنے کے بعد وہ خود یہ خصوصی کاشن دے کر نہیں واش کر دیتے ہیں۔ اس طرح صرف صدر صاحب ہی وہ سچیل کالاڑ سن سکتے ہیں اور کوئی نہیں انہیں سکتا جیسے ہیں نے خفیہ طور پر کالاڑ کو سخنے کا بندوبست کر رکھا ہے جس کا عمیر سے علاوہ اور کسی کو نہیں۔ اس طرح مجھے انجائی اہم اور خفیہ باتوں کا علم ہو جاتا ہے جو میں آپ کو چاہ کر آپ سے انعام حاصل کر لیتا ہوں۔۔۔ مادھو لال نے تفصیل ملتے ہوئے کہا۔

”ہونہہ۔۔۔ نیک بچہ۔۔۔ سمجھ گیا ہوں۔۔۔ اب جسمیں پانچ گناہیں بلکہ دس گناہ معاوضہ ملے گا اور ہاں۔۔۔ تم کہاں سے فون کر رہے

جھیں دی گئی معاوضہ اور انعام بھی دون گا۔ شاگل نے کہا۔
 ”اوکے جناب۔ آپ واقعی فیاض ہیں جناب۔“ دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل نے کہیں۔ دبکر رابط فتح کیا اور پھر اس نے فون سیٹ کے نیچے موجود ایک اور ہٹن پر لس کر دیا تو اس ہٹن کے پر لس کرتے ہی سرخ رنگ کا چھوٹا سا بلب جل اخراج شاگل نے رسیور بکھر لاؤڑ کا ہٹن پر لس کر دیا۔ اس ساتھ ہی فون تیک سے ایک آواز سنائی دیتی گئی۔

”میں ڈاٹری تھیس بول رہا ہوں جناب۔ رچنا تم لیبارٹری سے۔“ بولنے والا کہہ رہا تھا اور شاگل ہوت ہیتھیچے خاموش ہیجا یہ سب کن رہا تھا۔ ڈاٹری تھیس واقعی وہی پکھ کہہ رہا تھا جو پکھ مادھوال نے اسے بتایا تھا اس نے وہ پوری طرح مطمئن ہو گیا تھا کہ مادھوال نے درست بتایا ہے۔ اس نے نیپ آف آر دی اور اس کے ساتھ ہی اس نے اٹرکام کا رسیور اخیا اور یکے بعد دیگرے دو ہٹن پر لس کر دیئے۔

”لیں سر۔ کرشن بول رہا ہوں سر۔“ دوسری طرف سے کرشن کی صوت دبانہ آواز سنائی دی۔

”سنو۔ تم یہاں رہو گے۔ میں واپس دارالحکومت جا رہا ہوں۔ سب انتظامات اسی طرح رکھتا۔ میں وہاں پہنچ کر تم سے رابط کروں گا۔“ شاگل نے کہا۔

”لیں سر۔“ کرشن نے جواب دیا تو شاگل نے رسیور رکھا اور

”ہاں ہے۔ کیوں۔“ شاگل نے پوچک کر کہا۔
 ”میں نیپ یہاں سے آن کر دیتا ہوں۔ آپ اسے ریکارڈ کر لیں ورنہ یہاں سے باہر نیپ نہیں بھجوایا جا سکتا۔ میں یوں کے ذریعے ہر آدمی اور سامان کی پا قاعدہ چیلنج کی جاتی ہے۔“ مادھوال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
 ”لیکھ کہے۔ تم آن کرو میں نیپ آن کر دیتا ہوں۔“ شاگل نے کہا۔

”اوکے۔“ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی فون پر خاموشی طاری ہو گئی لیکن رابط ایسی برقرار تھا۔ شاگل نے فون سیٹ کے نیچے موجود ایک سرخ رنگ کا ہٹن آن کر دیا۔ ”بیلو سر۔“ کیا آپ نے نیپ کرنے کا ستم آن کر دیا ہے۔
 چند لمحوں بعد مادھوال کی آواز سنائی دی۔

”لیں۔ آن کرو نیپ ریکارڈ۔“ شاگل نے کہا۔

”لیں سر۔“ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہیلکی سی کنک کی آواز سنائی دی اور ساتھ ہی سرخ ہٹن کے ساتھ ہی ایک چھوٹا سا سرخ رنگ کا بلب جل ایسی تو شاگل بھجو گیا کہ نیپ آن ہو گئی ہے۔ وہ خاموش ہیٹھاں نیپ کو دیکھتا رہا۔ تھوڑی دری بعد بلب بھجو گیا تو شاگل نے ہاتھ بڑھا کر ہٹن آف کر دیا۔

”کمال نیپ ہو گئی جس۔“ مادھوال نے پوچھا۔
 ”ہاں۔ تم بے کنے رہو۔ میں جلد دارالحکومت پہنچ رہا ہوں۔ پھر

پھر بڑا فون جیس اخفا کر اس نے اس کے پچھے خانے میں موجود ایک بہن دبایا تو کنک کی آواز کے ساتھ ہی ایک مانگرو شیپ روپ باہر آ گیا تو شاگل نے بہن دبا کر اس خانے کو دوبارہ بند کیا۔ مانگرو شیپ روپ اخفا کر اس نے جیب میں رکھا اور تیزی سے قدم افشا ہوا ہیر وہی دروازے کی طرف ہو گیا۔ تھوڑی دبے بعد اس کا مخصوص بیلی کا پھر فضا میں بلند ہوا اور تیزی سے دارالحکومت کی طرف پڑھتا چلا گیا۔ شاگل خود ہی بیلی کا پھر کو پائٹ کر رہا تھا کیونکہ وہ پائٹ کو ساتھ نہ لایا تھا۔ دوسرا بیلی کا پھر کرکشاس میں تھا اور اس کا پائٹ بھی دیس تھا۔ اسے بلانے میں وقت لگا اس نے شاگل نے خود عی بیلی کا پھر کو پائٹ کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ اسے دراصل دارالحکومت میں اپنے ہیڈ کوارٹر جنپنے کی جلدی تھی تاکہ وہاں جا کر وہ رچنا گھر کی لیبارٹری اور وہاں موجود خالقی انتظامات کے بارے میں معلومات حاصل کر کے صدر سے بات کرنا چاہتا تھا۔ اس کا پلان تھا کہ وہ صدر صاحب کو یہ کہے گا کہ پاکیشی سیکرٹ سروس کو اس بات کا علم ہو چکا ہے اور اس نے پاکیشی سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے ایجٹ ٹرانس کے طازمہ ہائیکورس سے یہ معلومات حاصل کی ہیں اور پھر اسے ہلاک کر دیا ہے۔ اس طرح نہ صرف اس کی کارکردگی کا صدر صاحب پر رعوب پڑ جائے گا بلکہ پرائم فنڈر صاحب کو بھی پتہ چل جائے گا کہ شاگل کی کیا اہمیت ہے۔ دیے دو دل عی دل میں اس بات پر تمہان ہو رہا تھا کہ اس پار محالات

کو پرائم فنڈر صاحب سے بھی چھپایا گیا ہے اور فنس بھی بتایا گیا ہے کہ مشن دارنگل صحراء میں مکمل کیا جا رہا ہے بلکہ اصل مشن نہی کرکشاس میں مکمل ہو رہا ہے اور نہ اسی دارنگل میں بلکہ اصل مشن رچنا گھر میں انجامی خفیہ طور پر مکمل کیا جا رہا تھا۔

بیلی کا پھر نفعا میں اختا چلا گیا۔ بیلی کا پھر کی پانکت سیٹ پر
ناٹگر تھا جبکہ عجی سیٹ پر جوزف اور جوانا موجود تھے۔ ان تینوں کی
جبوں میں کرشناس کے احاطے سے مٹے والا چدید اسلو جو دھرا۔
بیلی کا پھر انبوں نے اسی احاطے سے اسی حاصل کیا تھا جہاں انہیں
بے ہوشی کے عالم میں لا لایا گیا تھا اور پھر شاگل نے وہاں آ کر ان
سے بات چیت کی تھی اور پھر انہیں آؤئے سمجھے میں ہلاک کرنے کا
حکم دے کر واپس چلا گیا تو ناٹگر، جوزف اور جوانا نے یہاں
موجود تمام افراد کا خاتر کر دیا تھا اور پھر ان کا پروگرام یہ ہنا تھا کہ
وہ چدید اسلو لے کر بیلی کا پھر پر سوارہ، وہ کافی بلندی سے جھگل
کر اس کے اس لیہارڑی کے عجی طرف اتر جائیں گے جہاں
لیہارڑی موجود ہے اور جو تک جھگل میں جو آلات لگائے گئے ہیں وہ
جھگل کے اندر مانیزگن لئے نصب کے گئے ہوں گے اس لئے

اگر وہ بلندی سے یا سائیل سے چکر کات کر عجی تھر فٹن جائیں تو
کسی کو معلوم نہ ہو سکے گا اور دیے گئی اس بیلی کا پھر پر سکرت
مردوں کے الفاظ اور مخصوص نشانات موجود تھے اس نے اگر انہیں
چکر بھی کر لیا گیا تب بھی مکی سمجھا جائے گا کہ کافرستان سکرت
مردوں کے افراد ہی اس میں سوار ہیں اس نے اسے فضا میں جائے
ٹھیک کیا جائے گا اور شاگل جس وقت یہاں سے گیا تھا اس وقت
ناٹگر اور اس کے ساتھی بندھے ہوئے تھے اس نے اسے یہاں کسی
گزوڑ کو کوئی خیال نہ ہو گا اور دیے گئی جب سے شاگل گیا تھا
جب تک لے کر ان کے بیلی کا پھر میں سوار ہونے تک شاگل یا اس
جھگل میں موجود اس کے ہیل کوارٹ سے کوئی کاں نہیں آئی تھی اس
لئے بھی وہ پوری طرح مطمئن تھے۔

ناٹگر نے بیلی کا پھر کو کافی بلندی پر لے جا کر برداہ راست آگے
چھانے کی بجائے اس کا رخ اس طرف کر دیا تھا جہاں سے وہ
جھگل کے اوپر سے گزرنے کی بجائے چکر کات کر عجی طرف پہنچ
سکتا تھا اور پھر کافی لہا چکر کات کر جب وہ جھگل کے عقب میں
پہنچے تو وہاں ایک پہاڑی موجود تھی۔ اس پہاڑی کی ساخت اسکی تھی
گر صاف حسوس ہوتا تھا کہ اسی پہاڑی کے پہنچے وہ لیہارڑی ہے۔
پہاڑی کے اوپر ایسی تھیبیات موجود تھیں جن سے ظاہر ہوتا تھا کہ
یہاں پہلے ایز فورس کا پاٹ تھا یعنی اب یہ پاٹ خالی چڑا ہوا
ہے۔ ناٹگر بھی گیا کہ شاگل نے سیکورٹی کے ڈم پر اسے خالی کر لیا ہوا

گا تاکہ پا کیشا سکرت سروس ایئر فورس کے آدمیوں کے روپ اور
بی نظارم میں آ کر ان کا سارا سیٹ اپ شتم کر دے۔

ناٹنگر نے بیلی کا پتہ پہاڑی کے عصب میں اتنا اور پھر وہ لوگ
بیلی کا پتہ سے اتر کر پہاڑی چنانوں کو پھلا لگتے ہوئے آگے بڑھنے
لگئے۔ بھی وہ پہاڑی کے سامنے والے حصے تک پہنچنے تھے کہ
انہیں چنانوں کے پیچے چھپنا پڑا کیونکہ جنگل کے آخری حصے میں
انہوں نے ایک بیلی کا پتہ کو فضا میں بلند ہوتے دیکھ لیا تھا اور اگر وہ
فوری طور پر چھپ نہ جاتے تو بیلی کا پتہ میں موجود افراد کی نظر وہ
میں آ سکتے تھے۔ اس بیلی کا پتہ پر بھی کافرستان سکرت سروس کے
الفاظ اور نشانات بنے ہوئے تھے۔ ان الفاظ کے اوپر چیزیں کا لفظ
بھی نہیاں طور پر لکھا ہوا تھا جو انہیں دور سے بھی صاف نظر آ رہا
تھا۔ بیلی کا پتہ جنگل کے آخری حصے سے الملا دکھائی دیا تھا۔ کافی
بلندی پر جا کر وہ تجزی سے گھوما اور پھر شمال کی طرف بڑھتا چلا کیا
اور پھر تھوڑی دری بعد وہ ان کی نظر وہ اونچیں ہو گیا۔

"میرا خیال ہے شاگل اس بیلی کا پتہ میں سوار ہو کر جہاں سے
چلا گیا ہے"..... ناٹنگر نے چہاں کی اوٹ سے باہر لٹکتے ہوئے کہا۔
"وہ کرشماں نہ گیا ہو۔ جب وہیں کی صورت حال دیکھے گا
تو لازماً والیں آئے گا"..... جوہا نے کہا۔

"نہیں۔ وہ جس طرف کیا ہے اور حدا تک ہوتا ہے۔ اگر اسے
کرشماں چانا ہو تو وہ باس طرف مذکور جاتا"..... ناٹنگر نے

جنگل دیا۔

"بہر حال جو کچھ بھی ہوئیں اس کی وابھی سے پہلے اس کے
بیٹے کو اڑ پر تقد کرنا ہے"..... جوہا نے کہا۔

"میں ایک لیا جا کر ساری صورت حال کو چیک کر کے آؤں۔
تم بھی تھہڑا"..... جوزف نے کہا۔

"تم ایکیں کہنے نہ چاہو"..... ناٹنگر نے کہا۔
"آجکہ اپنے الفاظ میرے ہارے میں نہ کہنا۔ اگر تم بس کے
شامگرد ہوئے تو تم اب بھک زندہ کھڑے نظر نہ آتے۔ جوزف
کبھی اکیلا نہیں ہوتا۔ قادر جوشوا اور پاس دونوں بھیش میرے ساتھ
ہوتے ہیں"..... جوزف نے انجامی لٹج لیج میں کہا۔

"آئیں ایم سوری جوزف۔ میرا مصدقہ تھاری تو ہیں کرنا نہیں تھا۔
میں نے تو ایک خدش خاہر کیا تھا"..... ناٹنگر نے سکراتے ہوئے
کہا۔

"جہاں جنگل ہو وہاں جوزف پھنس سکتا"..... جوہا نے کہا
تو ناٹنگر نے اپنات میں سر ہلا دیا۔

"اوکے۔ تم نہیں رکو۔ میں چکر لکا کر اور حالات کا جائزہ لے
کر آ رہا ہوں"..... جوزف نے بھی اس پارسکراتے ہوئے کہا اور
پھر وہ چنانوں کی اوٹ لیتا ہوا آگے بڑھا چلا گیا۔ تھوڑی دری بعد
وہ جنگل میں واصل ہو کر ان کی نظر وہ اونچل ہو گیا۔

"میرا خیال ہے کہ تم میں سے ایک کو جوزف کے پیچے چانا

چاہئے۔ جوزف جذبات سے کام لے رہا ہے جبکہ یہاں سائنسی آلات ہر طرف نصب ہیں"..... ٹائگر نے کہا۔

"تم بے فکر رہو ہی ٹائگر۔ جوزف کی حیات جگل میں داخل ہوتے ہی چاروں گلا بڑھ جاتی ہیں"..... جواہا نے کہا تو ٹائگر نے بے اختیار ہونٹ بخچی لے۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کے شدید انتظار کے بعد انہیں اچاک جوزف واپس آتا دکھائی دیا تو وہ دونوں چونک پڑے۔ جوزف اجنبی تیزی سے چنانوں کو پھلانگا ہوا ان کے قریب بچک گیا۔

"کیا ہوا"..... ٹائگر نے بے بھن سے بجھ میں پوچھا۔ "بجکل کے آخری حصے سے کچھ اندر کی طرف وہ بڑے کیمین ہیں جن میں سے ایک خالی پڑا ہوا ہے۔ البتہ دہاں میز کے اوپر وہ فورز پڑے ہیں۔ لگتا ہے کہ اسی کیمین میں شاگل کا ہیڈ کوارٹر تھا جیکہ دوسرے کیمین میں مشینی نصب ہے اور اندر چار آدمی موجود ہیں۔

وہ شراب پینے میں مصروف تھے۔ مشینی کی سرکین پر بجکل کا اندرولی حصہ نظر آ رہا تھا۔ اس کے علاوہ دہاں اندر کوئی نہیں ہے"..... جوزف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"انہیں ان چاروں کا خاتر کر دیا جائے تھا"..... ٹائگر نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ بجکل کے اندر مزید کچھ لوگ موجود ہوں اس لئے ہم میں سے کسی ایک کا دہاں موجود رہنا ضروری تھا"۔ جوزف

نے جواب دیا۔

"محکم ہے۔ پہلے دہاں جا کر اندر گیس فراز کرتے ہیں۔ پھر ان مشینی کو چیک کر کے آگے کی بات سمجھیں گے"..... جواہا نے کہا تو ٹائگر اور جوزف دونوں نے اٹھت میں سر ہلا دیئے۔ پھر ان تیخوں نے بجیوں سے مشین مسلسل اور گیس مسلسل ٹھالے اور جوزف کی رہنمائی میں ہر چیز کی طرف انداز میں چنانوں کو پھلا تھتے ہوئے بجکل کی طرف ہر چیز پڑھ لے گئے۔ ٹائگر کا انداز درست ہاتھ ہو رہا تھا کہ بجکل سے عینی طرف انہوں نے کوئی آل نصب نہیں کیا تھا۔

انہیں شاید اس بات کا تصور نہیں تھا کہ عینی طرف سے بھی کوئی دھماں آ سکتا ہے۔ ان کو سو فیصد یقین تھا کہ جو بھی اور ہر آئے گا بہر حال بجکل کی طرف سے ہی آئے گا اور اگر ٹائگر، جوزف اور جواہا کے ہاتھ ان کا بیٹل کا پڑنہ لگتا تو انہیں بھی بجکل کے اندر سے عی یہاں تک پہنچنا پڑتا۔ دوسری بات جس کا فائدہ انہیں ہوا تھا وہ یہ کہ کرشماں اور ہیڈ کوارٹر میں مسلسل رابطہ نہیں تھا کہ دہاں کے حالات کے پارے میں ان لوگوں کو علم ہو سکا اس نے بغیر کسی خلل کے وہ لوگ ان کیہر تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے۔

شاگل کی عدم موجودگی کی وجہ سے سلسلہ افراد بھی باہر پہرہ دینے کی بجائے دوسرے کیمین میں بیٹھے شراب نوشی اور گیس ہاتھے میں مصروف تھے۔ جوزف نے انہیں کیمین کے عقب میں رکنے کا اشارہ کیا اور خود بھی جهازیوں کی اوث لیتا ہوا محاط انداز میں کیمین کی

سائید سے گوم کر فرنٹ کی طرف بڑھنے لگا۔ کیمین کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور اندر سے انسانی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ جوزف کیمین کی سائید سے مخاط اندماز میں آگے بڑھنے لگا۔ مشین پلعل اس نے والیں جیب میں ڈال لیا تھا اور اب اس کے ہاتھ میں صرف تیک پلعل تھا۔ اس نے دروازے کے قریب تک کر گئیں پلعل کی ہال کا رنگ اندر کی طرف کیا اور پھر سنک سنک کی آوازوں کے ساتھ ہی یکے بعد دیگرے چار گیس کپسول اندر جا گئے۔

"اوے یہ کیا۔ یہ کیمین آوازیں ہیں"..... ایک آواز سنائی دی اور پھر گھمی گھمی ہی آوازوں کے بعد خاموشی طاری ہو گئی تو جوزف بیچھے بہت کر دوڑتا ہوا سائید سے عقبی طرف آگیا جہاں ٹائگر اور جوانا موجود تھے۔

"وہ سب بے ہوش ہو چکے ہیں"..... جوزف نے کہا تو ان دونوں کے سنتے ہوئے چہرے بے اختیار ہارل ہو گئے۔ تھوڑی درج بعد وہ تجویں اس کیمین میں داخل ہوئے تو وہاں چار افراد کر سکیوں سے نیچے گردے ہوئے تھے۔ وہ چاروں سے وہیں ہو چکے تھے۔ سکرینیں دیپے ہی روشن تھیں۔ ان پر جھلکے ٹھفٹھے نظر آ رہے تھے۔

"تم دونوں انکی بیہاں سے الخا کر درمرے کیمین میں ڈال دو۔ میں مشینی کو جیکے رہتا ہوں"..... ٹائگر نے کہا تو جوزف اور جوانا نے دو داؤں کو گھیت کر کامنھوں پر ڈالا اور کیمین سے

باہر گل گئے تو ٹائگر نے اس مشینی کو چیک کر کر خروع کر دیا اور تھوڑی درج بعد سے یہ چیک کر کے اپیٹھان ہو گیا کہ جھلک کے اندر صرف سائید گل آلات نسب کے گئے ہیں اور کوئی آدمی موجود نہیں ہے۔ چنانچہ وہ درمرے کھنکنگی طرف بڑھ گیا۔ جوزف اور جوانا باہر موجود تھے۔

"ان میں سے ایک کو ہوش میں لاایا جائے اور اس سے پوچھا جائے کہ شاگل کیا ہے اور کب واپس آئے گا"..... ٹائگر نے ان دونوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جوزف۔ تم سائید باہر رکو۔ کسی بھی وقت اچاک کوئی آ سکا ہے۔ میں ان سے پوچھ چکھ کرتا ہوں"..... جوانا نے کہا تو جوزف نے اپناتھ میں سر ہلا دیا۔ ٹائگر، جوانا کے ساتھ درمرے بڑے کیمین میں آگیا جہاں بیرون پر دونوں موجود تھے۔ ان میں سے ایک سہلاٹ فون تھا جبکہ دوسرا انٹرکام تھا۔ انٹرکام کا ایک بیس مشینی وائے کیمین میں موجود تھا۔

"یہ آدمی مجھے ان کا چیف دکھائی دتا ہے"..... جوانا نے ایک لپے اور قدر سے بھاری جسم کے آدمی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہا۔ اسی سے پوچھ چکھ کر لوا"..... ٹائگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب میں موجود ایک مشینی کاٹل کر اس کا ڈھکن گھولا اور اسے اس آدمی کی ہاک سے لگا کر چڈ لمحوں کے بعد ہٹایا

کری پر بخدا دیا۔ کرشن کا جیزا نوٹ کر لیکھا تھا۔ اس کا چہرہ
تکلیف کی شدت سے مسخ ہوا تھا۔

"اب اگر نلاڈ بیانی کی تو گردن توڑ دوں گا"..... جوڑا نے
غراتے ہوئے کہا۔ کرشن کا پورا جسم بیربی طرح لرز رہا تھا۔ اس کی
حالات دیکھ کر ہی ناچیخ اور جوڑا دونوں سمجھے گئے کہ کرشن فیلڈ کا آدمی
نہیں ہے۔ اس کا صاف مطلب تھا کہ وہ اس مشینری کا اچارج
ہے۔

"نولو بیس گیا ہے شاگل اور کہاں گیا ہے"..... ناگیر نے
غراتے ہوئے لبھ میں کہا تو کرشن نے اس طرح بولنا شروع کر دیا
جسے شہر پر لیکارڈ آن ہو جاتا ہے۔ جیزا نوٹ کر لیک جانے کی
وجہ سے وہ انجامی تکلیف بھرے لبھ میں بول رہا تھا لیکن بہر حال
اس کی بات سمجھے میں آری تھی۔ ناگیر نے اس کے خاموش ہونے
پر اس سے سوالات شروع کر دیے اور تمہری دری بعد انہیں پوری
تفصیل کا علم ہو گیا۔ عقی طرف پہاڑی کے نیچے لیبارڈی تھی جو بند
چڑی تھی۔ کرشن کے لحاظ سے کرشناں قبیلے میں لائے جانے والے
تمہوں آدمیوں کو ہلاک کر دیا گیا تھا اور شاگل یہاں اس کہیں میں
بیٹھے بیٹھے اپا لک اٹھ کر بیٹل کا پڑ پر سوار ہو کر دار الحکومت چاگیا
تھا اور یہاں ان چاروں کے علاوہ اور کوئی آدمی موجود نہ تھا۔

"اے اور اس کے ساتھیوں کو آف کر دو جوڑا"..... ناگیر نے
کہا تو اس کا فخرہ ختم ہوتے ہی جوڑا نے بکل کی سی تیزی سے جیب

اور اس کا ذمکن ہدکر کے اسے جیب میں ڈال لیا۔ جوڑا نے
جسک کر اس آدمی کو اٹھا کر کری پر ڈال دیا اور پھر اس کی میبیوں کی
ٹلاٹی لی تو اس کی ایک جیب میں مشین پہل م موجود تھا۔ جوڑا نے
مشین پہل اپنی جیب میں ڈال لیا۔ چند لمحوں بعد اس آدمی کے
جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہوئा شروع ہو گئے۔

"یہ۔ یہ۔ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ۔"..... اس آدمی نے ہوش میں
آتے ہی انجامی تحریت بھرے لبھ میں کہا لیکن دوسرا ہی لمحے
اس کے طبق سے گھمنی گھمنی سی آوازیں لٹکنے لگیں جب جوڑا نے اسے
گردن سے پکڑ کر ایک جھکے سے اوپر اٹھایا۔

"کیا نام ہے تمہارا۔ بولا"..... جوڑا نے غراتے ہوئے کہا۔

"گک۔ گک۔ کرشن۔ کرشن"..... اس آدمی نے بیچنے بیچنے لبھ
میں رک رک کر کہا تو جوڑا نے اسے واپس کری پر ٹھنڈا۔

"شاگل کہاں ہے"..... ناگیر نے پوچھا۔

"تھ۔ تھ۔ چیف تو دار الحکومت ٹپے گئے ہیں۔ م۔ م۔ مگر تم
کون ہو۔ تم یہاں کیسے پہنچ گئے ہو"..... کرشن نے اسی پارقدرے
سکھلے ہوئے لبھ میں کہا۔

"شاگل کیوں گیا ہے۔ وجہ بتاؤ"..... ناگیر نے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم"..... کرشن نے کہا ہی تھا کہ پاس گھرے جوانا
کا بازو بکل کی سی تیزی سے جوڑا اور کرشن چیڑا ہوا اچھل کر نیچے جا
گرد۔ جوڑا نے جسک کر اسے گردن سے پکڑ کر ایک جھکے سے واپس

سے مشین پہل نکلا اور درمرے لمحے کیben فارنگڈ کی آوازوں سے گونج اٹھا۔ کرشن اور اس کے تینوں بے ہوش ساتھی چند گھون میں لاشوں میں تبدیل ہو چکے تھے۔

”اب تکی ہو سکتا ہے کہ اس بندیبارڑی کو چاہ کر کے تم اسی بیل کا پھر پر واپس چلے جائیں۔۔۔ جو اتنا نہ کہا۔

”فون میں میوری سٹم موجود ہے۔ شاگل بغیر کسی وجہ کے اچانک یہ جگہ تینیں مچھوڑ سکتا۔۔۔ ہائیگر نے کہا اور پھر اس نے فون کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا اور چند گھون بعد جب ماہولال کی آواز سنائی وی تو وہ دونوں چونک پڑے اور پھر وہ دونوں خاموشی سے ماہولال اور شاگل کے درمیان ہونے والی گھنگٹوں سختے رہے اور گھنگٹوں سختے کے بعد ان کے پھرے دیکھنے والے ہو گئے کیونکہ ماہولال نے شاگل کو جو کچھ بتایا تھا وہ انتہائی حیران کن تھا۔ اصل مشین نہ ہی کریساں میں مکمل ہو رہا تھا اور نہ ہی وارگل میں چیزیں عمران اور پاکیشیا سکرٹ سروس میں تھیں بلکہ اصل مشین رچنا مکر کی لیبارڑی میں مکمل کیا جا رہا تھا۔ گھنگٹوں میں نیپ کا بھی خواہ آیا تھا اس لئے ہائیگر نے فون سیٹ الٹا کر اس کا پچھا حصہ چیک کرنا شروع کر دیا۔

”نایگر و نیپ کا خاذ خالی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ شاگل یہ نیپ لے گیا ہے۔۔۔ ہائیگر نے کہا۔

”اس سے ہمیں کیا فرق چلتا ہے۔ اصل بات (سامنے آئی

گئی ہے۔ ہم نے اس نیپ کا اچار تو تینیں ڈالنا تھا۔۔۔ جو اتنا نے منہ بھاتے ہوئے کہا۔

”مران صاحب کو شاید ہماری بات پر تینیں نہ آئے۔ اُر پر نیپ مل جاتا تو انہیں یقین آ جاتا۔۔۔ ہائیگر نے کہا۔

”ہاں۔ تمہاری بات صحت ہے لیکن یہاں بیان ہے کہ بھیں ماہش کو جانتے کی بھاگ فوری طور پر رچنا مگر پہنچا چاہئے۔ یہ شاگل لازماً جا کر کارخانے کے صدر سے بات کرے گا اور اسے نیپ سخواست کا اس طرح وہ اپنی احیت ہات کر کے یہاں کی بجائے وہاں اپنا سیٹ اپ کرے گا اس لئے اس سے پہلے بھیں وہاں واقعیت کر مشن مکمل کر لیتا چاہئے۔ ہمارے پاس ہیلی کا پھر بھی موجود ہے۔۔۔ جو اتنا نہ کہا۔

”تینیں۔ ہاس کو اطلاع دینا ضروری ہے۔ تم جوزف کو ساتھ لے کر اس لیبارڑی کو چاہ کرنے کا مشن مکمل کرو۔ یہاں کی تمام مشینری بھی جاہ کر دینا۔ میں اس دورانِ زانسکر پر ہاس سے بات کرنا ہوں۔۔۔ ہائیگر نے کہا تو جو اتنا سر ہلاتا ہوا کیben سے باہر نکل گیا۔

”یہ لوگ واقعی انجامی خطرناک ہیں میڈم لیکن چونکہ انہیں خطرے کا احساس نہیں ہو گا اس لئے یہ اس طبقہ میں کیا جائیں گے۔ البتہ کسانی گاؤں سے آجے چلتے کے بعد یہ لوگ بے حد چوکنا ہوں گے۔“ جو گندر نے جواب دیتے ہوئے کہا تو شائزی نے اثبات میں مدد دیا۔

پھر تقریباً آدمیے چلتے بعد وہ چونکہ کر سیدھے ہو گئے کیونکہ حرکت کرتا ہوا نظر اب اس پا اکٹ کی طرف بڑھ رہا تھا جو کسانی گاؤں کی نشاندہی کر رہا تھا۔ پھر یہ نقطہ اچاک رک گیا تو ان دونوں نے بے احتیاط ہوت بھیجنی لئے کیونکہ اس نقطے کے راستے کا مطلب فارم پا کیشیا سکرٹ سروں کسانی گاؤں میں پہنچ پہنچ ہے۔ تھوڑی در بعد اچاک میشن کے پہنچے حصے سے نوں نوں کی آوازیں بلند ہوتے لگیں تو وہ دونوں اس طرح اچلپل پڑے چھسے ان کے پیروں کے اچاک بم پھٹ پڑا ہو۔ شائزی نے ہاتھ بڑھا کر تیزی سے ایک ہٹن پر لیں کر دیا۔

”جیلو۔ جیلو۔ کرم داس کالاگ۔ اور“۔۔۔ میشن کے پہنچے حصے سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”لیں۔ شائزی اٹھا گئے یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اور“۔۔۔ شائزی نے تیز لپکھ میں کہا کیونکہ کرم داس ان چار افراد کا انچارج تھا جنہیں اس نے کسانی گاؤں بھجوایا تھا۔

”میڈم۔ یہ چاروں بے ہوش کر دیئے گئے ہیں۔ اور“۔۔۔ کرم

شائزی اور جو گندر دونوں ایک میشن کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔ میشن کی بڑی سی سکرین روشن تھی اور اس پر ایک نقطہ موجود تھا اور اس نقطے پر ایک نقطہ آہست آہست حرکت کرتا ہوا دھائی دے رہا تھا۔ وہ دونوں اس وقت پہلے گلستان میں موجود تھے۔ جو گندر نے ایک جیپ پر اپنے چار آدمی کسانی گاؤں بھجوادیئے تھے تاکہ یہ پا کیشیاں ایکٹنوں کی مظلوم۔ جیپ وہاں پہنچے اس میں موجود افراد کو بے ہوش کر کے اس جیپ سیست میہاں لایا جائے۔ سکرین پر حرکت کرتا ہوا نقطہ تارہ تھا کہ جیپ اسی کسانی گاؤں تک نہیں پہنچی اس لئے وہ دونوں خاموش بیٹھے اس نقطے کو حرکت کرتا دیکھ رہے تھے۔

”ہمارے آدمی کا سلیمان باہر ہے ہیں۔ یہ انجامی خطرناک ترین لوگ ہیں۔۔۔ شائزی نے کہا۔

"اخارہ گھنے تک پھر انہی گیس کے انہیں کسی صورت ہوش نہیں
آ سکا میڈم۔ اور"..... کرم داس نے جواب دیجئے ہوئے کہا۔
"لیک ہے۔ تم انہیں ان کی جیپ سمجھتے ہیجاں لے آؤں گیں
بھر بھی احتیاطاً ان سب کے ہاتھ عقب میں کر کے جھکڑاں ڈال
وچا اور خیال رکھنا کہیں یہ راستے میں ہوش میں نہ آ جائیں۔
اور"..... شاتری نے کہا۔

"لیں میڈم۔ اور"..... کرم داس نے جواب دیا تو شاتری نے
اور ایٹھاں پر رامسہل آف کر دیا۔

یہ سے خطرناک مرحلہ بخوبی طے ہو گیا ہے۔ اب یہ
جادے رم و کرم پر ہوں گے۔ شاتری نے رامسہل آف کر کے
جو گندر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"لیں میڈم۔ ویسے بیرا خیال ہے کہ جتنی جلدی انہیں ہاک کر
دیا جائے اتنا ہی اچھا ہے"..... جو گندر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ یہ انجائی خطرناک لوگ ہیں
اس لئے ان کے میک اپ واش ہوتے ہی انہیں گولیوں سے ازا
دیا جائے گا"..... شاتری نے جواب دیا تو جو گندر کا ستا ہوا چہرہ بے
اختیار کھل اخلا۔ سکرین پر اپ رکا ہوا سرخ لفظ دبارہ حرکت میں آ
گیا تھا اور پھر جب قریباً ڈیڑھ کھنے بعد لفظ صراحتی سرحد پر پہنچ
گیا تو جو گندر انہ کر جائے سے باہر چلا گیا۔

پرائم منز معاشر کو جب میں خوش خبری سناؤں گی تو لازماً

داس نے جواب دیا تو شاتری اور جو گندر دلوں نے بے اختیار
المیان بھرے طویل سانس لے۔

"کس طرح ہے ہوش کیا ہے۔ پوری تفصیل بتاؤ۔ اور".....
شاتری نے اس پار قدرے المیان بھرے لبھے میں کہا۔

"ہم کسانی گاؤں کے اس حصے میں موجود تھے میڈم جہاں پر
دھارو سے روپیک آ کر رکتی ہے۔ بھر ہم نے دھارو سے اس جیپ
کو آ کر رکتے دیکھا۔ ہم نے پونکہ رجھڑ کی یوں حفارم پہنچی ہوئی تھی
اس لئے چیزیں جیپ وہاں بچھی میں نے اور میرے ایک ساتھی
نے آگے بڑھ کر انہیں رکتے کا اشارہ کیا تو انہیں نے جیپ روک
دی۔

"کاغذات دکھاؤ"..... میں نے قریب جا کر کہا اور پھر اس
سے پہلے کہ وہ سختی میں نے ہاتھ میں موجود پر ایکس گیس کا
کپسول اندر پھینکا اور تیزی سے پکیتے ہٹ گیا۔ آپ کو تو معلوم
ہے کہ یہ گیس چشم زدن میں اڑ کرتی ہے اس لئے جیپ میں موجود
چھ کے چھ افراد فوری طور پر بے ہوش ہو گئے تو ہم ان کی جیپ کو
وہاں سے چلا کر علیحدہ اپنے پا اکٹ پر لے آئے اور اب میں اسی
پا اکٹ سے آپ کو کال کر رہا ہوں۔ اور"..... کرم داس نے تفصیل
باتاتے ہوئے کہا۔

"یہ لوگ کتنی دیر ہے ہوش رہیں گے۔ اور"..... شاتری نے
پوچھا۔

بجھے کافرستان کا سب سے بڑا ایوارڈ دیا جائے گا۔۔۔ شاتری نے سکراتے ہوئے انداز میں خود لکھی کرتے ہوئے کہا۔ پھر تقریباً آدمیے گھنے بعد جو گندر اندر داخل ہوا۔

”آئیے میدم۔ یہ لوگ سامنے والے خیسے میں بھی گئے ہیں۔۔۔ جو گندر نے کہا۔

”اس مشین کو آف کر دو۔ اب اس کی ضرورت نہیں رہی۔“
شاتری نے کری سے اٹھتے ہوئے کہا تو جو گندر سر پہانا ہوا آگے بڑھا اور اس نے مشین آف کرنا شروع کر دی جبکہ شاتری اس خیسے سے باہر آتی تو سامنے دو چیزوں کفری حصیں جن میں سے ایک جیپ تو ان کی تھی جبکہ دوسرا بڑی فرم پار جیپ تھی۔ باہر کرم داس اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ دونوں چیزوں خالی تھیں۔ کرم داس نے شاتری کو سلام کیا۔

”راستے میں کوئی پر ایتم تو نہیں ہوا۔۔۔ شاتری نے کرم داس کے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو میدم۔۔۔ کرم داس نے جواب دیا۔
”تم نے واقعی کام کیا ہے کرم داس۔۔۔ بے قبول۔۔۔ نہیں اس کا بھاری انعام طے گا۔۔۔ شاتری نے کہا۔

”تھیک یو میدم۔۔۔ کرم داس نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔
”ان کا سامان کہاں ہے۔۔۔ شاتری نے پوچھا۔

”جیپ کے عتیق حصے میں پڑا ہے میدم۔۔۔ کرم داس نے

جواب دیا۔

”اے اخا کر خیسے میں لے آؤ ہا کہ اس کی تفصیلی چیਜگ ہو
کے۔۔۔ شاتری نے کہا۔

”لیں میدم۔۔۔ کرم داس نے جواب دیا تو شاتری مزک
”وسرے بڑے خیسے کی طرف بڑھ گئی۔ جو گندر جو اس دوران مشینی
والے خیسے سے باہر آ چکا تھا وہ بھی شاتری کے بچھے چھتا ہوا
”وسرے خیسے میں داخل ہو گیا۔ یہ خیسہ کافی بڑا تھا۔ زمین پر دری
چھمی ہوئی تھی اور اس دری پر چار مرد اور دو عورتیں نیزے سے میڑتے
انداز میں پڑی ہوئی تھیں۔ ایک طرف چار کرسیاں موجود تھیں۔

”ان میں سے عمران بھی آدمی ہو سکتا ہے کیونکہ اس کا
قدوقامت عمران سے متاثر ہے۔ باقی لوگ علیحدہ قدوقامت کے
ہیں۔ اسے اخا کر کری پر ڈالو اور پہلے اس کا ایک اپ واش
کرو۔۔۔ شاتری نے ایک کری پر بیٹھتے ہوئے جو گندر سے کہا۔

”لیں میدم۔۔۔ جو گندر نے کہا اور سایہنہ پر پڑی ہوئی ایک
کری اخا کر اس نے دوسرا سایہنہ پر رکھی۔ یہ بارہ واں کری تھی
لہو پھر آگے بڑھ کر اس نے عمران کی قدوقامت والے آدمی کو اخا
کر کری پر ڈال دیا۔ اس آدمی کے دلوں با تھوڑاں اس کے عقب میں
احصری میں جکڑے ہوئے تھے۔ اس دوران کرم داس اور اس کے
آدمی دو بڑے بڑے میاہ رنگ کے بیک اخاءے اندر داخل ہوئے
اور شاتری کے اشارے پر انہوں نے دلوں بیک ایک طرف رکھ

دیجے۔

"اُن کی جیپ کے پیچے سلاٹ کا ہٹر لگا ہوا ہے۔ اسے اتار کر آف کر دو۔" شاتری نے کہا۔

"لیں میدم"۔ کرم داس نے کہا اور اپنے آدمیوں سمیت خیے سے باہر نکل گیا جبکہ جو گندر نے اس دوران خیے کے ایک کونے میں رُائی پر موجود جدید ترین میک اپ دا شرپ پر پڑا ہوا کپڑا ہٹالیا اور رُائی کو دھکیلا ہوا اس آدمی کے قریب لے آیا ہے کری پر ڈالا گیا تھا۔ اس نے اس آدمی کے سر پر میک اپ دا شرکا کنٹوپ چڑھایا اور پھر اسے بند کر کے اس نے مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا تو مشین پر بے شمار پھونے بڑے بلب بلب بھینے لگے اور اس کے ساتھ ہی کنٹوپ میں سرخ رنگ کی گیس بھرا شروع ہو گئی۔ شاتری کی نظریں کنٹوپ پر جمی ہوئی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد مشین خوبخود آپ ہو گئی اور چند لمحوں بعد سرخ رنگ کی گیس ہی کنٹوپ کے اندر سے غائب ہوتی چلی گئی لیکن اس کے باوجود کنٹوپ میں اس آدمی کا چیڑھے صاف نظر تھیں اور باقاعدہ جو گندر نے کنٹوپ ہٹالیا تو نہ صرف وہ خود بکد شاتری بھی بے اختیار اچھل پڑی کیونکہ وہ آدمی اسی ٹھکل میں تھا۔ اس کا میک اپ دا شرکا ہوا تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ تو بک اپ میں نہیں ہے۔" شاتری نے اپنی تشویش بھرے بچھے میں کہا۔

"ہو سکا ہے میدم کہ اس عمران کی اصل ٹھکل ہی بھی ہوتا۔" جو گندر نے بھی ہونٹ چلاتے ہوئے کہا۔
 "اوہ ہاں۔ ایسا ہو سکا ہے۔" بکے بیک میں ایک قائل موجود ہے۔ اس میں عمران کا ایک فوٹو موجود ہے جو اس کی اصل ٹھکل کا ہے۔ وہ قائل لے آؤ۔" شاتری نے کہا تو جو گندر اثاثات میں سر ہلانا ہوا خیے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک قائل موجود تھی۔ قائل پر پا کیتیا جکہ سروں کے لفڑا لکھے ہوئے تھے۔ شاتری نے قائل لے کر کھولی اور اس کے صحیح پتھنے شروع کر دیے۔ پھر ایک سٹنے پر اس کی نظریں جم ہیں۔

"یہ دیکھو۔ یہ ہے عمران کی اصل ٹھکل۔ یہ وہ نہیں ہے۔" شاتری نے قائل جو گندر کی طرف ہو چاتے ہوئے کہا۔
 "لیں میدم۔ یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ اس نے ڈبل میک اپ کر رکھا ہو۔" جو گندر نے قائل میں موجود تصویر دیکھتے ہوئے کہا۔
 "اوہ ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ گذشت۔ تم واقعی ذہین آدمی ہو۔ تھیک ہے۔ دوبارہ اس کا میک اپ داش کرو۔" شاتری نے کہا تو جو گندر میک اپ دا شرکی طرف ہڑا گیا جو انہیں تھک عمران کی کری کے قریب موجود تھا جبکہ شاتری قائل کے صفات پہنچتی رہی۔ پھر ایک سٹنے پر اس کی نظریں جم گئیں اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر چمکتی ابھر آئی۔ یہ قائل اسے پام منز کے حکم پر

سے باہر کل گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ والیں آیا تو اس کے ایک ہاتھ میں بڑی سی بوال خی جو پانی سے بھری ہوئی تھی اور کامنے پر قویہ موجود تھا۔

”باہر سے دو آدمی بڑا کر پا کام کرو“..... شاتری نے کہا۔

”میں خود یہ کام کرنوں کا میدم تاکہ کوئی غلطی شدہ جائے۔“
جو گندر نے کہا تو شاتری نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ خیے میں اس وقت وہ اور جو گندر ہی موجود تھے۔ باقی افراد باہر تھے۔ چونکہ یہ سب بے ہوش تھے اور ان کے ہاتھ عقب میں کر کے ٹھکر لیوں میں پھر لئے ہوئے تھے اس نے شاتری پوری طرح مطمئن تھی۔
جو گندر نے پانی کی بوال کا ڈھکن کھول کر ایک طرف پھینکا اور پھر اس نے عمران کے بال پکو کر اس کا چہرہ اونچا کیا اور اس پر بوال میں موجود ٹھنڈا پانی ڈالا شروع کر دیا۔

پورے چہرے پر اچھی طرح پانی ڈالنے کے بعد اس نے بوال ایک طرف پھینکی اور کامنے پر موجود خصوصی طور پر بننے ہوئے انجانی کمر درسے قلبے سے اس نے دونوں ہاتھوں سے اس آدمی کا چہرہ رگڑا شروع کر دیا لیکن سلسلہ رگڑنے کے باوجود اس آدمی کا چہرہ دیسے کا دینا ہی رہا تو جو گندر پچھے ہٹ گیا۔ شاتری نے بھی ایک طویل سانس لیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ یہ وہ لوگ نہیں ہیں جو ہم سمجھے تھے“..... شاتری نے کہا۔

516
سکرٹ سروں کی سابقہ قانکوں سے اس عمران کے پارے میں تیار کر کے دی گئی تھی۔ اس قائل میں عمران کی جو تصویر تھی اس میں عمران کسی ہوٹل کے میں گیٹ سے باہر آ رہا تھا۔ شاتری نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے قائل بند کر دی جبکہ اس دوران جو گندر نے ایک بار پھر عمران کے پچھے پر کنٹوپ چڑھا کر میشیں آن کر دی تھی۔ کنٹوپ میں ایک بار پھر سرخ رنگ کی گیس بھر گئی۔ چند لمحوں بعد جب میشیں خود بخود آف ہو گئی اور سرخ گیس بھی غائب ہو گئی تو جو گندر نے کنٹوپ ہٹا دیا تھا اس کے ساتھ ہی اس کا چہرہ بگزسا گیا کیونکہ وہ آدمی اسی چہرے میں تھا جس میں پہلے تھا۔

”یہ واقعی میک اپ میں نہیں ہے میدم“..... جو گندر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”جیشے سے انجانی ٹھنڈا پانی لے آؤ۔ اس قائل میں درج ہے کہ یہ عمران ایسے ایسے میک اپ ایجاد کرنے میں مشہور ہے جو انجانی چدید ترین میک اپ واشر سے بھی واش نہیں ہو سکتے لیکن عام ٹھنڈے پانی سے اسے آسانی سے واش کیا جا سکتا ہے۔“
شاتری نے کہا۔

”اوہ اچھا۔ لمحک ہے۔ میں لے آتا ہم ٹھنڈا پانی۔“..... جو گندر نے پر جوش لے چکے میں کہا۔

”ساتھ ہی یہاں سا تو یہ بھی لے آؤ۔“..... شاتری نے کہا۔
”لیں میدم“..... جو گندر نے کہا اور تیز تیز قدم اٹھانا ہوا خیے

"ہو سکا ہے میڈم لیکن اب انھیں ہلاک کر دینا چاہئے۔" جو گندر نے کہا۔

"جب یہ وہ لوگ نہیں ہیں تو ظاہر ہے یہ اتنے خطرناک بھی نہیں ہوں گے اور دیسے بھی یہ جکڑے ہوئے ہیں۔ اس آدمی کو ہوش میں لے آؤ تاکہ اس سے پوچھ گئو ہو سکے کہ یہ کون ہیں اور کس نے انہیں یہاں بھیجا ہے اور اصل لوگ کہاں ہیں لیکن پہلے اس کے ہاتھوں میں بندگی ہوئی۔" ٹھہری چیک کرلو۔" شائزی نے کہا تو جو گندر پے اختیار نفس پڑا۔

"آپ نے ٹھہری چیک کیا تھیں اور ہاتھا شاید میری تسلی کے لئے کہا ہے میڈم درند یہ مسلسل ہے ہوش رہے ہیں اس نے ٹھہری کو کیا ہو سکتا ہے۔ میں اینتی نہیں لے آؤ ہوں اور ساتھ ہی دو مسلح آدمیوں کو بھی بلا لاتا ہوں۔" جو گندر نے کہا اور وہیں مز گیا تو شائزی پے اختیار سکرا دی۔

"کاش یہ عمران اور اس کے ساتھی ہوتے تو میں انہیں تربیا تو پا کر مارکی اور مجھے کافرستان کا سب سے بڑا ایوارڈ دیا جاتا۔" شائزی نے جگہتے ہوئے کہا۔ ٹھہری دیر بعد جو گندر اندر داخل ہوا تو اس کے پیچے میں گنوں سے مسلسل دینی گی تھے۔

"تم یہاں نہیں کے دروازے کے قریب کھڑے ہو جاؤ اور پوری طرح ہوشیار رہنا۔" جو گندر نے اپنے آدمیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔

"لیں سر"..... ان دونوں نے کہا اور نہیں کے کھلے دروازے کے قریب رک گئے جبکہ جو گندر نے جیپ سے اینتی نہیں کی شیشی کا ٹکالی اور آگے بڑھ کر اس نے اس کا ٹکالیا اور شیشی کا دہانہ کری پر موجود اس آدمی کی ہلاکت کا دیا۔

عمران اور اس کے ساتھیوں کی جیپ نامی تیز رفتاری سے
کسانی گاؤں کی طرف بڑی پیلی چارہ تھی۔
”اپ کتنا دور رہ گیا ہے یہ گاؤں“..... جولانے جو سائیڈ سیٹ
پر موجود تھی پوچھا۔
”تین سو چھوٹے گاؤں“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے
کہا۔

”عمران صاحب۔ تیس اپ بے ہوشی سے بچانے والی کویاں
کھالنی چاہیں“..... عقیقی سیٹ پر بیٹھے ہوئے صورتے کہا۔
”کسانی گاؤں ہماری منزل نہیں ہے۔ اُنل منزل کا سفر اس
کے بعد شروع ہو گا۔ ہم وہاں کچھ ویرہیں گے اور پھر آگے
بڑھیں گے اس لئے وہاں پہنچ کر ہی یہ سارے کام ہوں گے۔
عمران نے کہا تو صندوقے اپنات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر

مدد انہیں دور سے گاؤں کے کچے کچے مکانات نظر آئے شروع ہو
سکے۔ جیپ تیزی سے اس گاؤں کی طرف بڑی پیلی چارہ تھی اور
پھر ان کی جیپ گاؤں کی حدود میں داخل ہوئی تھی کہ ایک سورہ
پر رخیز کی یوں نیکارام میں ملبوس دو آدمی جن کے ہاتھوں میں گھنسی
کیں آگے بڑھ کر انہیں ہاتھوں سے رکنے کا اشارہ کیا تو عمران نے
جیپ روک دی۔ ان کے پاس ایسے کاغذات تھے جن کے مطابق
”ایک یونیورسٹی کے رسماں کرنے والے تھے۔ کاغذات کو اگر
چیک بھی کر لی جاتا تو وہ درست ثابت ہوتے اس نے عمران
مطمئن تھا۔ اس کے جیپ روکتے ہی ایک آدمی جس نے انہیں روکا
تھا ہاتھ میں پکوئی ہوئی گھن کو کامنے سے لٹکایا اور جیب میں ہاتھ
والی کردار تیزی سے جیپ کی طرف بڑھا۔ عمران نے ہن دبا کر
جیپ کے شیشے پیچے کے۔

”کیا بات ہے۔ کیون روکا ہے تم نے ہمیں“..... عمران نے
قریب آتے ہوئے اس آدمی سے کہا تھا اس سے پہلے کہ وہ
آدمی کوئی جواب دیتا اس آدمی نے دیاں ہاتھ گھمایا اور اس کے
ساتھ ہی سلک کی آواز سنائی دی اور پھر جیسے اپاک بکھل چلے چانے
سے گھپ اندر ہر طرف چھا جاتا ہے اس طرح عمران کو بھی یوں
محسوں ہوا جیسے اس کے حواس پر گھری سیاہ چادر ڈال دی گئی ہو۔
پھر یہ چادر آہستہ آہستہ سر کی پلی گھنی تھیں عمران کے ذہن میں روشنی
پہنچنے کی رفتار بے حد آہستہ تھی۔ پھر جیسے ہی عمران کا شکور پوری

وہ۔ ہمارا تعلق تو کافرستان بھی یونخدشتی سے ہے۔ ہم یہاں
والگل میں پیدا ہونے والے مسلسل طوفانوں پر بریخ کرنے
کا ہے ہیں۔ ہمارے پاس ہمارے کمل کافر اسٹریپ یعنی یہ سب کیا
ہے۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یونخدشتی والے الطوفان اور مخفی آلات لے کر نہیں پڑھے اس لئے
جوچ ہے وہ تبا دو در در سارا سانس بھی نہ لے سکو گے۔۔۔ اس
وکی نے خراتے ہوئے سمجھے میں کہا۔

”اسلم اور آلات کے کافر اسٹریپ ہمارے پاس موجود ہیں۔
یہ آلات اس طوفان سے تحفظ کے لئے ہیں تاکہ اندر رہ کر بریخ
بھی جا سکے اور الطوفان لئے ہے کہ بھیں کسی بھی وقت اس کی
ضرورت پڑ سکتی ہے۔ دیے آپ کافر اسٹریپ دیکھ لیں۔ ان میں
ہر کاری طور پر ان چیزوں کو ساتھ رکھنے کا اجازت نام بھی موجود
ہے۔۔۔ عمران نے اچھائی الہیمان بھرے لہجے میں کہا۔

”میڈم۔ یہ لوگ ظاہر ہے پوری تیاری سے آئے ہوں گے اس
لئے ان پر اقدام کرنے کی ضرورت نہیں۔ انہیں فوری ہلاک کر دیجा
چاہئے۔۔۔ اس لوکی کی کری کے ساتھ کمزیرے ہوئے ایک لے
تھی گئے اور مضبوط جسم کے آدھی نے بڑے خٹ اور سغاک سے لہجے
میں کہا۔

”یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ ہم کافرستان کے میزبان شہری ہیں۔
ہمارا تعلق یونخدشتی سے ہے۔۔۔ آپ بھی ہلاک کیسے کر سکتے

طرح جا گا اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کے جسم کو
صرف پلا سامنہ کھلا گا۔ ابھی اس کا جسم پوری طرح حرکت میں نہیں
آیا تھا۔ اس نے اصر اور نظریں گھما کیں اور یہ دیکھ کر اس کا ذہن
بھک سے اڑ گیا کہ وہ جیپ کی بجائے کسی خیہے میں موجود تھا۔ وہ
خود کری پر ہیطا تھا جبکہ اس کے دلوں ہاتھ اس کی پشت پر کر کے
ھھڑی میں جکڑے ہوئے تھے۔ اس کے ساتھی یعنی زمین پر
ٹیڑے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے۔ وہ سب بے ہوش تھے
اور عمران کو جس انداز میں ہوش آیا تھا اس سے یہ وہ بکھر گیا تھا کہ
اسے اپنی سیکس سے ہوش میں لاایا گیا ہے۔ ساتھ تھی پڑے ہوئے
میک داشر اور اپنے چہرے پر موجود خندک سے یہ اسے ایک لئے
میں ہی حصوں ہو گیا تھا کہ اس کا میک اپ چیک کرنے کی کوشش
کی گئی ہے۔

”کیا نام ہے تمہارا۔۔۔ سامنے کری پر بیٹھی ہوئی ایک
خوبصورت لڑکی نے عمران کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”میرا نام ماہنگل ہے۔ تم کون ہو اور میں کیاں ہوں اور یہرے
ساتھی کیوں اس انداز میں پڑے ہوئے ہیں۔ یہ سب کیا ہے۔۔۔

عمران نے قدرے گھراۓ ہوئے اور ہر اصال سے لہجے میں کہا۔

”تمہارا پاکیشا سکرت سروس سے کیا تعلق ہے۔۔۔ اس لوک
نے کہا۔

”پاکیشا سکرت سروس۔ یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں۔ کون ہیں

ہیں۔ آپ کون ہیں؟..... عمران نے لبھ میں بے پناہ حیرت کا ہاتھ پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"جو گندر۔ وہ کاغذات ان کی جیپ میں ہوں گے وہ لے آؤ"..... اس لڑکی نے اس آدمی سے کہا جس نے انہیں ہلاک کرنے کی بات کی تھی اور وہ آدمی جس کا ہم جو گندر لیا گیا تھا جیز تیز قدم اٹھانا ہوا خیطے سے باہر چلا گیا۔

"آپ کون ہیں؟..... عمران نے اس لڑکی سے پوچھا۔

"میرا نام شائزی ہے اور میں سرکاری ایجنسی داٹ کی چیف ہوں"..... اس لڑکی نے بڑے فخر ان لبھ میں کہا۔

"سرکاری ایجنسی۔ اودہ۔ آپ تو بہت بڑی شخصیت ہیں لیکن آپ کو ہم پر کیوں ملک ہے۔ کوئی خاص وجہ"..... عمران نے کہا۔ البتہ اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی الگیاں موز کر ہھڑی سے درمیان موجود مخصوص ہن کو ملاش کر شروع کر دیا تھا اور پھر تھڑی دیر بعد ہلکی ہلکی کے ساتھ ہی اس کے ہاتھوں میں موجود ہھڑی کمل گئی۔ اس نے ہھڑی کو ایک ہاتھ میں پکولایا۔ البتہ اس کے دو ہاتھوں ہاتھوں دیے ہی اس کے عقب میں موجود تھے۔

"ہمیں اطلاع ملی ہے کہ پاکستانی حکومت مردوں کی مشن پر یہاں آ رہی ہے۔ تمہاری جیپ تو دھارو میں ہمارے اجٹ نے چیک کیا اور ہمیں اطلاع دی جس پر میں نے اسے ہدایت کی کہ وہ تمہاری جیپ پر ملاش کا ہٹ لگادے اور اس نے ایسا کر دیا۔ پھر

م نے اپنے آدمی کیا توں بھجوادیے جنہوں نے تمہیں بے ٹھنڈ کر کے یہاں پہنچا دیا۔ یہاں تمہارا ایک اپ داش کرنے کی وجہ سے حد کوشش کی گئی۔ دوبار اس جدید ترین ملک اپ دا شر سے ٹک کی گئی۔ پھر خندتے پالی سے تمہارا چہرہ دھوکر تولے سے رگڑا گھما گیکن تمہارا چہرہ دیسے ہی تو ہم اس نتھے پر پہنچے ہیں کہ تم ملک چڑھ دے گئے ہوں گیاں۔ بھر طالع تم ان کے ساتھی ہو اس لئے اب تم کوچھ گے کر دو تو کیاں ہیں ورنہ تمہاری کھال کوڑے سے اور جیز دی پیٹھے گی اور تم سب کو گولیاں مار کر ہلاک کر دیا جائے گا۔"۔ شائزی نے فخرانہ لبھ میں سلسل بولتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے نے عمران کوئی جواب دیتا جو گندر اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ٹھنڈی بیک تھا۔

- "اس میں کاغذات موجود ہیں میڈم اور میں نے چیک کرنے لئے۔ کاغذات تو اصل ہیں لیکن میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ یہ وہ گھنیں ہیں جو خود کو ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں"..... جو گندر نے چیک کری پر ٹھنڈی ہوئی شائزی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ شائزی نے کوئی جواب دینے کی بجائے بیک کھولا اور اس میں موجود کاغذات نکال کر انہیں دیکھنے لگی۔

"کاغذات تو واقعی اصل ہیں لیکن اب ان کا کیا کیا جائے۔ کیا ٹھنڈا دار الحکومت بھجوادیا جائے"..... شائزی نے کہا۔

"میڈم۔ انہیں ہلاک کر دیا جائے۔ یہ سب سے بہتر ہل

ہے۔ جو گندر نے کہا۔

"لیکھ ہے۔ میری چھٹی حس بھی مجھے ہار بار بھی کاش دے رہی ہے۔" شاتری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے انھوں کھڑی ہو گئی جبکہ جو گندر نے پیچھے کھڑے کھڑے سلسلے افراد میں سے ایک سے مشین گن مانگی۔ اسی لئے عمران نے حرکت میں آنے کا فیصلہ کر لیا کیونکہ اب اس کے سامنے کوئی راستہ نہ رہا تھا حالانکہ وہ زیادہ سے زیادہ وقت گزارنا چاہتا تھا تاکہ اس کے ساتھی ہوش میں آ جائیں لیکن جو گندر اور شاتری نے جس فیصلہ کن لمحے میں بات کی تھی اس سے صاف ظاہر تھا کہ وہ انہیں ایک لمحے میں بلاک کر دیں گے۔

عمران یکلخت انھوں کھڑا ہو گیا اور دوسرا لمحے جو گندر پیچھے بڑے ساتھ کھڑی شاتری سے جا گریا۔ عمران نے پوری قوت سے ہجھڑی اس کے مڑے ہوئے سر کے عقبی طرف ساییدہ پر ماری تھی کہ وہ قریب کھڑی شاتری سے جا گراۓ اور ایسے ہی ہوا تھا۔ اس کے ساتھ ہی عمران بھل کی ہی تھی سے آگے بڑھا اور دوسرا لمحے تھا ہوا جو گندر اس کے ہاتھوں پر چوار افتاب ہوا عتب میں کھڑے دنوں آدمیوں سے گلریا۔ جبکہ عمران کی ہانگ ساییدہ پر ساتھ ہی گھوٹی تھی اور تھی سے اٹھی ہوئی شاتری اس کی ہانگ کی ضرب کھا کر ایک بار پھر چھٹی ہوئی پیچے جا گئی جبکہ عمران نے قلا بازی کھا کر سدھے ہوتے ہوئے ایک مشین گن بچھت لی تھی

لھوڑ دوسرا لمحے خمیرت رہت کی آوازوں کے ساتھ ہی انسانی بھجوں سے گونج اخفا۔ اس کے ساتھ ہی عمران بھل کی ہی تھی سے بھجوں اور دوسرا لمحے وہ نئے کے کھلے دروازے سے ہاڑ پہنچ گیا۔ عہاں دو چھپیں ایک ساییدہ پر تھری تھیں جبکہ چار سلسلے افراد تھیزی سے دوڑتے ہوئے نئے کی طرف ہی آ رہے تھے کہ عمران نے ایک بار بھر ٹھیں گن کا رنگ تبدیل کیا اور دو چاروں ہی پیٹھے ہوئے پیچے گر کر تکچے لگے۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے چلاگن لگانی اور ساییدہ پر عہدا تھا۔ بھر چکر کاٹ کر دو چھپوں کی عقیلی ساییدہ سے ہوتا ہوا ہاں اس نئے کے دروازے تک پہنچ گیا۔ وہاں ان چاروں کے عہداوں جو عمران کی قارچ سے ہلاک ہو پچے تھے اور کوئی آدمی نہیں تھا۔ عمران نے چونکہ ان کے دلوں کے نشانے لئے تھے اس لئے اسے یقین تھا کہ یہ لوگ چند لمحوں سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتے۔ اور اس نے ایسا دانت کیا تھا کیونکہ اس کے ساتھی بے ہوش پڑے ہوئے تھے اور معنوی سی کوتاہی ان کے لئے پیغام ابل بن عکتی تھی اس لئے اس نے نئے کے اندر موجود جو گندر اور اس کے دلوں ساتھیوں کو بھی فوری ہلاک کر دیا تھا جبکہ شاتری کی دلوں ناگوں سے خون بہہ رہا تھا اور وہ بے ہوش پڑی تھی۔

عمران نے آگے بڑھ کر اس جو گندر کی جیبوں کی خلاشی لی تو اسے ایک شیشی مل گئی۔ اس پر ایمنی گیس کا لیبل موجود تھا۔ عمران نے شیشی کا لیبل ہٹایا اور آگے بڑھ کر اس نے شیشی مضرکی ہاک

تو تمی اور سافت کے لحاظ سے مانیٹر میشن لگتی تھی۔ عمران پر آگیا اور پھر اس نے اس پورے نگران کا پکڑ کا شروع کر لیا جن سے بچوں سے نگران میں سوائے بھروسوں کے چند جنہوں اور خدشے پانی کا ایک چشم، دو چشمے اور دو بچپوں کے علاوہ بھی بچوں تھا۔ عمران مزکر اس چشمے کی طرف بڑھ گیا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔ جب وہ چشمے میں داخل ہوا تو صدر اور کپٹن تکلیل دونوں انجھی ریشمے ہوئے تھے جبکہ خوبی، جولیا اور صالتیں بھیش میں اپنے ان صورت حال سے گزار رہے تھے۔ عمران نے اسے بڑھ کر صدر کے ہاتھوں میں موجود بھائزی کھول دی اور پھر اپنی کارروائی اس نے کپٹن تکلیل کے ساتھی کی۔

”عمران صاحب۔ یہ سب کیا ہے۔ ہم کہاں ہیں۔۔۔۔۔ صدر نے اٹھتے ہوئے ابھائی حرمت پرے لپٹے میں کہا۔

”کپٹن تکلیل کی آگھوں میں بھی حرمت کی جھلکیاں نہیاں تھیں وہ خاموش تھا۔

”ہائق ساتھیوں کو ہوش میں آنے والے بھر بات ہو گی۔۔۔۔۔ عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

”گلتا ہے آپ نے یہاں بڑی زبردست جدوجہد کی ہے۔۔۔۔۔ صدر نے اور احمد دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ جب مر پر پڑی ہو تو ایسا کہتا ہے۔۔۔۔۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھی اس نے آگے بڑھ کر انہی کو بینتے جانے

سے لگا دی۔ چند لمحوں بعد اس نے سینی کارروائی ”دوسرا ساتھیوں کے ساتھی کی اور آخر میں پڑی ہوئی صالتی کی ہاک سے فیضی ہاک اس نے اس کا ڈھکن بند کیا اور اسے جیپ میں ڈال کر وہ چشمے سے باہر نکل کر اپنی جیپ کی طرف بڑھ گیا۔ ان کے اسلئے اور آلات سے بھرے ہوئے دونوں تھیلے تو چشمے کے ایک کونے میں موجود تھے لیکن ان کے پاس ایک بھی میدی نیکل باسک بھی موجود تھا جو فرنٹ سیٹ کے پیچے باسک میں تھا۔ عمران نے سیٹ اٹھا کر اس کے پیچے باسک میں موجود میدی نیکل باسک اٹھایا اور تین تیز قدم اٹھا جا ہوا واپس چشمے میں داخل ہو گیا۔ اس کے ساتھی ابھی سک دیے ہی بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے۔ عمران نے میدی نیکل باسک شاتری کے قریب رکھ کر گھولہ اور پھر اس میں سے سامان لٹالا۔ اس میں پانی کی بوتل بھی تھی۔ اس نے پانی سے شاتری کی ہاگوں سے رزم دھوئے اور پھر ان پر میڈی نیک کر دی۔ آخر میں اس نے اسے لیکے بعد دیگرے دو انگلش لکا کر سامان واپس میدی نیکل باسک میں رکھ دیا۔ اسی لمحے میں اس نے صدر کو کس ساتے ہوئے دیکھا۔ اس کا مطلب تھا کہ انھیں گیس نے اب اڑ کر کھڑکی کر دیا تھا۔ اس نے ایک سائیکل پر موجود کری اٹھائی اور خلادی کے قریب رکھ کر کری پر شاتری کو ڈال دیا اور خود باہر آ گیا۔ وہ اب اس پورے نگران کی خاشی لینا پاٹا تھا۔ دوسرا سے چشمے میں بچوں بچیں تھا۔ سوائے ایک میر اور کمری کے۔ البتہ ایک میشن وہاں موجود تھی جو

پر تجویہ جولیا اور صالح کے ہاتھوں میں موجود اچھڑیاں کھول دیں اور پھر جب وہ سب پوری طرح ہوش میں آگئے تو عمران نے انہیں اپنے ہوش میں آنے سے لے کر اس لمحے تک کی ساری تفصیل بتا دی۔

”آپ نے والی جددیت کی ہے عمران صاحب“..... صدر نے کہا۔

”یہ سب اللہ تعالیٰ کا کرم ہے ورنہ صورت حال واقعی ہے حد تازک تھی۔ ان کی تعداد چار تھی اور مجھے یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ باہر کتنے آدمی ہیں اور یہ کون ہی جگہ ہے۔ پھر یہ سب عام لوگ نہیں تھے بلکہ انتہائی تربیت یافت تھے اور یہ مار بھی اس لئے کھا گئے کہ ان کے وہم و غماں میں بھی نہیں تھا کہ میں اچھڑیاں کھول کر اس طرح اچاکنک ان پر حملہ بھی کر سکتا ہوں جبکہ یہ سب سلسلہ تھے اور میں غیر مسلح۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے رحمت کی اور مجھے ہمت دی اور میں نے انہیں لفڑت سے دوچار کر دیا۔ ویسے صدر کی بات اکر میں پہلے ہی مان لیتا تو یہاں تک توبت نہ پہنچی۔ عمران نے شکر کرتے ہوئے کہا۔

”کون ہی بات“..... صدر نے چوک کر پوچھا۔ باقی ساتھی بھی تمہر سے عمران کو دیکھنے لگے۔

”لیکن کہ میں کسانی کاوس بخینچے سے پہلے ہی بے ہوشی سے پچانے والی گولیاں کیا تھیں“..... پاہنچنے پاہنچنے تک عمران نے کہا تو صدر

بے اختیار بنس پڑا۔

”اس وقت کے یہ معلوم تھا کہ یہ لوگ حمراں میں داخل ہونے سے پہلے اسی گاؤں میں ہم ہم تھے ڈال دیں گے“..... صدر نے کہا۔

”اب اس لڑکی کا کیا کرتا ہے۔ اسے کیوں زندہ رکھا ہوا ہے“..... جولیا نے کہی پر بے ہوش پڑی شائری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”اس لئے زندہ رکھا گیا ہے کہ اس سے ہم نے ہر یہ معلومات حاصل کرنی ہیں اس لئے سوائے خاتمن کے باقی افراد باہر جا کر پہرہ دیں گے۔ کسی بھی وقت کوئی اچاکنک یہاں آ سکا ہے اور صدر تم ساتھ دالے خیے میں موجود فون اور بیز پر موجود رامپھر اخفا کر یہاں لے آؤ“..... عمران نے کہا تو صدر سر ہاتھا ہوا باہر چلا گیا۔ اس کے پیچے کچھیں تکھیں اور توبیر بھی باہر نکل گئے جبکہ جولیا اور صالح دو کرسیاں اخفا کر عمران کے قریب بیٹھ گئیں۔

”اس کی ناک اور منہ پرست کر کے اسے ہوش میں لے آؤ۔“..... عمران نے جولیا سے جا طب ہو کر کہا۔

”اس کی ہاتھوں کی جذبۃ تعالیٰ تم نے کی ہے“..... جولیا نے اٹھنے ہوئے قدر سے غصیلے لیٹھے میں کہا۔

”ہاں۔ ورنہ جس رفتار سے اس کے زخمیوں سے خون نکل رہا تھا یہ ہلاک ہو جاتی“..... عمران نے جواب دیا۔

"تم پہلے بھجے یا صالوٰ کو ہوش میں لے آتے۔ ہم بھی تو یہ
بینڈنگ کر لئی تھیں۔"..... جولیا نے غصیدے بھجے میں کہا۔ اسے یقیناً
اس بات پر غصہ آ رہا تھا کہ عمران نے تو جوان لڑکی کی زندگی ہانگوں
کی بینڈنگ کیوں کی ہے اور صالوٰ اسے ایسی نظرؤں سے دیکھ رہی
تھی جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ مغرب میں پیدا ہونے اور پروشن
پانے والی جولیا اب اس حد تک مشرقی ہو جائے گی کہ انکی باقی
بھی اس کے نزدیک غیر اخلاقی ہیں بھی تھیں حالانکہ صالوٰ جانتی تھی
کہ جولیا کو بھی اچھی طرح معلوم ہے کہ عمران کا کردار کیسا ہے لیکن
اس کے باوجود بات کرنے سے باز نہ آئی تھی۔

"سودی جولیا۔ تھیں ہوش میں لانے اور بھر تھمارے سختی میں
کافی وقت لگ جاتا اور جس فقار سے اس کا خون بہ رہا تھا یہ
ہلاک ہو جاتی اس لئے مجبراً بھجے اس کی فوری بینڈنگ کرنا چاہی
ابتدا میں نے آنکھیں بند کر لی تھیں۔"..... عمران نے فقرے کا
آخری حصہ بڑے مقصوم سے بھجے میں کہا تو صالوٰ بے اختیار ہیں
پڑی اور شاتری کی طرف پوچتی ہوئی جولیا بھی بے اختیار کرداری۔
گواہے معلوم تھا کہ ایسا عکن نہیں ہے کہ آنکھیں بند کر کے اس
انداز میں بینڈنگ کی جائے لیکن عمران کی اس بات نے شاید اس
کی اتنا کو تکین پہنچا دی تھی کہ عمران بہر حال اس کو ہارا پھی نہیں کرنا
چاہتا۔ جولیا نے دونوں ہاتھوں سے شاتری کی ٹاک اور منہ بند کر
دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار غمودار

ہونے شروع ہو گئے تو اس نے بالآخر بھاٹے اور جپک بست کر کری پر
بیٹھ گئی۔ چند لمحوں بعد شاتری نے کہا تھا تو یہ آنکھیں کھوں
ویس۔ اس کے ساتھ ہی اس نے بالآخر بیٹھ گئی ہونے کی کوشش لیکن
اس کے منہ سے کراہ نکل گئی۔ پھر تک اس کی دونوں ہاتھیں کافی حد
تک رُٹی ہو چکی تھیں اس لئے وہ فوری حرکت نہ کر سکی تھی۔

"تم۔ تم سکھ تو جھکڑی میں بکڑے ہوئے تھے۔ پھر فیر سلح
تھے۔ پھر سب سیاہ ہو گیا ہے۔ اور۔ جو گنڈہ کو بھی تم نے ہلاک کر دیا
چک۔ اور۔ اور۔"..... شاتری نے انتہائی حیرت اور قدرے افسوس
گھوے بھجے میں کہا۔

"ہاں۔ یہاں موجود تمہارے تباہ آدمی بلاک کر دیئے گئے
ہیں۔"..... عمران نے کہا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ کیا واقعی تمہارا تعقل پا کیٹیا ہے۔ سروں سے
ہے لیکن وہ اصل لوگ عمران اور اس کے ساتھی کہاں ہیں۔"..... شاتری
نے رُک رُک کر کہا۔

"میرا نام علیٰ عمران ایم ایشی۔ ذی المیں سی (آکسن) ہے
اور یہ مس جولیا ہے قیڑواڑی ہیں۔ پا کیٹیا سکرٹ سروں کی ذہنی چیف
اور یہ ہیں ان کی ساتھی مس صالح۔"..... عمران نے سکراتے ہوئے
کہا۔

"ٹھیک۔"..... تم عمران نہیں ہو سکتے۔ میں نے دوبار تمہارا میک اپ
واش کیا اور تمہارے ہارے میں جو فائل تھی ہے اس میں درج ہے

کہ تم ایسا خصوصی میک اپ کر لیتے ہو جو صرف پانی سے صاف ہوتا ہے جس پر میں نے یہ کوشش بھی کر لی تھا را میک اپ واٹ نہیں ہوا۔ اس کا مطلب ہے کہ تم عمران نہیں ہو۔۔۔ شاتری نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔
”تم نے عمران کو دیکھا ہوا ہے۔۔۔ عمران نے سکراتے ہوئے پوچھا۔

”نہیں۔۔۔ لیکن قائل میں اس کی تصویر موجود ہے۔۔۔ شاتری نے جواب دیا۔

”کہاں ہے قائل۔۔۔ عمران نے چوک کر پوچھا۔

”جو گندر نے اسے دیں رکھ دیا ہو گا۔ دوسرے خیے میں میرے سامان میں۔۔۔ شاتری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس قائل میں انہیوں نے میرے بارے میں یہ بھی لکھا ہو گا کہ میں لڑکیوں کے معاملے میں انجائی سفاک واقع ہوا ہوں۔۔۔ عمران نے منہ نہاتے ہوئے کہا۔

”سفاک۔ کیا مطلب۔ سفاک سے کیا مطلب ہے تھا را۔۔۔ شاتری نے چوک کر کہا۔

”خدا میں انجائی سفاکی سے تھا را میر پر بلند چلا کر جسمیں بھجا کر سکتا ہوں۔ میرے خیال میں یہ بھی کسی عورت کے ساتھ سفاکی کا عمل ہے۔ تھا را ایک اغمیں کمال سکتا ہوں۔ تھا را ایک کان کاٹ سکتا ہوں۔ تھا را پھرے پر اتنے زخم ڈال سکتا ہوں کہ کوئی

تمہارے چہرے کو دیکھے تو اسے کمی روز تک غرفے سے بیرونی نہ آئے گی۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”تم یہ فضول ہاتھیں کیوں کر رہے ہیں؟ مجھے سمجھتے ہے۔ میں تمہارے پیچھوں لگلت کھا گئی ہوں۔ تم جو کوئی ہو مجھے اعتراف ہے کہ تم مجھے سے زیادہ ہوشیار، تجزی اور تجھرپ کار ہو۔ نجاتے وہ عمران کس انداز کا آدمی ہو گا۔ جب تم جو صرف اس کے ساتھی ہو کر اس قدر ذہین ہو تو تجزی ہو۔۔۔ میں ملکوں ہوں کہ تم نے میری ہاتھیوں کی پینڈتھ کی ہے۔ اب کہ تم مجھے گولی بھی مار دو تب بھی مجھے کوئی انسوں نہیں ہو گی کیونکہ تھا را لائن میں زندگی اور موت ایک ایسے لئے کے دروغ ہیں۔۔۔ شاتری نے کہا۔

”اگر جسمیں گولی مارنا مقصود ہوتا تو اس وقت زیادہ آسانی سے جسمیں گولی ماری جائیں تھی جب جو گندر اور اس کے ساتھی کو بلاک کیا گیا تھا۔۔۔ عمران نے کہا۔

”تم اگر بھجو رہے ہو کہ تم مجھے سے معلومات حاصل کر لو گے تو یہ تمہاری بھول ہے۔ تم اگر میرے جسم کا ایک ایک ریشم بھی اوچھر دو تب بھی میں جسمیں کچھ نہیں بتاؤں گی۔ اگر جسمیں بیچن نہ آ رہا ہو تو تم بے شک تجھرپ کر کے دیکھو لا۔۔۔ شاتری نے کہا۔

”اگذ۔ تم واقعی ہے حد صوصل مدد لڑکی ہو۔ بہر حال یہ بتانے میں تو جسمیں کوئی اعتراض نہیں ہو گا کہ باقی تین نکتہاں میں تمہارا کیا سیٹ اپ ہے۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تم وہاں جا کر خود دکھلو۔ تینوں نگستان بیہاں سے زیادہ دور نہیں ہیں"۔ شاتری نے جواب دیتے ہوئے لہا۔
 "ویری گز۔ تم واپسی تعاون کر رہی ہو"۔ عمران نے اس طرز سکراتے ہوئے کہا جیسے شاتری نے اس کے سوال کا تفصیل سے جواب دے دیا ہو۔ عمران کی اس بات پر نہ صرف شاتری بلکہ جو یہ اور صاحب کے پھر وہ پر بھی جو بت کے ہڑات اپنے آئے۔
 "تعاون۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو"۔ شاتری نے جیسے ہر بڑے بچے میں کہا۔

"تمہارا جواب بتا رہا ہے کہ جسیں یہ بتاتے ہوئے شرمدی ہو رہی ہے کہ کافرستان کی اتنی بڑی ایمپرسی کے پاس اتنے افراد ہی نہیں ہیں کہ وہ چاروں نگستانوں میں بیک وقت کام کر سکیں۔ جو افرادی وقت تمہارے پاس تھی تم نے بیہاں ہمارے خلاف جو یہی دی باقی نگستان خالی پڑے ہیں"۔ عمران نے سکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہاری مردی ہے۔ تم جو بھی سمجھ لو۔ شاتری نے من بتاتے ہوئے جواب دیا لیکن عمران نے اس کی آنکھوں میں ابھر آئے والے جیسے ہڑات کے ہڑات ماندیکھے لئے تھے۔ گواں نے ایک آئندیئے کے طور پر یہ بات لکھی گئی لیکن شاتری کا روئیں بتا رہا تھا کہ عمران کی بات درست ہے۔

"لیکے۔ ہر چیک کر لیں گے۔ اب تم ہتاڈ کر تمہارا کیا کیا

جائے"۔ عمران نے کہا اور پھر اس سے پہلے شاتری کوئی جواب دیتی عمران کے کوٹ کی اندر وہی تھی جب میں موجود اس کے خصوصی فرائیں سے واہریں ٹھیک ہیں اور وہ سمجھ گیا کہ کمال آ رہی ہے۔ اس نے اندر وہی تھے فرائیں نہ لانا تو اس پر واقعی کمال آ رہی تھی لیکن کمال کا تحمل آواز کی واہریں کی صورت میں تھا۔ یہ انتظام عمران نے اس لئے کیا تھا تاکہ کسی ہزار پیسویں میں سینی کی آواز ملادہ بن سکے۔ اس نے فرائیں کا ہن آن کر دیا۔

"جیو۔ جیلو۔ ناگیر کا لگ۔ اور"۔ فرائیں سے ناگیر کی آواز سائی وی۔

"یہی علی عمران ایم ایس ہی ذہنی ایس ہی۔ (آکس)"۔ عمران نے کہا تو سامنے پہنچی ہوئی شاتری چونکہ کراسے دیکھنے تھی۔ اس کے پھرے پر یقین دلانے کے ہڑات اپنے آئے تھے۔

"ہاں۔ میں کرشناس سے بول رہا ہوں۔ کافرستان سکرتسریوں کا چیف ہمارے بیہاں تھنچے سے پہلے اپنے یتکلی کا پھر میں بیٹھ کر دارالحکومت چلا گیا ہے۔ بیہاں آ کر بیٹھ کوڑر کے افراد کا ہم نے خاتر کر دیا ہے۔ بیہاں ایک سکلات فون موجود ہے جس میں سیکوریتی ہے اور اس میں نیپ کرنے کا سمنہ بھی موجود ہے۔ میں نے جب اسے چیک کیا تو سیکوریتی میں کمال موجود تھی۔ اسے واش نہیں کیا گیا تھا۔ اس کمال کو سننے پر انتہائی ایم بات سامنے آئی

ہے۔ اور ”..... ٹائیگر نے کہا۔

”کیسی بات۔ اور ”..... عمران نے کہا تو دوسری طرف سے ٹائیگر نے مادھ لال اور شاگل کے درمیان ہونے والی بات پیش دوہرا دی ہے سن کر عمران سیست وہاں موجود سب افراد اچھل پرے کیونکہ اس بات پیش سے یہ بات سامنے آئی تھی کہ اصل مشن نہ کر شناس میں ہے اور نہ ہی وارنگل صحرائی میں بلکہ اہل مشن رچنا گر پیازی میں موجود لیبارڑی میں مکمل کیا جا رہا تھا۔ عمران کے ساتھ ساتھ سامنے تیکھی ہوئی شڑتی اور عمران کی سایید پر موجود چولیا اور صالح کے چیزوں پر بھی انجامی حرمت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”وہ شیپٹی ہے۔ اور ”..... عمران نے پوچھا۔

”میں پاس۔ شاگل جانے سے پہلے ماگکرڈ شیپ فون سے ٹھال کر ساتھ لے گیا ہے۔ اور ”..... ٹائیگر نے جواب دیا۔ ”تمکھی ہے۔ تم ایسا کرو کہ وہاں کی لیبارڑی تباہ کر کے رچنا گر پیچ جاؤ۔ تمکھیں معلوم ہے کہ رچنا گر کیاں ہے۔ اور ”..... عمران نے کہا۔

”میں پاس۔ اور ”..... دوسری طرف سے ٹائیگر نے جواب دیا۔

”ہمایہ سلطے میں ایک اچانکی دشوار گزار علاقہ ہے جہاں گھاڑوں کا ایک کافی بڑا شہر شہر ہے۔ اس گھاڑوں سے ٹھال کی طرف

ہمرا بڑا شہر رچنا گھر ہے۔ یہ ہمایہ سلطے کی ترقی میں ہے۔ اس کے ساتھ کسی پیازی میں لیبارڑی ہوگی۔ اور ”..... عمران نے کہا۔ ”یہیں ہاں۔ میں کچھ گیا ہوں۔ بالی میں نفعی میں چیک کر لوں گا۔ اور ”..... ٹائیگر نے کہا۔

”تم جوزف اور جوانا اس کرخاس کی لیبارڑی کو مکمل طور پر چاہ کر کے رچنا گر پیچ جاؤ۔ وہاں پیچ کر بھج سے رابط کرنا۔ پھر ہر یہ ہدایات دوں گا۔ اور ”..... عمران نے کہا۔

”آپ وہیں بھیں آئیں گے ہاں۔ اور ”..... ٹائیگر نے کہا۔ ”تم اس وقت وارنگل صحرائی میں موجود ہیں۔ تم بیان کا کام مکمل کر کے ہی وہاں آئیں گے۔ اور ”..... عمران نے کہا۔

”تو ہمیں وہاں آپ کا انتحار کرنا ہو گا۔ اور ”..... ٹائیگر نے کہا۔

”میں۔ وہاں پیچ کر تم نے اپنے طور پر کام شروع کر دیا ہے۔ ہو اگر وہاں کوئی لیبارڑی نہیں ہو جائے تو اسے تباہ کر دیا۔ ہمارا انتحار نہ کرنا اور یہ سب کام انتہائی احتیاط اور ہوشیاری سے کرنا۔ اگر وہاں میں مکمل ہو رہا ہے تو وہاں شاگل اپنے گردپ سیست لازماً پیچ جے گا۔ اور ”..... عمران نے کہا۔

”یہیں ہاں۔ اور ”..... ٹائیگر نے کہا تو عمران نے اور ایندھیل کہہ کر فرانسیسی آف کر کے اسے واپس کوٹ کی اندر ولی خیریہ بھیب میں رکھا۔

زیس کر کے چیک کر لیں گے اگر واقعی یہ کرشناس لیہارڑی کی طرح خالی ہو گی تو پھر ہم رچنا گرفتچی جائیں سکتے جب تک ناچیل، ہجزف اور جوانا دباں بنیادی کام تکمل کر لیں گے۔ عمران نے کہا۔

”لیکن خوفناک طوفانوں میں تو آگے ہٹھے میں کافی وقت لگ جائے گا۔ اگر بیلی کا پیڑ بیانا تو یہ کام آسانی سے اور جلدی ہو سکتا۔“ اس پارساخاکتے کہا۔

”اوہ ہا۔ شتری تم تیار کیا تھا کیا تمہارے پاس بیلی کا پیڑ ہے۔“ عمران نے شتری سے مخاطب ہو کر کہا۔

”بھی۔ البتہ بیلی کا پیڑ کو فضا میں ہی تباہ کر کے کا ستم ہم نے حسب کیا ہوا ہے اور یہ آنونیکٹ ستم ہے۔ جیسے ہی کوئی بیلی کا پیڑ حمراں میں کسی بھی طرف سے داخل ہو گا اس سے پہلے کہ وہ لیہارڑی کی خفیت کے۔ ابھی ایزز کرافٹ سنس کپھڑا ازدھ نشانے پر لے کر اسے فضا میں ہی جاہ کر دیں گی۔“ شتری نے محض جواب دینے کی بجائے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”کہاں نصب ہے یہ ستم۔“ عمران نے پوچھا۔

”سوری۔ میں یہ نہیں تھا سختی۔“ شتری نے جواب دینے ہوئے کہا۔

”جو لیا۔ اسے آف کر دو۔ اب یہ ہمارے لئے بے کار ہے۔“ عمران نے اٹھنے ہوئے کہا تو جو لیا اور سالٹ بھی بے اختیار

540
”میں حبیب ہاچیل کی بات پر بیکن تھک آیا۔“ جو لیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔ ”بیرا خیال ہے کہ میں باقاعدہ سازش کے تحت گمراہ کیا جا رہا ہے۔“ عمران نے کہا۔

”گمراہ۔ وہ کیسے۔ شاگل ایسا آدمی نہیں ہے کہ وہ صرف سازش کی خاطر اپنے تمام آدمی اس طرح مردا دیتا۔“ جو لیا نے کہا۔

”وہ واقعی ایسا آدمی نہیں ہے لیکن ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ اس پارشاگل کو بھی چکر دیا جا رہا ہو۔ کافرستان کے اعلیٰ حکام کو نہیں نہ کہیں۔“ یہ اطلاع مل گئی ہو گئی کہ دباں کرشناس میں بھی یہاں گروپ ہفتھے کیا ہے اور ہم وارنگل میں بھی کسی کی لئے ہفتھے کتے ہیں اس لئے انہوں نے اپنے طور پر یکم کھلی ہو کہ ہم یہاں سے نکل کر فوری طور پر رچنا گرفتچی جائیں۔ اگر وہ نیپ سان لی جاتی ہے تو معاملہ کنفرم ہو سکتا تھا۔“ عمران نے کہا۔

”انہیں کیسے یہ بات معلوم ہو سکتی ہے کہ ہم یہاں سے بیہاں رابطہ کر کے روپ ورث دے گا۔“ جو لیا نے کہا۔

”ہا۔ تمہاری بات درست ہے۔ بہرہاں ہم بیٹر کنفرمیشن کے بیہاں سے فوری واپسی نہیں جا سکتے۔“ عمران نے کہا۔

”تو اب تمہارا کیا پروگرام ہے۔“ جو لیا نے کہا۔

”ہم نے واکنش پریز پر قابو پا لیا ہے اس لئے اب یہاں ہماری جوش قدری چیزی سے ہو سکتی ہے۔ ہم یہاں موجود لیہارڑی کو

امتحان کھڑی ہوئیں۔

"کہن سے مشین پہلے لے آؤ"..... جولیا نے مرتے ہوئے صاحب سے کہا۔

"یہ لوگ مجھ سے لے لاؤ"..... عمران نے جیب سے مشین پہلے لاتے ہوئے کہا۔

"کیا تم ایک زخمی اور بے بس عورت کو ہلاک کر دو گے۔"..... شاتری نے ایسے لمحے میں کہا چیزے اسے یقین نہ آ رہا ہوا کہ واقع عمران نے اسے ہلاک کرنے کے لئے کہا ہے۔

"میں نے پہلے ہی تھیں تباہی ہے کہ میں نے اگر تھیں ہلاک کر رہا تو آسانی سے اسی وقت ہلاک کر دیتا لیکن تم ہم سے تعاون نہیں کر رہی اور ہمارے مشن میں رکاوٹ بن رہی ہواں لئے مجبوری ہے"..... عمران نے اچھائی سرداور سخت لمحے میں کہا۔ "اگر میں تم سے تعاون کروں تو کیا تم وعدے کرتے ہو کہ مجھے زندگی رہنے دو گے"..... شاتری نے کہا۔

"ہاں۔ میرا وعدہ کہ میں تھیں ہلاک نہیں کروں گا"..... عمران نے کہا۔

"لمحک ہے۔ مجھے تمہارے وعدے پر اعتماد ہے۔ تم پوچھو میں کیجاں گی"..... شاتری نے ایک ہولی سانس لیتے ہوئے کہا۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ کیا ہاتھی اس صراحت کی لیبارڑی میں مشن مکمل ہوا ہے"..... عمران نے دھارہ کری پر پہنچتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اس لئے تو ہمیں یہاں بھیجا گیا ہے۔ میں نو تھنگ پر اتم خشنگی دور کی رشتہ دار ہوں۔ انہوں نے مجھے خصوصی طور پر اس نئی بھیجی کا چیف تباہی ہے اور انہوں نے تھی میں یہاں بھیجا ہے جبکہ کارہائیان سکرٹ سروس یا کسی دوسری بھیجی کی ہوا بھی نہیں لگتے دی گئی۔ اس سے تو بھی ٹاکت ہوتا ہے کہ مشن واقعی یہاں مکمل ہو رہا ہے اور دیے بھی اس سے زیادہ محفوظ لیبارڑی اور کہیں بھی نہیں ہو سکتی"..... شاتری جب ہونے پر آئی تو مسلسل بولتی چلی گئی۔

"تم نے یہاں کیا انتظامات کر رکے ہیں"..... عمران نے کہا تو شاتری نے بے اختیار ایک ہولی سانس لیا۔

"پہلے تو میری نظر میں یہ بہترین انتظامات تھے لیکن اب سب کچھ زیر دہو چکا ہے"..... شاتری نے کہا۔

"کیا مطلب۔ مکمل کر بات کرہا"..... عمران نے چوک کر کہا۔

"میں جو گندر اور دوسرا ساتھیوں کے ساتھ چوتھے گلستان میں موجود تھی۔ ہم نے ہاتھی ساتھیوں کو صراحت کے چاروں طرف کے ٹالقوں میں بھگوا دیا تھا تاکہ پاکیشی سکرٹ سروس کسی بھی راستے سے صراحت میں داخل ہو تو ہمیں فوری رپورٹ مل جائے۔ دوسرے گلستان میں ایشی ایئر کرافٹ آئویک ٹھیک نصب ہیں۔ اس پہلے گلستان میں کرم داس کی سرکردگی میں چار افراد موجود تھے۔ ہم نے باہر نگست آلات بھی لگائے ہوئے تھے تاکہ کوئی بھی پارٹی چیزے ہی

اور طرف سے برا و راست داخل ہو جاتے تھے..... عمران نے کہا۔
 ”چوتھے نگرانی میں ایسے آلات موجود ہیں جو پورے صحرائی طوفان کے باوجود بھی چینگ کر سکتے ہیں لہو اس کے ساتھ ہی ریز سے ہلاک کر دینے کے بھی قابل ہیں۔ بھر ہمارے آدمی چاروں طرف موجود ہیں جیسے چالوں سے میا نے بھی اطلاع دی۔ اس طرح تم جس طرف سے بھی صحرائی اندر داخل ہوئے ہیں اطلاع مل جاتی اس لئے تو یہاں زیادہ لوگ موجود نہیں ہیں۔ ہم نے تمام اخراجی میشوں پر کیا تھا آدمیوں پر نہیں۔“..... شاتری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ مس جولیا تم ڈپنی چیف ہو اس لئے اس کا فیصلہ اب تم نے کرنا ہے۔ دیے یہ رُنگی، بے بُس اور خاتون بھی ہے اور ساتھ ہی ایک سرکاری انجمنی کی چیف بھی۔“..... عمران نے انھوں کھڑے ہوئے ہوئے جولیا سے کہا اور اس کے ساتھ ہی دو خیے کے دروازے کی طرف مراہی تھا کہ یکفت میشن پبلیک فائزگ اور انسانی جیج سے خیر گوئی اخفا۔ ظاہر ہے جولیا نے ایک لمحہ پہنچائے پھر شاتری پر فائر کھول دیا تھا۔

”بزرگ چ کہتے ہیں محنت کی دشمن ہوتی ہے۔“..... عمران نے مڑے پھر اوپنی آواز میں کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا خیے سے باہر نکل گیا۔

صحرا میں داخل ہو ہم اسے شمیں پر چیک کر سکیں۔ اس طرح ہم ہر لمحہ سے مطمئن تھے کہ ہم نے بھر کی اتفاقات کر رکھے ہیں۔ بھر اچاکہ دھارو سے ہماری ایجنسی میا نے تمہارے ہارے میں روپورٹ دی۔ تمہارے ساتھیوں نے وہاں ہوٹل میں کھانا کھائے ہوئے کئی بار تمہارا ہام لیا تھا اس طرح ہم کفرم ہو گئے اور ہم نے میا نے سے کہا کہ وہ تمہاری جیپ پر سیلان کا خڑ لگا دے تاکہ ہم شمیں پر تمہاری جیپ کی حرکت کو چیک کرتے رہیں۔ اس کے ساتھ ہی میں اور جو گنڈر دا بیس یہاں آگئے اور یہاں موجود کرم دا اس اور اس کے ساتھیوں کو کسانی گاؤں پہنچو دیا تاکہ جھیں ہے ہوش کر کے یہاں لایا جائے۔ جو گنڈر تو تمہاری جیپ کو ہی میزاںخوں سے اڑانے پر مصراحت کیں اس طرح تمہاری لائسنس صحیح سالم نہ رہ جاتیں اور ہم حکام کو یقین ہی نہ دلا سکتے تھے۔ پھر جو گنڈر کا اصرار تھا کہ جھیں ہے ہوشی کے عالم میں ہی ہلاک کر دی جائے لیکن میں نے پہلے تمہارا میک اپ واش کرنے کا سوچا یوں کہ سیرا خیال تھا کہ تم لوگ کسی دورے گروپ کو ہاتھ دیتے کے لئے صحیح سکتے ہو۔ ہاتھی تفصیل میں جھیں پہلے ہی بتا چکی ہوں۔ نتیجہ اب تمہارے سامنے ہے کہ میں رُنگی اور سیپیں ہو چکی ہوں۔ یہاں وارنگل میں ہرے تمام ساتھی ہلاک ہو چکے ہیں۔“..... شاتری نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”لیکن اگر ہم دھارو سے یہاں اندر داخل ہونے کی بجائے کسی

بھلے والے بھی نہیں تھے۔ اسی لئے اسے دروازہ کھلنے کی آواز سنائی
وی تو اس نے چوک کر آنکھیں کھول دیں۔
”سر۔ کوئی ضرورت“..... دروازے ہے اس کے خصوصی^ا
الٹھانٹ نے اندر داخل ہو کر اپنائی صورت سمجھے میں کہا۔
”شیر سنگھ۔ ہات کافی لاو۔ میں بہت تحکم گیا ہوں“..... شاگل
نے کہا۔

”لیں سر۔ بھی لاوایا سر“..... شیر سنگھ نے جواب دیا اور تیزی
سے مڑ کر واپس چلا گیا۔ شاگل نے ایک بار پھر کری کی پشت سے
سر رکھا یا اور آنکھیں بند کر لیں۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلنے کی آواز
ذلویا تھا اس لئے جب وہ ہیئت کوارٹ پہنچا تو خاصاً تھکا ہوا تھا لیکن
اس تھکاوٹ کے باوجود اس کی آنکھوں میں تیز چوک موجود تھا۔ شیر سنگھ
نے گہ شاگل کے سامنے رکھا اور پھر مڑ کر واپس چلا گیا تو شاگل
نے پیالی اخما کر ہات کافی سپ کر کہ شروع کر دی۔ پھر جیسے ہی کافی
ختم ہوئی تو شاگل اپنے ذہن میں ایک قابل قبول کہانی ترتیب دے
چکا تھا۔ اس نے خالی گہ ایک طرف رکھا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے
فون کا رسیور اخھا لیا۔ اس نے اس کے پیچے موجود ایک ٹھنپ پر لیں
کر کے اسے ڈاکریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پر لیں کرنے شروع
کر دیئے۔

”تلزی سیکڑی تو پرینے یونٹ“..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسرا
طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

شاگل کو کہتا ہے سے بیلی کا پھر پردار حکومت جنپنے میں کسی سمجھے
لگ گئے تھے۔ راستے میں اس نے ایک ایئر پورٹ سے غول بھی
ذلویا تھا اس لئے جب وہ ہیئت کوارٹ پہنچا تو خاصاً تھکا ہوا تھا لیکن
اس تھکاوٹ کے باوجود اس کی آنکھوں میں تیز چوک موجود تھا۔
کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس کی جیب میں جوشیپ موجود ہے اس کی
مد سے وہ صدر صاحب کو اس بات پر قائل کر دے کہ شاگل
سے کوئی بات چھپائی نہیں جا سکتی۔ اس نے اپنا کمری بریجنے کر اس
کی پشت سے سر رکھا یا اور آنکھیں بند کر لیں۔ پہلے وہ تمام کہانی
اپنے ذہن میں دوہرانا چاہتا تھا جو وہ صدر صاحب کو سنانا چاہتا تھا۔
اسے معلوم تھا کہ صدر صاحب آسمانی سے اس کی بات نہیں مانیں
گے اور وہ انہیں یہ بات نہیں بتا سکتا تھا کہ اسے کسی طرح یہ شیپڑا
معلومات لی ہیں۔ یہ بھی معلوم تھا کہ صدر صاحب آسمانی سے

"شائل بہل رہا ہوں۔ چیف آف کافرستان سکرٹ سروی
صدر صاحب سے پات کراؤ۔ ہاپ ایرجنسی ہے۔"..... شائل نے
بڑے قاتلانے لجھے میں کہا۔

"سوری جناب۔ صدر صاحب انجینئر انہم مینگ میں صرف
ہیں۔ جب مینگ ختم ہو گی تو ہی بات ہو سکتی ہے۔"..... دوسرا
طرف سے بڑے سرد سے لجھے میں کہا گیا تو شائل نے اس سے
لجھے پر فصر کھاتے ہوئے ہر یہ کچھ کہے بغیر رسیدور کریل پر ٹھنڈی دید۔
پھر اچانک اسے خیال آیا کہ اسے کرشناس پواخت پر کرشن سے
بات کر لئی چاہئے تاکہ تازہ ترین صورت حال معلوم ہو سکے۔ از
نے ہاتھ پر ہعا کر ایک طرف پڑے ہوئے رانسیمیر کو اخا کر سامنے
رکھا اور پھر اس پر مخصوص فریجنی ایجھست کی اور پھر اس نے
رانسیمیر کا ہن آن کر دیا۔

"بیلو۔ بیلو۔ شائل کا نگ۔ اور۔"..... شائل نے بارہ کاروں
دیتے ہوئے کہا گیں دوسری طرف سے جب کافن دوکی کوش سے
باوجود بھی کال انڈن کی گئی تو اس نے رانسیمیر آف کیا اور پھر اس
نے کرشناس میں موجود اپنے آدمیوں کی مخصوص فریجنی ایجھست کی
اور ایک بار پھر کال دینا شروع کر دی گیں اس فریجنی پر بھی مسلسل
کال دینے کے باوجود جب کافن دینے کی گئی تو شائل کے چھرے
پر حیرت اور خستے کے سے بیٹے ہاثرات ابھر آئے۔ اس نے ایک
بار پھر رانسیمیر آف کی اور اسے اخا کر ایک طرف رکھ کر اس نے

رم کا رسیدور اخایا اور یکے بعد دیگرے دو غنیمہ تھیں بودھیے۔
"لیں سر۔"..... دوسری طرف سے اس کے پرٹل سیدھی روی کی
لٹکائی مودہ بانہ آواز سنائی دی۔

"کرشناس کے قریب ایک فوریں کا سپاٹ ہے۔ بانہ کے کماٹر
سے میری بات کراؤ۔"..... شائل نے تجزیہ لجھے میں کہا۔

"لیں سر۔"..... دوسری طرف سے کہا گیا تو شائل نے رسیدور رکھ

"ٹانکس۔"..... میرے آتے ہی یہ سب حرام خور شراب پی کر
عہل پڑے ہوں گے۔ نامنس۔ میں ان سب کو گولیوں سے اڑا
سکیں گا۔"..... شائل نے ہر یہ اتے ہوئے کہا۔ پھر تقریباً پندرہ منٹ
بعد فون کی تھنی نج اُنگی تو اس نے ہاتھ پر ہعا کر رسیدور اخایا۔

"ایک سپاٹ کا سکو کے کماٹر دیجیت لائیں پر ہیں جناب۔".....
صری طرف سے اس کے پرٹل سیدھی روی کی آواز سنائی دی۔

"کاسکو۔ وہ کہاں ہے۔"..... شائل نے چوک کر پوچھا۔

"جناب کرشناس کے قریب جو ایک سپاٹ ہے اسے کاسکو سپاٹ
لہا جاتا ہے۔"..... دوسری طرف سے پرٹل سیدھی روی نے وضاحت
کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا۔ کراؤ بات۔"..... شائل نے کہا۔

"بیلو سر۔"..... میں ایک کماٹر دیجیت بول رہا ہوں سر۔"..... دوسری
طرف سے ایک مودہ بانہ آواز سنائی دی۔ ظاہر ہے شائل کافرستان

سیکٹ سروس کا چیف تھا۔
”کماٹر دجیت۔ کرشاس کے شمال مغرب میں ایک طمعہ احاطہ بنا ہوا ہے جس کی خاص نکانی ہے کہ اس پر اڑتی ہوئی جنگ سجادت کے طور پر ہائی گنی ہے۔۔۔ شاگل نے کہا۔
”میں سر۔۔۔ میں نے دیکھا ہوا ہے یہ احاطہ سر۔۔۔ دوسری طرف سے مودبادن لجھے میں کہا گیا۔

”اس کے علاوہ کرشاس سے آگے جو گنا جنگ ہے اس کے آخری حصے میں پہاڑی سے پہلے دو ڈبے ڈبے کہیں موجود ہیں۔۔۔ وہاں سیکٹ سروس کا ایک گروپ موجود ہے جس کا انچارج کرشن ہے۔۔۔ وہاں بھی اور کرشاس احاطے سے بھی میری فرانسیس کال کا جواب نہیں دیا جا رہا۔۔۔ آپ خود دونوں بجھوں پر جا کر معلوم کوئی کہ وہاں کیا صورت حال ہے اور مجھے فون کر کے ریکٹ دیں۔۔۔ شاگل نے حکماء لجھے میں کہا۔

”میں سر۔۔۔ میں ابھی خود بیلی کا بہر پر جاتا ہوں سر۔۔۔ دوسری طرف سے مودبادن لجھے میں کہا گیا۔
”میں آپ کی روپوت کا سخت ہوں۔۔۔ شاگل نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”روپوت کیا ملتی ہے۔۔۔ شراب لی کر مدھوں پڑے ہوں گے نہیں۔۔۔ شاگل نے رسیور رکھ کر خود کلائی کے سے انداز میں کہا۔۔۔ ایک پار پھر اسے خیال آیا کہ وہ صدر صاحب سے بات

کرے کیونکہ اب تک میں تھم ہو بھی ہو لیں گے اس نے یہ سوچ کر ارادہ بدل دیا کہ پہلے کریں جس کے بارے میں روپوت لے لے گے بھر بات کرے گا کیونکہ صدر صاحب نے اسے حقیقی سے حکم دیا تھا کہ وہ اپنے گروپ کے ساتھ کرشاس میں رہے۔۔۔ بھر تقریباً آٹھ سوچتے بعد فون کی تحقیقی نہیں تو اس نے باخوبی پڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”یعنی۔۔۔ شاگل نے حیر لجھے میں کہا۔

”ایئر کماٹر دجیت کی کال ہے جناب۔۔۔ دوسری طرف سے اس کے پہلے سیکڑی کی مودبادن آواز سنائی دی۔۔۔

”کراہ بات۔۔۔ شاگل نے حیر لجھے میں کہا۔

”بیٹوسر۔۔۔ میں ایئر کماٹر دجیت کی آواز سنائی دی۔۔۔ دوسری طرف سے کماٹر دجیت کی آواز سنائی دی۔۔۔

”یہ۔۔۔ کیا روپوت ہے۔۔۔ شاگل نے کہا۔

”جناب۔۔۔ کرشاس احاطے میں آپ کے آدمیوں کی لاشیں پڑی ہیں اور جنگ کے پیچے ایک کہیں میں بھی چار آدمیوں کی لاشیں پڑی ہیں اور جناب اس سے پیچے پہاڑی بھی چاہ ہو پھی ہے۔۔۔ اس پہاڑی کے بلے سے سانسی آلات ہر طرف پھرے ہوئے ہیں جناب۔۔۔ کماٹر دجیت نے کہا تو شاگل کو یوں حسوس ہوا ہے کہ دجیت لفڑا نہ بول رہا ہوں بلکہ اس کے کافنوں میں پکھا ہوا سیسے اٹھا جا رہا ہو۔۔۔

کیا تھا وہ ہلاک نہیں ہوئے ہوں گے بلکہ اسیوں نے اس کے آدمیوں کو ہلاک کر کے وہاں سے بیلی کا پتھر لیا اور جنگل والے چیزوں کو اڑ رکھنے لگے ہوں گے۔ بیلی کا پتھر کی وجہ سے کرشن اور اس کے آدمیوں نے انہیں اپنے آدمی بھجو کر چیک ہی نہیں کیا ہو گا اور اسیوں نے وہاں کرشن اور اس کے آدمیوں کو ہلاک کر کے اس خالی چیخارہ کی کبوتوں سے ادا دیا ہو گا اور پھر سیکرت سروس کے بیلی اکاٹھر پر وہاں کیں گے ہوں گے۔ ابھی وہ بیٹھا تکی سوچ رہا تھا کہ فون کی خصی ایک بار پھر بچ اُمیٰ تو اس نے ہاتھ پر حاکر رسیور مکالمہ کیا۔

”میں“..... شاگل نے کہا۔

”ملڑی سیکرری نو پرنیڈنٹ کی کامل ہے جناب“..... دوسرا طرف سے پرانی سیکرری کی متوجہ باند آواز سنائی دی۔
”لیں۔ کراؤ بات“..... شاگل نے بہت سمجھتے ہوئے کہا۔
”یہلو۔ ملڑی سیکرری نو پرنیڈنٹ بول رہا ہوں۔ میں تک ابھی فتح ہوئی ہے۔ کیا آپ صدر صاحب سے بات کرنا چاہتے ہیں جناب“..... دوسرا طرف سے کہا گیا۔

”ہاں۔ کراؤ بات“..... شاگل نے کہا۔

”یہلو“..... چند لوگوں بعد صدر کی بھاری آواز سنائی دی۔

”سر۔ میں شاگل بول رہا ہوں سر“..... شاگل نے انتہائی مودباداں لے گئے میں کہا۔

”کیا کہہ رہے ہو۔ یہ سب کیے مکن ہے۔ کیا تم ہوش میں ہو؟“..... شاگل نے طلق کے مل جیختے ہوئے کہا۔

”جناب۔ میں خود ہر جگہ پر گیا ہوں۔ آپ بے خلک اپنے آدمیوں کو کچھ کر معلوم کر لیں۔ پہلے بھی آپ کے آدمی سیکرت سروس کے بیلی کا پتھر میں وہاں آتے چاتے رہے ہیں۔“..... کماٹر دیجیٹ نے کہا۔

”وہاں کرشاں میں بھی سیکرت سروس کا ایک بیلی کا پتھر موجود تھا۔ کیا وہ وہاں موجود ہے؟“..... شاگل نے یکلت ایک خیال کے تحت پوچھا۔

”جناب۔ وہاں کوئی بیلی کا پتھر موجود نہیں ہے۔ ویسے ہم نے“..... بیلی کا پتھر میں پیازی کی طرف سے جاتے ہوئے مارک کیا ہے۔ وہ دونوں بیلی کا پتھر سیکرت سروس کے تھے اس لئے ہم نے ان کے ساتھ رابطہ ای نہیں کیا تھا۔“..... کماٹر دیجیٹ نے کہا۔

”کب۔ کس وقت گئے تھے یہ دونوں بیلی کاچی؟“..... شاگل نے بے اختیار اچھلتے ہوئے کہا تو کماٹر دیجیٹ نے وقت اور دونوں کے درمیان وقت تاریخ دیا جس سے شاگل مارکی بات سمجھ گیا۔

”ٹھیک ہے۔ شکریہ“..... شاگل نے کہا اور رسیور کریٹل پر رخ دیا۔ اب ساری بات اس کو سمجھ میں آ گئی تھی۔ عراں کے ساتھی ایک مخاہی اور دو جبھی جنہیں وہ کرشاں میں گولیاں مار دینے کی پہاڑت دے کر اپنے لیکن کاپڑ پر واپس جنگل والے ہیڈ کوارٹر میں آ

نے رچنا گر بھجو دیا ہے۔ یہ اطلاع ملتے ان میں وہاں سے فوراً واپس آیا تاکہ آپ سے رابطہ کر کے مزید بحثیات لے سکوں۔ نیپ بھی میرے پاس موجود ہے۔ شاگل نے مسئلہ بولتے ہوئے کہا۔

”کیا آپ وہ شب بھجے سوائے ہیں“..... صدر نے کہا۔

”یہ سر۔ میں انتظامات کر کے جناب آپ کو دوبارہ کال کتا ہوں۔“ شاگل نے کہا۔

”لیکھ کے۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل نے رسید رکھ دیا اور انھی کر تیزی سے اپنے آفس سے نکل کر ایک راہداری سے گزر کر میٹن روم میں بیٹھ گیا جہاں ہر قسم کی مشیری نصب تھی۔ ”یہ سر۔“ میٹن روم انچارج بھگت رام نے اسے دیکھ کر انھی کھڑا ہوتے ہوئے انجائی سوڈا بند بجھے میں کہا۔

”یہ مانگرو ٹیپ لو اور ایسے انتظامات کرو کہ یہ ٹیپ یہاں سے صدر صاحب اپنے فون پر سن لیں۔ اور ہر سے میں بات کروں گا اور یہ ہم سے اور صدر صاحب کے ملاوہ اور کوئی نہیں سنبھال سکتا۔“ شاگل نے کہا۔

”یہ سر۔ آپ تشریف رکھیں میں انتظام کرتا ہوں جناب۔“ بھگت رام نے کہا اور ٹیپ لے کر دو ایک سائینڈ پر موجود میٹن کی طرف چڑھ گیا جس پر سرخ رنگ کا کورچ چاہا ہوا تھا۔ اس نے کور ہٹالیا اور اسے ایک طرف رکھ کر اس نے میٹن کو آن کر دیا اور پھر

”کیا بات ہے۔ کیوں کال کی تھی آپ نے اور وہ بھی ہیلکو اور سے جبکہ میں نے آپ کو حکم دیا تھا کہ آپ کرشاں میں رہیں اور وہاں یہ بارٹی کی حفاظت کریں۔“..... صدر کی سخت آواز سنائی دی۔

”جناب۔ آپ کے حکم کے تحت میں کرشاں گیا تھا۔ وہاں میرا گروپ پہلے ہی کام کر رہا تھا۔ وہاں ہم برے گروپ نے تمی مخلکوں ابھی افراد کو پکڑا جن میں سے ایک مقابی تھا جبکہ باقی دو جبھی تھے۔ ایک ایکری ٹین جسی تھا اور دوسرا افریقی جبھی تھا۔ ان سے معلوم ہوا کہ وہ پاکیشیانی ایجنسی عمران کے ذاتی ملازم ہیں۔ ان سے جب ہم نے تھی سے پوچھ چکھ کی تو جناب انہوں نے کہا کہ عمران اور پاکیشیانی سکرت سروس کا ایک گروپ وارنگ صراہی میں گیا ہے جبکہ دوسرا گروپ رچنا گر بھاڑی پر گیا ہے اور جناب ان کے پاس سے ایک مانگرو ٹیپ بھی برآمد ہوا ہے جس میں ساتھیں دان دا کمزوج حصہ کی روپیت موجود ہے اور اس سے صاف ہوتا ہے کہ پاکیشیانی ساتھیں دان اور نیاپ و دھات سے گام چڑھا گر بھاڑی دالی یہ بارٹی میں بھجوادی کی ہے۔ ان آدمیوں نے تھاں کہ عمران کا خیال ہے کہ انہیں اس بار ذاتی دیسی کی کوشش کی چارہ ہی اس لئے تین مختلف ستھات سامنے لائے جا رہے ہیں۔ ایک کرشاں، دوسرا وارنگ اور تیسرا رچنا گر بھاڑی اس لئے اس عمران نے اپنے ذاتی ملازم کرشاں بھجوادیے۔ خود وہ سکرت سروس کے ایک گروپ کے ساتھ وارنگ نکل گیا اور پاکیشیانی سکرت سروس کا تیسرا گروپ اس

جب..... شاگل نے کہا۔

”سوانیں“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل نے ہاتھ سے بھگت رام کو اشارہ کیا تو بھگت رام نے شین کا ایک ہن پر لیں کر دیا۔

”ڈاکٹر مجھے بول رہا ہوں سر چانگر لیمارڑی سے“..... ہن پر لیں ہوتے ہی ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔ گو شاگل پسلے ہی یہ نیپ سن چکا تھا لیکن اس بار بھی وہ خاموش بیٹھا غور سے نیپ سنتا رہا۔ جب نیپ فتح ہو گئی تو بھگت رام نے خود ہی نیپ آف کر دی کہونکہ شین نے اسے بتا دیا تھا کہ نیپ آف ہو چکی ہے۔

”بیلو سر۔ آپ نے نیپ سن لی ہے جتاب“..... شاگل نے کہا۔

”ہا۔ لیکن یہ نیپ پاکیشائی ایجنسیوں میں کیسے پہنچ گئی ہے۔ اس کا تو مطلب یہ ہے کہ پہنچنے والے اس کا کوئی بھی راز خیز نہیں رہ سکا۔“..... صدر نے انجامی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

”سر۔ یہ بھگت ہوتے ہی ایسے ہیں۔ پاٹال سے بھی اپنے مطلب کی چیز کاٹ لاتے ہیں۔“..... شاگل نے گول مول سا جواب دیتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے وہ اب صدر کو یہ تو نہیں بتا سکتا تھا کہ یہ اس کا اپنا کارنامہ ہے۔

”ہونہے۔ ان ایجنسیوں کا کیا ہوا جن سے آپ نے یہ نیپ حاصل کی ہے۔“..... صدر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

اس نے شین کا ایک خانہ کھول کر مانگر ویپ اس میں ڈالا اور خانہ بند کر کے اس نے شین کے مخفف ہن پر لیں کرنے شروع کر دیے۔ پھر وہ دایپیں مڑا۔

”جباب۔ اب آپ صدر صاحب کو فون کریں۔ آپ جب مجھے اشارہ کریں گے میں نیپ آن کر دوں گا جتاب۔“..... بھگت رام نے کہا تو شاگل نے اثاثت میں سر ہلاتے ہوئے بیز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور انھیا اور فون ٹیکس کے پیچے موجود ہن پر لیں کر کے اسے ڈاٹریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیے۔

”ٹھری سیکڑی تو پر بنیٹ“..... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے ٹھری سیکڑی کی آواز سنائی دی۔

”چیف آف کافرستان سکرٹ سرویس شاگل بول رہا ہوں۔ صدر صاحب میری کاں کے مختار ہوں گے۔“..... شاگل نے اس طرح قاتلان لہجے میں کہا چیزے اس کی حیثیت ملک کے صدر میں زیادہ ہو اور اس نے جان بوجھ کر یہ الفاظ کہے تھے کیونکہ اس طرح ایک تو اس کا رعیت ٹھری سیکڑی پر چڑھتا اور دوسرا شین دم میں موجود اس کے اپنے ماتحت بھی مرغوب ہو جاتے۔

”ہولہ کریں۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”بیلا۔“..... چند گوں بعد صدر کی آواز سنائی دی۔

”سر۔ میں نے نیپ سوانے کے انقلamat کر لئے ہیں

”انہوں نے بھی بتایا تھا جواب“..... شاگل نے ہونٹ چھاتے ہے کہا۔

”دہاں دائنٹ براؤز موجود ہیں۔ وہ اس سے خود ہی نہت لیں گے۔ آپ اپنے سیکشن سیست فور ارجنٹن میں اور میں اگر رضا ہجڑی کی پیاری پر موجود یہاں تک تباہ ہو گئی تو آپ کو سمجھت مروں کے چیف کے عہدے پر طرف کر دیا جائے گا۔ اٹ از مالی فائل آرڈر“..... صدر نے خفت لبھ میں کہا۔

”لیں سر“..... شاگل نے قدرے سے ہوئے لبھ میں کہا۔

”دہاں دینچا گر میں ماڈلینین ڈالمن کے افراد موجود ہیں۔ ان کا سربراہ کریل جھجیت ہے۔ ویسے اسے اس لیہارڑی کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے لیکن اب اسے تباہ دیا جائے گا۔ آپ نے دہاں جھپٹ کر صورت حال کو دیکھ کر اپنا سیٹ اپ کرنا ہے۔ کریل جھجیت دہاں آپ کے تحت کام کرے گا“..... صدر نے کہا۔

”لیں سر۔ میں آج نہیں دہاں پہنچتا ہوں سر“..... شاگل نے صرف بھرے لبھ میں کہا۔

”اوکے۔ یہ نیپ پر بنیٹ ہاؤس میں میرے ٹھری سیکریٹری کو بھجوادیں“..... صدر نے کہا۔

”لیں سر“..... شاگل نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی دوسری طرف سے رابطہ ختم ہو گیا تو شاگل نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیدر رکھ دیا۔ اس کے چھرے پر صرفت کے

”سر۔ انہیں ہلاک کر دیا گیا تھا اور بھر میں آپ سے بات کرنے پہاں آگئی تھیں ابھی بھجے روپرٹ ملی ہے کہ ان کے کسی دوسرے گروپ نے ہمہ بے بعد اچانک دہاں دیکھ کیا ہے اور کرٹشاس میں موجود ہمہ سے آدمیوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور دہاں کی لیہارڑی کو بھی تباہ کر دیا گیا ہے“..... شاگل نے کہا۔

”کیا۔ کیا کہ رہے ہیں آپ۔ کرٹشاس کی لیہارڑی تباہ ہو گئی ہے“..... صدر نے چونکہ کر کہا۔

”لیں سر۔ بھجے ابھی روپرٹ ملی ہے سر۔ ہمارے تصور میں بھی نہ تھا کہ دہاں انہوں نے دو گروپ ہنا کر بیکھے ہوں گے۔ ہم نے ایک گروپ کو تو ختم کر دیا بھر میں دار الحکومت آیا تو بیکھے ان کے دوسرے گروپ نے ریڈ کر دیا“..... شاگل نے کہا۔

”ویری بیٹ۔ یہ آخر ہو کیا رہا ہے۔ پر بنیٹ ہاؤس سے خوشی پیپ ان سک کلیتی جاتی ہے اور وہ کافرستان کی اہم لیہارڑی بھی آسانی سے جاہ کر دیتے ہیں۔ آخر یہ سب کیا ہو رہا ہے۔ اس ملک میں کوئی ان کا تھہ درکنے والا نہیں ہے“..... صدر نے بخخت انتہائی غصیلے لبھ میں کہا۔

”جواب۔ ہم نے انہیں پکڑا ہے تو یہ نیپ برآمد ہوئی ہے ان سے جواب“..... شاگل نے کہا۔

”ہونہ۔ بہر حال کیا یہ بات درست ہے کہ عمران وارنگل میں ہے“..... صدر نے کہا۔

ہٹرٹ امیر آئے تھے کیونکہ کرشناں لیبارٹری کی جانبی کی ذمہ داری بھی اس پر عائد نہ ہوئی تھی اور صدر نے اسے رچنا گھر جانے کے ہدایت بھی دے دی تھی جبکہ پہلے اس کا خیال تھا کہ صدر صاحب اسے کہیں دارالگل پہنچنے کا حکم نہ دے دیں۔ اسے معلوم تھا کہ وہ اس برداز تھی حکیم ہے اس لئے وہ ایک لمحے کے لئے بھی عمران کے سامنے نہ پھر سکے گی اس لئے وہ وہاں جانا نہیں چاہتا تھا۔ اس نے نیپ بھگت رام سے واہیں لی اور پھر اپنے آفس میں آ کر اس نے شیپ کو اپنے مخصوص پیکٹ میں ڈال کر اسے سیل کیا اور پھر اپنے ایک خاص آدمی کو بھاکر اس نے یہ پیکٹ پر پیدائش ہاؤس میں ملٹری سکرٹری کو پہنچانے کا حکم دے دیا اور اس آدمی کے جانے کے بعد اس نے رچنا گھر اور اس سے محقق علاقے کا تفصیلی نقش ملکوایا۔ تھوڑی دیر بعد نقش اس کے سامنے میرز پر موجود تھا۔ اس نے نقش کھولا اور اس پر بھک گیا۔ کافی دیر تک وہ نقش کو دیکھتا رہا اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ لیبارٹری رچنا گھر میں کہاں ہے اور صدر صاحب نے یہ بھی بتا دیا تھا کہ وہاں موجود ماڈشنین یا لین کے انچارج کرق جمیعت کو بھی اس کا علم نہیں ہے اس لئے وہ نوادرادہ لگا رہا تھا کہ کہ لیبارٹری کہاں ہو سکتی ہے لیکن کوئی بات اس کی بحث میں نہیں آ رہی تھی۔ پھر اچانک اسے خیال آیا کہ پرینڈیٹ ہاؤس سے کرق جمیعت کو اس کے بارے میں علم وہی چکا ہو گا اس لئے اسے کرق جمیعت سے نازہہ تریں معلومات حاصل کر لئی چاہئیں۔ چنانچہ اس

نے فون کا رسیدور اخليا اور یکے بعد دیگرے دو فون پر جل کر دیے۔
”لیں سر“..... اس کے پر علی سکرٹری کی مودوبانہ آواز سنائی دی۔

”ہالیے کی ترائی میں ایک علاقوں ہے رچنا گھر۔ وہاں ماڈشنین یا لین فورس موجود ہے۔ اس کا پیف کرق جمیعت ہے۔ ملٹری ہیئت کوارٹ سے اس کا بھر معلوم کر کے ہری اس سے بات کرواؤ۔“
شاگل نے فون اور تکمیل بھجے میں کہا۔

”لیں سر“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل نے رسیدور رکھ دیا اور ایک بار پھر سامنے موجود نقشے پر جنگ گیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی مخفی بجھ اُجھ تو شاگل نے ہاتھ ہڑھا کر رسیدور اخليا۔

”لیں“..... شاگل نے اپنے مخصوص خفت اور سرد بجھ میں کہا۔ ”کرق جمیعت لائن پر چیز بجا باب“..... دوسری طرف سے پر علی سکرٹری کی مودوبانہ آواز سنائی دی۔

”کرواؤ بات“..... شاگل نے کہا۔

”بیلو سر۔ میں کرق جمیعت بول رہا ہوں۔ رچنا گھر ماڈشنین یا لین سے بجا باب“..... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”کرق جمیعت۔ آپ کو پرینڈیٹ ہاؤس سے کافرستان سیرٹ سروں کے بارے میں ہدایات مل جگی ہوں گی۔“..... شاگل نے بڑے غوت بھرے بجھ میں کہا۔

"لیں سر۔ ہمیں آپ کی مانگتی میں دے دیا گیا ہے اور ہم آپ کے ہر حکم کی تفصیل کرنے کے لئے تیار ہیں جتاب۔"۔ کرٹن مجھیت نے جواب دیا تو شاگل کا سید خود بخوبی ڈینے والی ٹکڑی پھول گیا۔ "گذشتہ کرٹن مجھیت۔ اگر آپ نے ہم سے مکمل تعاون کیا تو میں پرہیز نہ صاحب کو کہہ کر آپ کی فوری ترقی کراؤں گا۔" شاگل نے کہا۔

"آپ کی ہمراہی ہے جتاب۔ آپ حکم کریں"۔ درمری طرف سے اس بار زیادہ مودودانہ لمحے میں کہا گیا۔

"میرے سامنے رچا گھر اور اس کے ارد گرد کے علاقے، تفصیلی نقش موجود ہے۔ آپ مجھے تائیں کر کے آپ کی بیانیں کہاں موجود ہے۔ قریب ترین شہر کون سا ہے اور رچا گھر کے لئے کون کون سی سڑکیں اس شہر یا درمرے شہروں سے آتی ہیں اور وہاں کی پوزیشن کیا ہے۔ تفصیل تائیں"۔ شاگل نے کہا تو درمری طرف سے اسے تفصیل ہاتا شروع کر دی گئی۔ شاگل ساتھ ساتھ نقشے پر نشانہات لگاتا چاہ رہا۔

"گذشتہ۔ آپ میں سمجھ گیا ہوں کہ آپ کی اور اس علاقے کی کیا پوزیشن ہے۔ میں اپنے ساتھیوں سمیت وہاں پہنچ رہا ہوں۔ ہم خصوصی ہیلی کاپڑوں پر وہاں پہنچیں گے اور آپ کی تائی ہوئی تفصیل کے مطابق میں وہ کپڑا میں ہونا چاہئے کیونکہ قریبی شہر اتر کاٹھ سے بھی اور ارد گرد سے آنے والے تمام راستے اور سڑکیں

اس درہ کو کراس کرتی ہیں۔"۔ شاگل نے کہا۔
"لیں سر۔ ہمارا یکبھی ٹکڑی میں سے جو درہ کپڑا سے ٹھال کی طرف ہے اور رچا گھر کی سب سے بڑی اور بلند چوتھی ماڈ کے واسن میں ہے۔"۔ کرٹن مجھیت نے جواب دیا۔
"کرٹن مجھیت۔ آپ سخت طرف سے یہاں موجود ہیں۔"

شاگل نے اچانک ایک خیال کے تحت پوچھا۔
"میرے سلسلے تو یہاں گزشتہ ایک سال سے ہوں یعنی میں انچارج دو روڑ پہنچے ہاں ہوں۔ پہلے انچارج ایک خصوصی کورس کے لئے ایکریڈیٹ پڑھے گئے ہیں۔"۔ کرٹن مجھیت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو تمہیں معلوم ہوا گا کہ یہاں حکومت کی خفیہ لیبارٹری کہاں ہے۔"۔ شاگل نے چوک کر کہا۔

"لیں سر۔ وہ لیبارٹری ماڈ پہاڑی کے اوپر والے حصے میں ہے اور وہاں چیخ سے کسی صورت نہیں پہنچا جا سکتا۔ وہاں پہنچنے کے لئے یہی کاپڑ استعمال کئے جاتے ہیں۔"۔ کرٹن مجھیت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"درہ کپڑا سے اس لیبارٹری کا قابلہ کتنا ہے۔"۔ شاگل نے پوچھا۔

"جبکہ۔ درہ کپڑا سے تقریباً آٹھ کلو میٹر کے قابلے پر یہ لیبارٹری ہے۔"۔ کرٹن مجھیت نے کہا۔

رچنا مگر پہنچیں اس لئے تم نے ہر لحاظ سے الٹ رہا ہے۔ ہم دیکھیں کاپڑ میں آئیں گے۔ اگر اکیلا ہیلی کاپڑ آئے تو تم نے ہیلی کاپڑ کو تو بچانا ہے لیکن اس میں موجود افراد و جرمودت میں ہلاک ہونا چاہئے۔ شاگل نے ایک خیال سے تخت کیا۔

"سر۔ کرشاس سے رچنا مکر کے درمیان تو بہت طویل فاصلہ ہے۔ راستے میں دو سمجھوں پر ہیلی کاپڑ میں لازماً غول ڈالوانا ہو گا اور راستے میں بے شمار ایز پاٹ بھی آئیں گے اس لئے یہ ہیلی کاپڑ کی صورت بیباں نہیں بخیں سکتا۔" کرش محبیت نے کہا۔

"بچھے معلوم ہے لیکن میں نے احتیاطاً تھیں ایسا کرنے کے لئے کہا ہے۔ ہمیں دشمن ایجنسیوں سے ہر صورت میں ہوشیار رہنا چاہئے۔" شاگل نے اس بار قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"یہ سر۔ حکم کی قیمت ہو گی سر۔" دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل نے او کے کہہ کر رسیدور رکھ دیا۔

"ہنس۔ اپنے آپ کو بے حد علیحدہ سمجھتا ہے۔ ہنس۔" شاگل نے غراتے ہوئے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ایک طرف چبے ہوئے ایکراں کا رسیدر اٹھایا تاکہ ہیڈکوارٹر انچارج کو برآہ راست کال کر کے دو ہیلی کاپڑ اور انکش گردپ کے دس افراد کو مع اسلو تیار رہنے کا حکم دے سکے۔

"اوہ۔ یہ تو بہت زیادہ فاصلہ ہے۔ ہمارا اصل مقصد تو اس لیہارڑی کی حفاظت ہے۔ ہمیں کہاں کپ لگانا چاہئے۔" شاگل نے چونکہ کہا۔

"جاپ۔ اس لیہارڑی تک بیچے سے تو کسی صورت پہنچا ہی نہیں جا سکتا اور اس پر غیر متعلقہ ہیلی کاپڑ کو پہنچنے سے روکنے کے لئے ماڈو پہاڑی کے شرقی کی طرف ایک جھوٹی پہاڑی ہے بیرام۔ دہاں اشیٰ ایز کرافٹ گھسیں نصب ہیں۔ آپ کو بھی اسی پہاڑی بیرام پر کپ لگانا چاہئے۔ اس طرح آپ بلندی پر ہونے کی وجہ سے درہ کلپ کو بھی چیک کر سکتے ہیں اور اگر ماڈو پہاڑی پر جا چاہے تو اسی راستے سے ہی اوپر جانے کا کوئی آدمی سوچ سکتے ہے۔" کرش محبیت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لمحک ہے۔ ہم دو ہیلی کاپڑوں میں جن پر سیکرت روسی کے خصوصی نشانات موجود ہوں گے پہلے تمہارے کپ پہنچنے کے پہنچ دہاں سے آگے جائیں گے۔" شاگل نے کہا۔

"یہ سر۔ ہم آپ کے استقبال کے لئے چار ہیں۔" کرش محبیت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ادھ۔ ایک اہم بات یہ ہے کہ کرش محبیت کے کافرستان سیکرت روس کا ایک ہیلی کاپڑ دشمن ایجنسیوں کے ہاتھ مل چکا ہے۔ ناپال کے قرب کرشاس پہاڑی سے میری عدم موجودگی میں یہ ہیلی کاپڑ چوری ہوئے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ دشمن ایجنس اس ہیلی کاپڑ پر

بھرے بچے میں کہا۔
 ”مجھے اطلاع ملی ہے کہ پاکیشیا یکرٹر موسیٰ اور ان کے ساتھ
 پاکیشیا کا سب سے خطرناک اجتہد ملی عمران دارالقلم صحراء پختہ رہے
 تھیں یا پختہ چکے ہیں۔ آپ کو ابھی ان کے بارے میں کوئی تحریر نہیں
 ہے۔ یہ دنیا کے خطرناک ترین اجتہد ہیں۔ واثق برڈز تھی ایجنسی
 ہے اس لئے ایسا ہو کہ یہ ایجنسی ان کے مقابلے میں ہاکام ہو
 جائے اور ہمارا اس قدر اہم مشن جاہ کر دیا جائے۔“ صدر نے
 کہا۔

”اوٹ برڈز انجینئری تربیت یا ایڈجنسی ہے جناب اور انہوں
 نے وہاں جس قسم کے خالقی انتظامات کے ہیں ان کی تفصیل میں
 نے معلوم کی تھی۔ اس تفصیل کے بعد وہ جگد پاکیشیاً ایکٹوں کا
 مفہن ہی بننے لگی۔ آپ بے فکر رہیں جناب۔“ پرائم مشرنے
 بڑے باعثہ بچے میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔ آپ فوری طور پر وہاں سے روپرٹ لیں ہا کر تسلی
 ہو سکے۔“ صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ قائم ہو گیا۔
 ”ٹک کے صدر ہو کر چند دن ایکٹوں سے اس قدر مرغوب
 ہیں۔ جیرت ہے۔“ پرائم مشرنے رسید رکھ کر منہ بھاتے ہوئے
 کہا اور پھر ساتھ پڑے ہوئے فرانسیس کو اخفا کر انہوں نے اس پر
 فریکونسی ایججت کی اور اسے آن کر کے کاں دلی شروع کر دی۔
 ”پھر چیف ون کا لٹک۔ اوور۔“ پرائم مشرنے کاں دلی

کافرستان کے پرائم مشرنے اپنے آفس میں بیٹھے سرکاری کام میں
 مصروف تھے کہ پاس پڑے ہوئے سرخ رنگ کے فون کی تھنی نج
 اٹھی تو پرائم مشرنے چوک کر فون کی طرف دیکھا۔ یہ بات لائن
 فون تھا اس لئے وہ بھوگے تھے کہ کمال صدر صاحب کی طرف سے
 براہ راست کی جا رہی ہے۔ انہوں نے ہاتھ پر ڈھا کر رسید اخفا کیا۔
 ”لیں سر۔“ پرائم مشرنے قدرے مودہ بات لے چکے میں کہا۔

”آپ نے دارالقلم صحراء میں واثق برڈز ایجنسی کی یونیورسٹی کی
 خالقیت کے لئے بھجوایا تھا۔ وہاں سے کیا رسید وسیلی ہیں۔“ دوسری
 طرف سے صدر صاحب کی آواز سنائی دی۔

”جناب۔ وہ لوگ وہاں موجود ہیں۔ جیسے ہی پاکیشیاً اجتہد
 پہنچیں گے وہ ان کا خاتر کرو دیں گے اور اس کے بعد ہی ان کی
 طرف سے کوئی روپرٹ نہ لی۔“ پرائم مشرنے قدرے جیرت

ہوئے کہا۔ یہ فریکنی شاتری کی تھی اور اس سے بھی کوڈ طے کیا جی
تا مگن جب کافی درجک سلسل کال کرنے کے باوجود دوسری
طرف سے کال رسیدنگ کی تھی تو پرائم نظر کے چہرے پر حیرت کے
شائز امگر آئے۔

"شائز کال رسید کوں جھیں کر ری"..... پرائم نظر نے حیرت
بھرے انداز میں بڑھاتے ہوئے کہا اور پھر انہوں نے ایک اور
فریکنی ایڈ جست کرنا شروع کر دی اور پھر اسے آن کر دیا۔ یہ
جزل پیش فریکنی تھی جو دامت برڈز کے ہر رانسیمپر کال پہنچا
سکتی تھی۔ اس طرح دامت برڈز کا وارنگ صراحتی موجود کوئی بھی
آدمی کال رسید کر سکتا تھا۔

"پر چیف دن کالنگ۔ اور"..... پرائم نظر نے بار بار کال
دینے ہوئے کہا اور پھر اچانک کال رسید کر لی تھی۔
"لیں سر۔ مایا نمبر الین انٹنگ یو سر۔ اور"..... دوسری طرف
سے ایک متوجہ سی نسوانی آواز سنائی دی تو پرائم نظر نے اعتیار
اچل پڑے۔

"چیف شائز کیا ہے۔ وہ کال کوں انڈنگیں کر رہی۔
اور"..... پرائم نظر نے انجامی غصیلے لہجے میں کہا۔

"سر۔ سب ہلاک ہو چکے ہیں چیف شائزی سمیت سر۔
اور"..... دوسری طرف سے پہلے سے زیادہ متوجہ لہجے میں کہا گیا
تو پرائم نظر نے اعتیار اچل پڑے۔

"کیا۔ کیا کہہ رہی ہو۔ کیا تم پاگل ہو یا نئے میں ہو۔ اور".....
پرائم نظر نے اپنے منصب کا خیال رکھ کے بغیر جھینکتے ہوئے کہا۔

"سر۔ میرے رانسیمپر کی بیڑی کمزور ہے۔ کال نظم ہونے والی
بھی۔ آپ اپنا مخصوص فون نمبر دیں۔ جہاں فون صحیح سلامت موجود
یہیں بھی نمبر معلوم نہ تھا۔ میں ہمیشہ آفس کو اطلاع دینے والی تھی
لو آپ کی کال آگئی جناب۔ اپنا جوش فون نمبر دیں جناب۔
ہو۔"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس بار آواز خاصی دیگی اور
گمزور تھی اس سے پرائم نظر بھیج گئے کہ رانسیمپر کی بیڑی والی آپ
ہنے والی بھی اس نے انہوں نے جلدی سے اپنا مخصوص فون نمبر
خواہ۔

"لیں سر۔ میں ابھی فون کرتی ہوں سر۔ اور"..... دوسری
طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ فرم ہو گیا تو پرائم نظر
نے لاشخوری انداز میں رانسیمپر آف کر دیا۔ ان کا چودہ متوجہ ہو
لیا تھا اور آنکھوں میں گوگولے سے انخ رہے تھے۔ وہ اس طرح
بھی گئے تھے چیزے پرائم نظر کی بجائے کوئی بارے ہوئے جواری
کھل۔

"یہ سب کیا ہوا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے"..... پرائم نظر نے ایک
پور پھر بڑھاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے نیلے رنگ کے فون کی تھنٹی نئی
تھی تو پرائم نظر نے ہاتھ پڑھا کر جیزی سے رسیدور اٹھا لیا۔ یہ وہی
فون تھا جس کا نمبر انہوں نے مایا کو دیا تھا۔

جواب نہ مل تو میں جیپ میں سوار ہو کر صحرائیں پہنچی۔ یہاں پہلے
نگستان میں چھے کہ میں نے پہلے تباہا ہے چیف سیست سب کی
لاشیں پڑی ہوئی تھیں جبکہ اجنبیوں کی لاشیں نہیں تھیں اور وہ
جیپ جس میں میں نے سیلانٹ کا خاتر لگایا تھا وہ بھی موجود تھیں
تھی۔ میں وہاں سے دوسرے نگستان میں آئی تو وہاں موجود تمام
سانسی خانقی اور انقلابی اور کراوف آنڈ یونک گنوں کا سلم جاہ کر دیا
گیا تھا۔ پھر میں خاترے نگستان میں آئی تو یہاں موجود سلم بھی
تباہ کر دیا گیا تھا پھر میں چوتھے اور آخری نگستان میں آئی تو یہاں
موجود تمام خانقی سانسی نظام بھی تباہ کر دیا گیا ہے۔ البتہ یہ
سلالٹ فون یہاں موجود ہے اور ورست حالت میں ہے۔ میرے
زماں میں کمزور تھی اس لئے میں ہمیں کوارٹر کاں کر کے
روپرٹ دینے ہی والی تھی کہ آپ کی کاں آگئی۔ میا دیوبی نے
پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اب انہیں کیسے رکا جائے"۔۔۔ پرائم فشر نے
انتہائی بے بھی سے پھر پورا لجھ میں کہا۔

"جتاب۔۔۔ اس کا ایک ہی حل ہے کہ آپ قریبی ایئر فورس
الے سے جلی نیلی کاپڑوں کو یہاں بھجوادیں اور وہ پہاڑی کے
چاروں طرف ایسے بیڑاں اور بم فائر کریں جو طوفانی ہواں میں
بھی کارگر ٹابت ہوں اور یہ کام فوری ہونا چاہئے ورنہ وہ لوگ اپنا
مشن تکمل کر لیں گے"۔۔۔ میا دیوبی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں"۔۔۔ پرائم فشر نے کہا۔

"جتاب۔۔۔ میں مایا دیوبی بول رہی ہوں نمبر الیون وائٹ
برڈز"۔۔۔ دوسری طرف سے وہی نسوائی آواز سنائی دی۔

"تم کیا کہہ رہی تھیں۔ کون بلاک ہوا ہے۔ کیا پاکیشیائی ایجنت
بلاک ہو گئے ہیں۔ بولو۔ جلدی تباہ"۔۔۔ پرائم فشر نے تیز لمحے
میں کہا۔

"سر۔ خوفناک واردات ہوئی ہے سر۔ میں اس وقت وارنگ صرا
کے چوتھے نگستان میں موجود ہوں سر اور پہلے نگستان میں چیف
شاہزادی ان کے استنشت ہو گئے، کرم واس اور ان کے ساتھ چم
افراد کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں جتاب"۔۔۔ مایا دیوبی نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ دیوبی بیٹھ۔ یہ سب کس طرح ہوا۔ جلدی تباہ۔
تفصیل سے تباہ"۔۔۔ پرائم فشر نے طلق کے مل چیختہ ہونے کا کہا۔

"جتاب۔۔۔ میری ڈیوبی چیف نے دھارو میں ہوئی تھی کہ اگر
پاکیشیائی ایجنت دھارو کے راستے صرا میں داخل ہوں تو انہیں چیک
کیا جائے۔ میں نے وہاں دو محوروں اور چار سرحدوں کو چیک کیا تو
میں نے چیف کو روپرٹ دی۔۔۔ سب لوگ ایک بڑی جیپ میں
موجود تھے۔ چیف نے مجھے سمجھا کہ میں ان کی کی جیپ کی سائینڈ پر
سیلانٹ کا خاتر لگا دوں۔ میں نے حکم کی تھیل کر دی۔ پھر جب
جیپ وہاں سے صرا کی طرف روانہ ہوئی تو میں نے اطلاع دے
دی۔ پھر جب میں نے چیف کو کاں کی تو چیف کی طرف سے کوئی

"ہونہ۔

ٹھیک ہے۔ تم وہیں رہو میں ایسا کرتا ہوں۔ پھر تم

اس کی روپورت مجھے دینی ہے۔" پرائم فشر نے کہا۔

"لیں سر"۔

دوسرا طرف سے کہا گیا تو پرائم فشر نے بھل کی

کرائیک مہن پر مس کر دیا۔

"لیں سر"۔

دوسرا طرف سے فرانسی ایک موڈبائی آفتو

نالی دی۔

"ایئر مارشل سے بات کرو۔ ابھی اسی وقت فوراً"۔

پرائم فشر نے چھٹے ہوئے کہا اور رسیدر کریم پر ٹھنڈی دیا۔ انہیں اب ایک

لوگ زارنا مشکل ہو رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی تھنھی بچ انھی ق

سے قیامت نوٹ چھٹے گی۔

"لیں"۔

پرائم فشر نے جیز بچے میں کہا۔

"ایئر مارشل صاحب لائیں پر ہیں جتاب"۔

دوسرا طرف

سے انجانی موڈبائی بچے میں کہا گیا۔

"کرواؤ بات"۔

پرائم فشر نے بوقت چھاتے ہوئے کہا۔

"ایئر مارشل بول رہا ہوں سر"۔

چند لمحوں بعد ایک بھاری سی

آواز سنائی دی۔

"سین۔

داشٹ صوبے میں ایک حمرا ہے وارنگل حمرا جہاں ہر

طرف انجانی خوفناک ہوئی ہوا میں چلتی رہتی ہیں۔ کیا آپ کو اس

وہ میں معلوم ہے۔" پرائم فشر نے کہا۔
"لیں سر۔ وہاں قریب ہی ہمارا بستہ ہے جناب۔ اسے
وارنگل ایئر سپاٹ کہا جاتا ہے۔" ایئر مارشل نے جواب دیا۔

"گذ۔ تو اب ہم احکامات نوٹ کر لیں اور آپ نے فوری
طور پر بخیر ایک بھاری شانع کے ان پر عمل کرنا ہے۔ وارنگل حمرا کے
تقریباً دو ہائی میں ایک اونچی پیازی ہے۔ اس پیازی میں ذی
ز میں حضرت کی انجانی قیمتی لیبارٹی ہے جہاں کافرستان کا ایک
انجانی اہم مشن عمل ہو رہا ہے لیکن پاکیشی ایجنسیوں کا ایک گروپ
چر دو ہو رہا ہے اور چار مردوں پر مشتمل ہے خصوصی لباسوں اور ساتھی
آلات کی مدد سے اس طوفانی حمرا میں داخل ہو کر اس پیازی کی
طرف بڑھ رہا ہے۔ وہاں قریب ہی ہماروں کی طرف چار نجستان
ہیں۔ وہاں ہماری ایجنسی نے خانعی احکامات کر کے تھے لیکن ان
دشمن ایجنسیوں نے وہاں سب کو ہلاک کر دیا ہے۔ آپ فوری طور پر
کم از کم چار گن شپ ہیلی کا پڑھاں بھیجیں اور انہیں ایسے میزائل
اور بیم دیں جو طوفانی ہواویں میں بھی کام کر سکیں اور فوری طور پر
اس پیازی کے گرد چاروں طرف خوفناک بھاری کرائیں تا کہ ان
ایجنسیوں کا خاتمہ ہو سکے۔" پرائم فشر نے جیز بچے میں
احکامات دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن سر۔ ایسے میزائل اور بیم تو سچھل سور میں ہیں۔ انہیں
وہاں سے نکلوانے اور وارنگل بیگوانے میں کافی وقت لگ جائے۔

کہ رہے تھے۔ یہ لوگ واقعی انتہائی خلدوں کی ہیں۔۔۔ پرائم فنٹر نے بڑھاتے ہوئے کہا۔ ایک لمحے کے لئے اہمیں خیال آتا کہ وہ صدر کو بھی روپورٹ دے دیں لیکن پھر انہوں نے ارادہ بدل دیا۔ انہوں نے سوچا کہ ایئر مارشل کی روپورٹ ملے کے بعد وہ صدر صاحب کو روپورٹ دیں گے اور اس کے بعد وہ ایک بار پھر اپنے مخصوص سرکاری کام میں صرف ہو گے۔

”گا۔۔۔ ایئر مارشل نے کہا۔۔۔ سنا ایئر مارشل۔ یہ ناپ ایئر منی ہے۔ جب تک آپ کوئی شور سے تھیمار نکلا میں گے وہ الجھٹ لیمارڑی جاہ کے بھی ٹکل جائیں گے۔ آپ نے فوری یہ کام کر دے۔ صرف ایک لمحے کے لئے ورنہ آپ کا گورنمنٹ مارشل بھی ہو سکتا ہے۔۔۔ پرائم فنٹر نے کی شدت سے کانپتے ہوئے لیجھ میں کہا۔۔۔

”میں سر۔۔۔ میں وہاں بسوار ٹیکاروں کے ذریعے پر ایکس میزائل قاڑ کر دھا ہوں۔ اس کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں ہے۔۔۔ ایئر مارشل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔۔۔

”جو مر منی آئے کریں۔ اس لیمارڑی کو پھتا چاہئے اور ان ایجنٹوں کو ہلاک ہونا چاہئے فوری حرکت میں آ جائیں۔۔۔ ایک لمحہ شائع کے بغیر میں خیال رکھنا تمہارے میزائل کیں اس پھاڑی کوئی شاذ اوریں۔۔۔ پرائم فنٹر نے کہا۔۔۔

”میں سر۔۔۔ چیزے آپ کا حکم ہے دیکھیں ہو گا۔۔۔ دری طرف سے کہا گیا۔

”اوکے۔۔۔ فوری حرکت میں جائیں اور پھر مجھے براہ راست روپورٹ دیں۔ میں آپ کی روپورٹ کا منتظر رہوں گا۔۔۔ پرائم فنٹر نے کہا اور سیکھ کوئی پریخ دیا چیزے اہل قصور وار کریئل اور رسمیوں ہوں۔۔۔

”یہ بہت بڑا ہوا۔۔۔ واسٹ برڈز فلم ہو گئی۔ صدر صاحب نمیک

ربیت پر نہ جم رہے تھے اور انہیں یوں جسموں ہونے لگا تھا جیسے
وہ کئی ہوئی پنگلوں کی طرح ان طوفانی ہواویں کی وجہ سے ایک
دور سے سے نکلا کر ہی ختم ہو جائیں گے۔ کو ان سب نے خصوصی
ساخت کے جوتے پہنے ہوئے تھے جو انجامی شدید طوفان میں بھی
ہم اکھرنے نہ دیتے تھے لیکن اس کے باوجود وہ آگے نہ چڑھ پا
رہے تھے اور پھر عمران نے واپسی کا حکم دے دیا۔ اسے معلوم تھا
کہ ایکہ باہر ان کے قدم اکھر گئے تو پھر نہ لباس انہیں بچا سکیں
گے اور وہ ہی سانپتی آلات اور طوفانی ہواویں کی گرفت میں آ کر
ان کے جسموں کے بخوبی اڑ جائیں گے۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس
اس پر تھے نگران میں بھی گئے جہاں وہ جیپ پہنچوڑ کر صحراء میں
 داخل ہوئے تھے اور پھر عمران کے کہنے پر انہوں نے لباس اتار
 دیے اور لباسوں کو جیپ کے عینی حصے میں ڈال کر وہ سب عمران
 سمیت جیپ میں سوار ہوئے اور عمران نے جیپ واپس موز دی۔
 وہ سب پوکلک پھوٹھیں کی زیارت کو بھی گئے تھے اس نے سب
 خاموشی پیشے ہوئے تھے۔ تھوڑی دیر بعد جیپ پہلے نگران میں بھی
 کر دھارو کی طرف مل پڑی لیکن عمران نے دھارو جانے کی
 بجائے صحراء کی حدود سے باہر نکل کر جیپ کا رخ نگران کی طرف کر
 دیا اور اس وقت جیپ پہلے نگران سے کافی دور پہنچی پہنچی تھی۔ دور
 سے انہیں ایک پہاڑی علاقہ نظر آئے لگ گیا۔ اس علاقے کو کوہم
 کہا جاتا تھا۔ جیپ کا رخ اسی طرف تھا۔

عمران اور اس کے ساتھی جیپ میں سوار خاصی تیز رفتاری سے
 شمال کی طرف یا یہ چلتے جا رہے تھے۔ یہ میدانی علاقہ تھا اور صحراء
 کی سائیڈ پر واقع تھا۔ دور سے انہیں انجامی تیز طوفانی ہوا تھا جس کو
 میں چلتی ہوئی دھکائی دے رہی تھیں۔ ڈرائیور گھک سیٹ پر عمران نے
 جگہ سائیڈ سیٹ پر جولیا اور صالتی پیشی ہوئی تھیں اور عینی جسموں پر
 صدر، کیپشن تکلیف اور تور پیشے ہوئے تھے۔ ان سب کے پیرو
 سے ہوئے تھے کیونکہ واحد برڑ اور اس کے تمام علاقوںی اختیارات
 کے خاتمے کے باوجود جب وہ جسموں لباسوں میں آلات لے کر
 صحراء کی طوفانی ہواویں والے علاقوں میں داخل ہوئے تو چند لمحوں
 میں ہی انہیں اندازہ ہو گیا کہ اس اور آلات انہیں ان طوفانی
 ہواویں سے کیسی بجا سکتی ہے۔ ایسی طوفانی ہواویں کی شدت والا
 حصہ آگے آئے تھا جس کی شروع میں ہی ان کے جسم کی صورت بھی

”لیکن ایز فورس کے ادوں کے خلافی نشانات تو اچھائی نہ
ہوتے ہیں۔ دہاں سے کیسے جگلی بیکی کا پھر اڑایا جا سکتا ہے۔“
صالوں نے کہا۔

”تو یور ہمارے ساتھ ہے اور ٹو یور ایسے معاملات کے لئے ہی
بیدا ہوا ہے۔“ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب۔ تم کیا کہنا چاہتے ہو۔“ ٹو یور نے چمک کر کہا۔
”فشارے ڈائریکٹ ایکشن کی بات کر رہا ہوں۔“ عمران
کہا تو ٹو یور کا چہرہ مکمل اندا۔

”میر ہے تمہیں احساس تو ہوا کر میں جو کرنا ہوں نجیک کرنا
ہوں۔“ ٹو یور نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”سوائے ایک معاملے کے۔“ عمران نے جواب دیا۔
”وہ کیا۔“ ٹو یور نے چمک کر پوچھا۔

”مسئلہ رقبابت۔ تم خواہ خواہ اس مسئلے سے چھپنے ہوئے ہو
حالانکہ مسئلہ فیغورٹ بھی بیڑک میں میں پڑھایا جا چکا ہے اور اس
کے حل ہونے کے بعد اور کوئی مسئلہ ایسا نہیں ہے جو مسئلہ ہو۔“
عمران کی زبان روایا ہو گئی۔

”عمران صاحب۔ کیا آپ واقعی اس انداز میں سوچ رہے
ہیں۔“ اچاک کیشیں مکمل نے کہا۔

”ہاں۔ کیوںکہ ظاہر ہے۔ میرے انداز میں اگر جگلی بیل کا پھر
ازایا جائے تو فوجی بیسیں اور فوجی وردیاں ہونی چاہئیں۔ پھر ہم

”آخڑہم کہاں جا رہے ہیں۔“ اچاک جولیا نے پوچھا۔
”یہ پوچھو کر کیوں جا رہے ہیں۔“ عمران نے منہ باتے
ہوئے جواب دیا۔

”ہاں بتاؤ۔ کہاں اور کیوں جا رہے ہیں۔“ جولیا نے کہا۔
”اس محراجی طوفان کو ہم نے ابھی کنارے سے چیک کیا ہے۔
چیز چیز ہم پہاڑی کی طرف پڑھتے طوفانی ہواں کی شدت اتنی
تھی بڑھی جاتی اور ہم نے جو لباس اور آلات خریدے تھے وہ عام
سے طوفان کے لئے ہیں اس قدر زبردست طوفان میں یہ کام نہیں
آتے اس نے مجبوراً مجھے واپسی کا اعلان کرنا پڑا اور نیکرت سروں
کا غادر پانچھر ہو جاتا۔“ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس کا اندازہ تو ہمیں بھی ہو گیا ہے عمران صاحب لیکن اب
آپ کا کیا پروگرام ہے۔ محراجی میں ہر طرف طوفان ہے۔ آپ ہمیں
طرف سے بھی محراجی میں داخل ہوں گے بہر حال طوفان تو اسی شدت
کا ہو گا۔“ صدر نے کہا۔

”نقشے کے مطابق کوئم کے پہاڑی علاقے کے عقب میں ایز
فورس کا ادا موجدد ہے۔ ہم جیب اسی پہاڑی علاقے میں چمپا کر
اس اڈے پر جائیں گے اور دہاں سے کوئی گن شپ بیل کا پھر اڑا
کر بہر راست اس پہاڑی پر بیڑاں فائر کریں گے۔ اس طرح ہی
اس لیبارٹی کو جہاں کیا جا سکتا ہے اور کوئی طریقہ نہیں ہے۔“ عمران
نے کہا۔

”وائٹ برڈز کی ہلاکت کی اطلاع پر انہم مشربک کیسے پہنچ گی۔“
وہاں کوئی آدمی زندہ تو نہیں بجا۔ صدر نے کہا۔
”ان کے آدمی اور ادھر تجھرے ہوئے ہیں۔ جیسے وہاڑوں میں
لوگ مالیا دیوی نے ہمارے ہارے ہارے میں انہیں اطلاع دی تھی۔ ایسے
اور لوگ بھی ادھر ادھر موجود ہوں گے۔ ان میں سے کوئی بھی وہاں
پہنچ سکتا ہے۔“ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا تو سب نے
اشہات میں پلٹا دیئے۔ تقریباً ایک سوچتے بعد وہ اس دیران پہاڑی
طلاقے میں پہنچ گئے۔ عمران نے جیپ کو ایک جگہ روکا جہاں اور پہاڑ
ساتھ سے جیپ نظر نہ آ سکتی تھی۔

”عمران صاحب۔ لیہاڑی کے تباہ ہونے کے ساتھ ساتھ
یہ کام دھات بھی تو تباہ ہو سکتی ہے جو پاکیشیا کا سرمایہ ہے۔“ صدر
نے اپاٹک کہا تو سب چوک پڑے۔

”نہیں۔ یہ غیر ارضی دھات ہے۔ یہ عام دھاتوں کی طرح
نہیں ہے اور پھر اسے خصوصی طور پر ایسے بھائی سلنڈروں میں رکھا
جاتا ہے جو کمل طور پر بم پر دف ہوتے ہیں۔“ عمران نے جواب
دیا تو صدر نے اشہات میں سرہا دیا۔

”چلو یہ بات تو ہو گئی اب آگئے کیا کرنا ہے۔“ جولیا نے کہا۔
”اب ہم نے گن شپ بیلی کا پھر اڑانا ہے۔ اس کے لئے دو یا
تمن آدمی کام کریں گے۔ میرے ساتھ کون جائے گا۔“ عمران نے
کہا۔

اڑے میں داخل ہو سکتے ہیں اور فوری طور پر یہاں بہر حال اس کا
انقلام ہو یعنی نہیں سکتا اس لئے خوبی کا ڈائریکٹ ایکشن ہی کام کر
سکتا ہے۔ بس مشین مبلل جیب میں ڈالو اور جنگلی چہاز حاصل کر
لو۔ کیا ہوا اگر دس بارہ آدمی ہلاک ہو گئے۔“ عمران نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن عمران صاحب۔ جس اڑے پر جنگلی بیلی کا پھر موجود
ہوتے ہیں وہاں اول تو بہار طارے بھی لازماً ہوں گے اور اگر اس
دھوکہ بھی کافی تعداد میں جنگلی بیلی کا پھر تو ہوں گے۔ وہ میں
کب اتنا کام کرنے کی اچازت دیں گے۔“ کیپشن قلیل نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

”باقی سب کو تباہ کر دیا جائے گا۔“ عمران کے بولنے سے
پہلے خوبی بول پڑا۔

”پھر تو ڈائریکٹ ایکشن ان ڈائریکٹ ایکشن میں تبدیل ہو
جائے گا۔“ کیپشن قلیل نے کہا۔

”تمہاری بات نحیک ہے۔ لیکن ظاہر چہ اب اس کے سوا اور
کوئی چارہ ہی نہیں ہے۔ وائٹ برڈز کی ہلاکت کی اطلاع جیسے ہی
پرائم مشربک بچپن انہوں نے یہاں بھی قوی ایجاد دیتی ہے۔ میں
نے سوچا تھا کہ اگر ہم اس طفاق کے اندر اس پہاڑی نکل پہنچ کر
لیہاڑی کو تباہ کر دیں تو میرے لیکن ایسا نہ ہو سکا۔“ عمران نے
تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

بھی ایک چنان کی اوت میں ہو گئی تھی۔ یہ آوازیں لمحے بھی تھیں
ہوتی چلی گئیں اور چند لمحوں بعد ہی آوازیں انہیں اپنے سروں پر
ٹانی دیں تو ان سب کے بے اختیار ہوتے رہتے گئے۔ عمران کے
پیڑے پر بھی شدید پریشانی کے نتالے امہر آئے تھے کیونکہ اسے
معلوم تھا کہ اگر ان پہاڑیوں پر بھماری کی گئی یا میراں بر سارے
گئے تو ان میں سے کوئی کامی زندہ بقیٰ نہ تھے کا سکوپ نہ رہے گا۔
اسے یہ خیال پڑا ہوا آرہا تھا کہ شاید ان کی بیہاں موجودگی مارک کر
لی گئی ہے جنکی چند لمحوں بعد جب طیارے جن کی تعداد چار تھی
خوبی کی گزارا ہست کی آوازیں نکالتے ہوئے پہاڑیوں سے آگے
روزگارے تو اس نے اطمینان کا ایک طویل سافس لیا۔ عماروں کے
گزرتے ہی وہ اچھل کر تجزی سے اوت سے باہر آیا اور پھر دوزخ
ہوا ایک اوپنی چنان پر چڑھ گیا۔

چند لمحوں بعد اس کے ساتھی بھی امہر اہر سے نکل کر اس اوپنی
چنان پر آ گئے۔ سامنے دور وہ صحراء نظر آ رہا تھا اور دہاں طوفانی
ہوا تھیں بھی چلتی ہوئی گھومنی ہو رہی تھیں کیونکہ ریت کے باول
مسلسل گزرتے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ عمران نے کوٹ کی
اندر وہی جیب سے ایک چھوٹا سا باکس نکالا اور اسے کھول کر اس
نے تجزی سے اسے ایٹھ جست کرنا شروع کر دیا۔ چند لمحوں بعد وہ
باکس ایک انتہائی طاقتور درودیں کی نکل اختیار کر گیا۔ عمران نے
درودیں کو آنکھوں سے لگایا۔ اب وہ جہاز انھٹوں کی صورت میں نظر

"میں جاؤں گا"..... خوب نے فوراً کہا۔
"ایسا کرتے ہیں عمران صاحب آپ بیہاں رکیں۔ خوب، میں
اور مس جو لیما جا کر نیلی کا پڑا الاتے ہیں"..... صدر نے کہا۔
"تم نے شاید وانت صالو کا نام تھیں لیا۔ کیوں"..... عمران نے
مکراتے ہوئے کہا۔
"میں آپ کے ساتھ رہتا چاہتی ہوں عمران صاحب"۔ صالو
نے مکراتے ہوئے کہا۔
"اُرسے وہ کیوں۔ کیا صدر سے تمہیں کوئی شکایت ہے"۔ عمران
نے مکراتے ہوئے کہا۔

"تھیں۔ لیکن آپ کے ساتھ کام کر کے جو تجربہ حاصل ہوتا ہے
وہ میرے لئے بہت اہم رہتا ہے"..... اس بار صالو نے انتہائی
سبحیدہ لہجے میں کہا۔ پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوئی
پہاڑوں کے عقب سے تیز گزرنا ہست کی آوازیں سنائی دیں۔
"یہ یہ بھار اور میراں بردار جہاڑوں کی آوازیں ہیں"۔
عمران نے جو کہ کر کہا۔ آوازیں اب یکخت تھیں ہوئی لہجے چاری
تھیں اور آوازوں سے صاف معلوم ہوتا تھا کہ یہ جہاد انہی پہاڑوں
کی طرف سے ہی اڑے ہیں۔

"مکر کر چھپ جاؤ۔ شاید ہم پر بھماری ہونے والی ہے"۔
عمران نے جیچ کر کہا اور وہ سب تجزی سے دوڑتے ہوئے اور
امہر چنانوں کی اوت میں بونکے پڑے گئے۔ عمران کے ساتھ جو لیما

اُرپے تھے۔

"اوہ۔ اوہ۔ یہ صحرائی پر ایکس میراں قاز کر رہے ہیں۔"۔
 عمران نے چیختے ہوئے بجھ میں کہا۔

"اوہ ہاں۔ وہاں خوفناک شعلوں کی ہاڑش دیتے ہیں جی وحشی دے
 رہی ہے۔"۔ صدر نے کہا۔

"یہ طیارے پہاڑی کے چاروں طرف صحرائی میراں قاز کر
 رہے ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمیں ہلاک کئے جانے کی
 کارروائی کی جا رہی ہے۔"۔ عمران نے کشٹی کرنے کے انداز
 میں کہا۔

"کیا مطلب۔ ہمیں ہلاک کرنے کی کارروائی۔ وہ کیسے۔"۔ سب
 نے یہ آواز چوک کر کہا۔

"ہمارے وہاں سے آنے کے بعد وہ سب بروز کا کوئی آئندہ
 وہاں پہنچا ہے۔ اس نے لاٹیں دیکھنے اور چینگ سلم جانے ہونے کی
 اطلاع دار الحکومت دی ہو گی اور ان کے خیال کے مطابق ہم صحراء
 میں داخل ہو چکے ہیں کیونکہ سب کو معلوم ہے کہ پاکستانی سپاہی
 سروں میں عمل کئے بغیر والہیں نہیں جائیں جائیں اس لئے حکام نے
 بیجاں ایک فورس کے اڈے کو حکم دے دیا ہے کہ صحرائی
 کے چاروں طرف سلسل میراں قاز کئے جائیں تاکہ ہم پے بی
 کے عالم میں ہلاک ہو جائیں۔"۔ عمران نے سلسل بولتے ہوئے
 کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ ہم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت
 ہے جسی کہ ہمارے بساں اور آلات نے کام نہیں کیا اور ہم صحراء
 میں آگے نہیں بڑھ سکے تھے ورنہ اس وقت ہمارے پاس تھے نکلنے کی
 کوئی راہ نہ تھی۔ ہم کسی طرح بھی ان بسار طیاروں کو جاہنشاہ
 کھے تھے۔"۔ جو لیا نے کہا۔

"ہاں۔ واقعی اللہ تعالیٰ بے حد رحمت و کرم ہے۔ انسان واقعی
 ہمارا ہے۔"۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دور میں
 آنکھوں سے بٹا۔

"یچے اوٹ میں ہو جاؤ۔ طیارے اب واپسی کے لئے ہڑ رہے
 ہیں۔"۔ عمران نے کہا تو وہ سب تجزی سے چنان سے یچے اتر کر
 مختلف چنانوں کی اوٹ میں ہو گئے اور تھوڑی دیر بعد خوفناک
 گزوڑاہست کی آوازوں کے ساتھ ہی طیارے ان کے سروں کے
 اوپر سے گزر کر پہاڑیوں کے عقب میں چلے گئے۔ کافی دیر تک
 گزوڑاہست کی آوازیں سنائی دیتی رہیں اور پھر آہست آہست خاموشی
 چھا گئی تو وہ سب ایک بار پھر اڑوں سے باہر آ گئے۔

"اب کیا کرتا ہے۔"۔ جو لیا نے کہا۔

"وہی جو پہلے کرتا تھا۔"۔ عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔
 "کیا مطلب۔ اب تو معاملات زیادہ تشویشک ہو گئے ہیں۔"
 انہوں نے لازماً سیکورٹی بڑھادی ہو گئی۔"۔ جو لیا نے کہا۔
 "اوہ نہیں۔ بلکہ اب وہ پوری طرح سے مطمئن ہوں گے کہ ہم

لوگ میراںکوں کی بارش سے دہاں صحرائیں ختم ہو چکے ہیں۔ عمران نے جواب دیا۔
”عمران صاحب۔ ہو سکا ہے کہ وہ چینگ کریں۔“ صدر نے کہا۔

”کیسے۔ ان میراںکوں سے طوفانی ہوا کیں تو تبدیل نہیں ہوئے ہوں گی۔“..... عمران نے کہا تو صدر نے اثاث میں سرہا دیا۔
”اس پیہاڑی کے اندر لیبارٹری ہے تو لاحالہ دہاں نیلی کاپڑ
آتے جاتے رہتے ہوں گے اور پیہاڑی کا صرف اوپر والا سرائی
ان طوفانی ہواں سے باہر ہے جبکہ باقی پوری پیہاڑی طوفانی
ہواں میں گھری ہوئی ہے اس لئے اگر دہاں لیبارٹری ہے تو لاحالہ
ان کے پاس ایسے لباس ہوں گے کہ ان لباسوں کی وجہ سے وہ ان
طوفانی ہواں کے اندر صحیح سلامت لیبارٹری تک پہنچ جاتے ہوں
گے۔“..... صدر نے کہا۔

”تھماری بات درست ہے لیکن انہیں چیک کرنے کی ضرورت
نہیں ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”نہیں عمران صاحب۔ بلکہ اب انہیں چیک کرنے کی ضرورت
پہلے سے زیادہ ہے تاکہ معلوم ہو سکے کہ لیبارٹری مکھوڑا بھی ہے یا وہ
اسے جاہ کر چکے ہیں۔“..... صدر نے کہا۔

”دیوی گذ۔ تھمارا ذہن والی بجہ ہے لیکن ہم اس چینگ سے
کیا فائدہ اٹھائے ہیں۔“..... عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

587
”ہاں۔ یہ بات واقعی سوچنے کی ہے۔“..... صدر نے جواب دیا۔
”میرے خیال میں ہمیں نیلی کاپڑ بہر حال لراہا ہی پڑے گا۔
ہم کے بغیر ہم کسی طرح بھی اس لیبارٹری تک نہیں پہنچ سکتے۔“
صلحت نے کہا۔

”جبکہ میرا خیال اس سے مختلف ہے۔“..... اچاک عمران نے کہا
تو صالح سیست سرپر چیک کر اسے دیکھا۔

”سی۔“ صالح نے ہی جرت ہجرے لجھے میں پوچھا۔

”کہاں لوگوں نے ہماری مدد کی ہے۔ اب ہم ان آلات اور
لباسوں کی وجہ سے اس صحرائیں اٹھیاں سے داخل ہو کر پیہاڑی
لکھ پہنچ سکتے ہیں ورنہ نیلی کاپڑ کو اڑانے اور اس کے دہاں پہنچنے
سے پہلے ہی اسے فضا میں جاؤ کیا جا سکتا ہے۔ دیے بھی جس ایہڑ
سپاٹ پر بسوار طیارے موجود ہوں دہاں لزاک طیارے بھی ہوں گے
اور ان وسے بھی ہو گا۔ ان حالات میں ہمارا دہاں داخل ہونا اور
نیلی کاپڑ کا اڑانا ممکن ہے۔“..... عمران نے تجدیدہ لجھے میں کہا۔

”لیکن جو آلات اور لباس پہلے ہاکام ثابت ہوئے ہیں وہ اب
کیسے کامیاب ثابت ہوں گے۔“..... صدر نے جرت ہجرے لجھے
میں کہا۔

”اس کے لئے اجنبی ٹنک مضمون سائنس پڑھنا پڑتا ہے۔“

عمران نے سکراتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار بھی پڑے۔

”تمہیں دیکھ کر تو گلتا ہے کہ سائنس ٹنک مضمون نہیں ہو۔“

سکا۔۔۔ جو لیانے مکراتے ہوئے کہا۔۔۔
”بھری وجہ سے وہ خلک ہو گیا ہے۔ اس کی تمام تری میں نے
کالا لی ہے۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو سب بے اختیار نہیں
پڑے۔۔۔

”آپ کوئی سائنسی وجہ بتا رہے تھے عمران صاحب۔۔۔ صدر
نے کہا۔۔۔

”ہاں۔۔۔ میں نے دو دین سے جو میراں پیچے گرتے ہوئے
دیکھے ہیں وہ اپنی ساخت کے لحاظ سے پر ایکس میراں تھے اور
لشبوں نے وہاں پیہاڑی کے چاروں طرف بے تحاش میراں فائز
کے ہیں اور پر ایکس میراں کوں کے پیچے سے باروں کے ساتھ ساتھ
کلورین گیس بھی نکل کر جیزی سے پھیلتی ہے جو فرا آگ پکڑ لیتی
ہے۔۔۔ بھی وجہ تھی کہ شیخے اور سک نظر آ رہے تھے لیکن کلورین میں
کی ایک صفت یہ تھی ہے کہ جب وہ آگ پکڑ کر پھیلتی ہے تو فنا
میں ہوا کا دباو بڑا ہوتا ہے اور یہ طوفانی ہوا کیس کم دباو کی وجہ
سے پیدا ہو رہی ہیں۔ قدرتی طور پر سحر کے اس رجھے پر ہوا کا دباو
اجنبائی کم رہتا ہے جس کو پورا کرنے کے لئے یہاں ہوا طوفانی
انداز میں چلتی ہے اور اب چونکہ کلورین میں دہاں چاروں طرف
بے تحاش پھیلی ہوئی ہے اس نے ہوا کا دباو بہر حال پیلے سے زیادہ
ہی ہو گا۔۔۔ اس نے اب وہاں طوفانی ہوا کوں کا دہ زور نہیں ہو گا جو
پیلے تھا اور جتنی تھیں دہاں فائزہ ہوئی ہے اس سے میرا اندازہ ہے

کہ زیادہ نہیں تو دس بارہ گھنٹوں تک طوفانی ہوا کیس کا زور اتنا نہیں
رہے گا جتنا پہلے تھا اور اب ہمارے لباس اور آلات اس کم طوفان
کا آسانی سے مقابلہ کر لیں گے۔۔۔ عمران نے مسلسل بولتے
ہوئے کہا تو عمران کے ساتھیوں کے پھرولوں پر اس کے لئے عجیں
آمیز تاثرات ابھر آئے۔۔۔

”آپ واقعی پر زمین کے ماں کیں ہیں عمران صاحب۔۔۔ یہ بات
ہم بھی بھی شکھتے ہیں۔۔۔ صدر نے اجنبائی عجیں آمیز لمحے میں
کہا۔۔۔ ”ہاں کی زیارت واقعی پر ہے۔۔۔ تھویر نے کہا تو سب سکرا
ویسے۔۔۔

”ہم نے جیپ کو اندر لے جانا ہے اور جہاں تک وہ جا سکتی
ہے ہم اسے لے جائیں گے پھر آگے پیول جائیں گے۔۔۔ عمران
نے کہا۔۔۔

”ایکین جیپ وہاں تھیری کپسے رہے گی۔ طوفان نے اسے اپنی
چمگدے سے ہٹا دیا ہے۔۔۔ صدر نے کہا۔۔۔

”طفوفان کا دباو درمیان میں زیادہ اور سائیڈوں پر کم ہوتا ہے
اس نے جہاں ہم مناسب بھیجنیں گے جیپ چھوڑ دیں گے اس
طرح واپسی کے لئے یہ ہمارے پاس رہے گی ورنہ ہم یہاں سے
پیول گئے تو ہمیں کافی وقت لگ جائے گا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ
یہ جیپ یہاں کسی کی نظرلوں میں آ جائے تو ہمارے لئے واپسی کا

وہ ایسا نہیں ہو گا۔..... عمران نے کہا اور پھر وہ سب جیپ سے
چیخ آئے تو عمران نے جیپ کو لاک کر دیا۔
”عمران صاحب۔ ہمیں لیبارٹری کا نام تھی معلوم ہو گا۔ ہم تو
مرا میں بھتے رہیں گے کیونکہ کہاں سوائے رہت کے گھولوں کے
کچھ بھی رکھائی نہیں دے سکتے۔..... کیپس کلیل نے کہا۔

”تم سب نے بھری ہو رہی کرنی ہے۔ بھری کلائی میں ایسا آں
 موجود ہے جو اسیں اس پیڑاڑی تک لے جائے گا لیکن ایک
 دھرے کو ری سے پاندھ لو کیونکہ آگے بہر حال طوفان میں زیادہ
 شدت ہو گی۔..... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا
 دیئے اور پھر ان لباسوں میں موجود رسیوں کو خصوصی گروہوں کے
 ذریعے ایک دوسرے کے ساتھ جزو دیا گیا اور اس کے بعد یہ قائد
 ایک قفار میں آہست آہست چلا ہوا آگے ہو رہا۔

”عمران صاحب۔ اب اگر انہوں نے دوبارہ میراں فائز کر
 دیے جب کیا ہو گا۔..... صدر کی آواز سنائی دی۔

”پھر نہ کہیں مزار ہو گا والی صورت حال ہو گی۔..... عمران نے

جواب دیا۔
”میاں کو اس ہے۔ کیوں بدھوئی کی ہاتھ کر رہے ہو۔..... جو لیا
 کی خصیل آواز سنائی دی۔

”اس لئے کہ ایک نہیں بلکہ دو خوش فکر ہیں ہمارے ساتھ
 ہیں۔..... عمران نے جواب دیا اور پھر ایک ساتھ اس کے کافیوں

مکمل ہن جائے گا۔..... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا
 دیئے اور پھر عمران کے کہنے پر ان سب نے ایک بار پھر جیپ کے
 عینی سے میں موجود خصوصی لباس اٹھا کر پہن لئے۔ خصوصی سافت
 کا اسلوب بھی انہوں نے اپنی بیجوں میں ڈال لیا کیونکہ انہوں نے
 بہر حال لیبارٹری کو جہاہ کرنا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب جیپ میں
 سوار پہاڑیوں سے نکل کر دور سامنے موجود صراہ کی طرف ہر ہرے
 چلے جا رہے تھے۔ وہ سب اپنے لباسوں میں تھے جیسے غلامی چہار
 کے سفار ہوں اور پھر تقریباً نصف سوچنے بعد ان کی جیپ صراہ میں
 داخل ہو گئی۔ عمران نے جیپ کی رفتار آہستہ کر دی۔ وہدوں سکرین پر
 سوائے رہت کے باطلوں کے اور کچھ رکھائی نہیں دے رہا تھا لیکن
 عمران جیپ کو آگے بڑھاتا رہا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے جیپ
 روک دی۔

”میں۔ اس سے آگے جیپ نہیں چاہکتی۔..... عمران نے سر پر
 چھٹے کٹنپ کے نامہ پر ہات کرتے ہوئے اپنے اور اس کی آواز
 سب کو سنائی دی۔

”ہم کافی اندر آ پچھے ہیں اس لئے میں اب یہ محفوظ رہے
 گی۔..... صدر نے جواب دیا۔

”لیکن عمران صاحب۔ اس کے لیکن میں تو رہت پڑ جائے
 گی۔..... صالح نے کہا۔

”میں نے اسے خصوصی طور پر سیلانہ کرایا تھا اس لئے بے غل

میں سب کے پہنچ کی آواز سنائی دی۔

” عمران صاحب۔ آپ نے بتایا تھا کہ نائگر نے بتایا ہے کہ اصل مشن رچنا گر لیبارٹی میں مکمل ہو رہا ہے لیکن آپ نے اس کی پروادہ نہیں کی جبکہ نائگر نے آپ کو محظتوں کی شیب کی تفصیل بھی سنائی تھی جو شاگل اور اس کے مجرم کے درمیان ہوئی تھی ”..... تھوڑی دیر بعد صدر نے کہا تو سب چونکہ پڑے۔

” ابھی تم نے خود ہی دیکھا ہے کہ انہوں نے ہمارے خاتمے کے لئے کس امداد کی کارروائی کی ہے۔ اس کے باوجود پچھوڑ رہے ہو ”..... عمران نے کہا۔

” آپ کا مطلب ہے کہ وہ صرف ڈاچ تھا ”..... صدر نے کہا۔ ” ہاں۔ رچنا گر عام پہاڑی علاقہ ہے جبکہ یہ لیبارٹی واقعی بظاہر ناقابل تحریر ہے۔ پھر وائٹ برڈز کو انہوں نے بیہاں تینیں کیا ہوا تھا جبکہ شاگل کو کرشماں بھجوادیا گیا تھا اور کرشماں میں واقعی مشن مکمل نہیں ہوا تو اس کا مطلب ہے کہ یہ ابھی کافرستان کے نو منتخب پرائم نظر نے قائم کی ہے اور یہ مشن بھی پرائم نظر کے ہاتھوں میں ہے۔ کافرستان سے صدر کے براہ راست کنٹرول میں نہیں ہے ”..... عمران نے خوب دیکھا۔

” یہ تائیج آپ نے کیے تھاں لئے ہیں ”..... صدر نے کہا۔ ” کچھن کچل نے دعا کی تھک جو یہ کر لیا ہو گا اس لئے وہ آسمانی سے چھوٹی سمجھا سکتا ہے ”..... عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

وہ سب اس نے مسلسل باتیں کر رہے تھے کہ اس قدر خوفناک طوفان میں آہستہ آہستہ پلٹے کی وجہ سے ناموشی ان کے اعصاب پر اثر انداز ہو رہی تھی۔

” آپ نے خود ہی تفصیل سے ہواب دے دیا ہے۔ اب ہر یہ کیا تجربہ ہو سکتا ہے ”..... کچھن کچل کی آواز سنائی دی۔ وہ اب نک واقعی ناموشی رہا تھا۔ اب چلی بار اس کی آواز سنائی دی تھی۔ ” کی تفصیل بتائی ہے۔ ہمیں تو سمجھ نہیں آئی ”..... صدر نے حیرت ہم سے لجھے میں کہا۔

” پرائم نظر نو منتخب ہیں۔ انہوں نے تھی ابھی قائم کی ہے اور لازماً ان کی خواہش ہو گئی کہ ان کی قائم کردہ ابھی پبلیک سے قائم ابھیسوں کے مقابلے پر کوئی دھاکہ خیز کارہائے سرانجام دے جبکہ شاگل سیکرت سروس کا چیف ہے۔ صدر کافرستان اس کی خود کرتے ہیں لیکن سیکرت سروس کی بجائے دائیت برڈز کو بیہاں تینیں کرنے کا مطلب ہے کہ اس مشن پر کنٹرول پرائم نظر کا ہے صدر کا نجیں درم صدر لازماً اصل مشن پر سیکرت سروس کوئی ابھی پر ترجیح دیتے جبکہ شاگل کو کرشماں بھجوادیا گیا اور حتی طور پر بیہاں مشن مکمل نہیں ہے۔ ” عمران صاحب سے ہے کرشماں میں موجود ہیں اور انہیں یہ تعلق عمران صاحب سے ہے کرشماں میں موجود ہیں اور انہیں یہ

کہا۔
 ”اصل آئندہ برا ہے اس ستر حرف میری ہوتی چاہئے۔
 کیپشن ٹکلیں نے تو صرف وثابت کی ہے۔“ عمران نے من
 ہاتے ہوئے کہا تو سب بے اختیار اُس پر چڑھے۔
 ”اس بارہ پر نے درست لفظ بولا ہے عمران صاحب۔
 وضاحت دب اپ ہمیں کچھ بتائیں یاد بتائیں کیپشن ٹکلیں سے ہم
 سب پھر خلوم کر لیا کریں گے۔“..... صدر نے کہا تو ایک بار پھر
 بے اُس پر چڑھے۔

اٹلاع بھی مل جگی ہے کہ اصل سیکرت سروس بعد عمران صاحب
 کے وارنگل حمرا رجھی جگی ہے اس لئے اصل مشن سے سیکرت سروس
 کو بٹانے کے لئے یہ گیم کھلی جگی ہے تاکہ ہم وارنگل کو چھوڑ کر دچا
 گمراہی جائیں۔ دوسری بات یہ کہ رضا گر عام سپاپائزی علاقہ ہے
 اور کافرستان کے اعلیٰ حکام جانتے ہیں کہ ایسے علاقوں میں قائم کی
 گئی لیبارزیاں پا کیشنا سیکرت سروس آسانی سے تباہ کر سکتی ہے جبکہ
 اس صحرائیں یہ لیبارزی سب سے محفوظ اور ایک حالت سے ناقابل
 تباہ ہے اور جب ہم نے دامت برڈز کو فتح کر دیا تو اعلیٰ حکام کے
 خیال کے مطابق ہم صحرائیں واپس ہو چکے تھے اس لئے انہوں نے
 بیباں میزاں فائزگ کروائی۔ اگر اس لیبارزی میں اصل مشن کھل
 نہ ہو رہا ہوتا تو اس طرح خوفناک میزاں فائزگ نہ کروائی
 جاتی۔ کیپشن ٹکلیں نے مسلسل بولتے ہوئے پوری تفصیل پیدا کی
 یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ انہوں نے یہ فائزگ اس لئے کروائی
 ہو کہ اگر ہم صحراء سے باہر ہوں تب بھی یہ سمجھتے رہیں کہ یہاں اصل
 مشن کھل ہو رہا ہے۔“..... صدر نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ اگر ایسا ہے تو صرف ری کارروائی کی
 جاتی۔ اس قدر خوفناک پر ایکس میزاں اس قدر تعداد میں فائزہ
 کے جاتے۔“..... کیپشن ٹکلیں نے جواب دیا۔

”کیپشن ٹکلیں کا ذہن والی کام کرتا ہے۔ جو کچھ کیپشن ٹکلیں نے
 کہا ہے درست ہے۔“..... جو لیا نے کیپشن ٹکلیں کی ہائیڈ کرتے ہوئے

میز کی ایک سائینڈ پر ایک کافی بڑی مشین موجود تھی جس کی سکرین روشن تھی۔ یہ سکرین چار صور میں تغیرت کرنے والا اور ہر صور میں اس پہاڑی کی ایک سوت کا مظہر نظر آ رہا تھا۔ اس پہاڑی کو روگا پہاڑی کہا جاتا تھا۔ میز پر ایک ٹھیک اون اور اندر کام بھی رکھا ہوا تھا۔ ساتھ ہی ایک لانگ ریلی راسکیل بھی موجود تھا جبکہ باقی کیپوں میں سے ایک میں مشینزی موجود تھی اور دو آدمی اس مشینزی کو آپریٹ کر رہے تھے۔ یہ مشینزی ناگزیر، درہ کلپا جتنی کہ قریبی شہا تھا۔ وہی چیک کر رہی تھی اور سکرینوں پر ان سب مقامات پر نظر واضح طور پر نظر آ رہے تھے جبکہ شاگل کے پاس جو مشین تھی وہ صرف اس روگا پہاڑی کے چاروں اطراف کے مناظر دکھا رہی تھی۔ باقی کیپوں میں ایجنسیوں کے ربانی انتظامات تھے اور اعلو وغیرہ موجود تھا۔ ایک مشین صرف ماڈو پہاڑی کو چیک کر رہی تھی۔ وہاں اگر ایک چیز یا بھی پہنچ جاتی تو وہ بھی چیک ہو سکتی تھی۔

شاگل نے تمام حالات معلوم ہونے پر یہ اختیارات کرتے تھے لیکن اب وہ بیٹھا سوچ رہا تھا کہ کیا واقعی اس لیہاڑی میں مشن کامل ہو رہا ہے یا یہاں بھی کرٹھاں لیہاڑی کی طرح صرف ڈائی دینے کے لئے کام ہو رہا ہے کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اصل مشن کنٹرول اس پار پرائم سائز کے پاس ہے اور پرائم نشتر کی تمام تر ہمدردیاں فتحیم و اسٹ برڈز کے ساتھ تھیں اور وائٹ برڈز وارنگل صراحتیں موجود تھیں اس نے شاگل کے ذہن میں بار بار تینکا بات آ

رچا گرگ کی سب سے اوپری پہاڑی ماڈو کے مشرق کی طرف ایک چھوٹی پہاڑی تھی جس کی چوٹی کی ایک مسلیٹ جگہ پر جدید ایئر کرافٹ گنیں نصب تھیں۔ یہاں مستقل طور پر موجود تھیں۔ یہاں باقاعدہ پہنچ کرے اور ہر کیس مالی گئی جس جاں ایئر فورس کا عمل رہتا تھا اور ان کے آنے جانے کے لئے ایئر فورس کے خصوصی تیلل کا پھر استعمال ہوتے تھے۔ اس اڑائے سے ہٹ کر گھوڑا سا بچے ایک اور خالی مسلیٹ جگہ پر اس وقت چار بڑے ہوئے بیپ کاٹے گئے تھے۔ ان کیپوں میں شاگل اور اس کے آدمی موجود تھے۔ ان کیپوں کے عقب میں سیکرٹ سروس کے دو ہیلی کاپٹر موجود تھے۔ شاگل اپنے ساتھ یکرت سروس کے ۲۷ نوجوان بیجٹ لایا تھا۔ ایک کیپ کو شاگل نے ہیڈ کوارٹر ہالیاں ہوا تھا۔ وہاں ایک بڑی سی میز کے پیچے اوپری پشت والی ریلوگ جیزئر بھی موجود تھی۔

تمام انتظامات کی تفصیل بتا دی۔
 ”گذ۔ آپ نے واقعی انجائی شاندار اور قول پرروف انتظامات
 کے ہیں۔۔۔ صدر نے انجائی ٹھیکن تھیں لیکے میں کہا تو شاگل کا
 چہرہ بے اختیار کھل اخلا۔

”جواب۔ یہ سب آپ کی سرپرستی کی وجہ سے ہے۔۔۔ شاگل
 نے مودود بادش بجھے میں جواب دیا۔

”پاکیشا سینکرٹ سروں کا وہ گروپ اور عمران جوہا رنگل محراجے
 تھے انہیں بلاؤ کر دیا گیا ہے اس لئے اب پاکیشا سینکرٹ سروں کا
 کوئی اور گروپ بیباں آ سکتا ہے۔ اگرچہ انہیں کسی صورت بھی یہ
 معلوم نہیں ہو سکتا کہ اصل مشن رچنا گرجر میں مکمل ہو رہا ہے لیکن اس
 کے باوجود وہ آپ نے اس وقت بھک ہوشیار رہنا اور چونکا رہنا ہے
 جب بھک یہ معاملہ نہ نہیں جاتا۔۔۔ صدر نے کہا تو شاگل بے
 اختیار چونک پڑا۔ اس کے چھرے پر انجائی جیزت کے ہاثرات امیر
 آئے تھے۔

”سر۔ یہ آپ کیا فرم ارہے ہیں۔ عمران اور پاکیشا سینکرٹ
 سروں ہلاک کر دی گئی ہے۔ کب جواب۔ کس نے ایسا کیا
 ہے۔۔۔ شاگل نے انجائی جیزت بھرے بجھے میں کہا۔
 ”ہاں۔ یہ انہوںی ہو ہو چکی ہے۔۔۔ صدر نے شاید لطف لیتے
 ہوئے کہا۔

”لیں۔ یہ واقعی انہوںی ہے سر اور اگر یہ کام دامت برداز نے کیا

رقیقی کر کہیں بیباں بھی صرف ڈاچ دینے کے لئے نہ بھیجا گیا ہو
 اور اگر ایسا ہے تو یہ سینکرٹ سروں کی توہین ہو گی لیکن ظاہر ہے وہ
 اب نہ تو پرائم نسٹر سے لے سکتا تھا اور نہ ہی وہ ان کے کسی کام میں
 داخلت کر سکتا تھا اس لئے وہ خاموش تھا کہ اچاک سامنے موجود
 فون کی تھیں یعنی انجائی تو شاگل بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اس نمبر کا
 علم یا تو سینکرٹ سروں کے ہیلڈ کوارٹر کو تھا یا اس نے صدر کافرستان
 کے ملزی سینکرٹی کو بتایا تھا تاکہ صدر صاحب اگر اس کو مزید
 پہلیات دینا چاہیں تو دے سکیں۔ پھر اس نے ہاتھ ہڑھا کر رسپور
 اخالیا۔

”چیف آف کافرستان سینکرٹ سروں شاگل بول رہا ہوں۔“
 شاگل نے اپنی عادت کے مطابق پورا تعارف کرتے ہوئے کہا۔

”ملزی سینکرٹی نو پرنیڈیٹٹ بول رہا ہوں۔ صدر صاحب سے
 پات کریں۔۔۔“ دوسرا طرف سے صدر کافرستان کے ملزی سینکرٹی
 کی آواز سنائی دی۔

”پلو۔۔۔“ چند لمحوں بعد صدر کی بھاری اور پادقرار آواز سنائی
 دی۔

”شاگل بول رہا ہوں جواب۔“ شاگل نے مودود بادش بجھے میں
 کہا۔

”چیف شاگل۔ آپ نے زینماگر میں جو انتظامات کے ہیں ان
 کی کیا تفصیل ہے۔۔۔“ صدر نے پادھر بجھے میں کہا تو شاگل نے

ہوئی تھیں۔ باقی نگرانی میں نصب تمام سائنسی پیٹنگ آلات اور ان کے ستم جاہ کر دیئے گئے تھے اور عمران اور پاپ شیا سینکرت سروں صحراء میں داخل ہو چکی تاکہ لیہاڑی تک پہنچ کر اسے جاہ کر سکیں۔ صدر نے مسلسل بولتے ہوئے پہا۔
”لیکن سروہاں تو انجامی شدید اور خوفناک طوفانی ہوا میں چلتی رہتی ہیں سر۔“ شاگل نے حقیقی حرثت بھرے لئے میں کہا۔

”ہاں۔ پر احمد ضمیر نے تالیا ہے کہ انہوں نے خود اس مایا دیوبی سے براہ راست بات کی ہے۔ مایا دیوبی نے انہیں تالیا تھا کہ جب یہ لوگ دھادو کے ہوٹل میں کھانا کھا رہے تھے تو انہوں نے طوفانی ہواوں سے بچنے کے لئے خصوصی لباس، جوتوں اور آلات کا فون پر کمکی کو آرزو دیا تھا اس لئے پرائم ضمیر صاحب کنفرم ہو گئے کہ یہ لوگ صحراء میں داخل ہو چکے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے فوری طور پر ایز مرشل کو کال کیا اور انہیں حکم دیا کہ وہ بسبار طیاروں کے ذریعے فوری طور پر اس پیازی کے چاروں طرف صحراء میں انجامی طاقتور پر ایکس میزائل فائر کریں تاکہ ان لوگوں کا تینی ناتھر ہو جائے اور پرائم ضمیر صاحب کو رپورٹ مل چکی ہے کہ ایز مرشل کے حکم پر چار بسبار طیاروں نے دارالٹکل ایز سپاٹ سے پرواز کر کے اس صحراء میں پیازی کے چاروں طرف ڈیڑھ دسو کے قریب پر ایکس میزائل فائر کے ہیں جبکہ ایک پر ایکس میزائل اس قدر طاقتور ہوتا ہے کہ وہ وسیع ایئریے میں موجود ہر جاندار کو جلا کر راکھ کر دیتا ہے

ہے تو پھر سریا انہوںی سے بھی ڈیڑھ کرے سر۔“ شاگل نے بڑے ذہانت بھرے انداز میں اصل بات معلوم کرنے کے لئے کہا۔ ”واتس برڈز جس پر پرائم ضمیر کو بہت نازقا پہلے ہی ناک میں ناکام ہو کر موت کے گھاٹ ایاروی گئی ہے۔“ صدر صاحب نے کہا تو شاگل ایک بار پھر اچھل پڑا۔ ”واتس برڈز ختم ہو گئی ہے سر۔“ شاگل نے حقیقی حرثت بھرے لے چکی میں کہا۔

”ہاں۔ دارالٹکل صحراء کے دھاروں علاقے کی طرف چار نگرانیاں ہیں جہاں واتس برڈز نے سائنسی اور حنافی آلات نصب کے تھے۔ اس کے علاوہ اس نے ارد گرد کے علاقوں میں بھی اپنے آدمی چھوڑے ہوئے تھے۔ پرائم ضمیر صاحب نے جو تفصیل بتائی ہے اس کے مطابق واتس برڈز کی ایک ایجنت مایا دیوبی دھاروں شہر میں تھی۔ اس نے ایک بڑی جیپ چیک کی جس میں دو ہمورنیں اور چار سرمه موجود تھے اور انہوں نے وہاں ہوٹل میں کھانا کھاتے ہوئے عمران کا نام لیا تھا۔ جس پر مایا دیوبی کنفرم ہو گئی۔ اس نے واتس برڈز کی چیف شاٹری کو اطلاع دی جو صحراء کے ساتھ نگرانیاں میں موجود تھی۔ اس کے کہنے پر مایا دیوبی نے اس جیپ پر کوئی کاہز لگا دیا اور شاٹری نے اپنے آدمی وہاں پہلے نگرانیاں میں اکٹھے کر لئے۔ اس کے بعد جو کچھ معلوم ہوا ہے اس کے مطابق مایا دیوبی جب نگرانیاں میں پہنچی تو وہاں شاٹری اور اس کے تمام آدمیوں کی لاٹیں پڑی

لمح الرث ہوں سر۔۔۔ شاگل نے جواب دیتے ہوئے کہا تو
ہری طرف سے بغیر ہر چیز کچھ کہے رابطہ ختم کر دیا۔ لیکن تو شاگل
تھے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے سمجھ رکھ دیا۔
”یہ شیطان کیسے ختم ہو سکتا ہے اور وہ بھی اتنی آسانی ہے۔۔۔
شاگل نے بڑھاتے ہوئے کہا۔۔۔

”بہر حال اگر یہ شیطان ہلاک نہیں بھی ہوا تب بھی وہ وہیں
نہیں میں ہی سر پختا رہے گا۔ یہاں کے بارے میں تو اسے کسی
سودت معلوم نہیں ہو سکتا۔۔۔“ شاگل نے ایک بار بہر بڑھاتے
ہوئے کہ اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر الہمنان کے
ہڑات خودار ہونے شروع ہو گئے۔۔۔

اس نے ان لوگوں کے قیچی نہیں کا پوچھتے ایک فیصلہ بھی سکوپ باقی
نہیں رہا۔ یہ لوگ دہاں ایمیز فورس کے ہاتھوں ہاک ہو چکے
ہیں۔۔۔ صدر نے ایک بار بہر تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔۔۔
”لیں سر۔۔۔ واقعی سر۔۔۔ لیکن کنفرمیشن کیسے ہو گی۔۔۔“ شاگل نے
ہونٹ بچھج کر کہا۔۔۔

”اب کسی کنفرمیشن کی ضرورت نہیں رہی۔۔۔ یہ بات بھی ہے کہ
عمران اور اس کے ساتھ آنے والا دو عورتوں اور چار مردوں کا
گروپ ختم ہو چکا ہے۔۔۔ اب اگر بھیجا گیا تو پاکیشیا سے کوئی اور
گروپ بھیجا جائے گا اور پچھلے عمران ان کے ساتھ نہیں ہو گا اس
لئے اب نہیں ان کی کوئی فخر نہیں ہے۔۔۔“ صدر کافرستان نے
بلے فخریہ لے جائے میں کہا۔۔۔

”لیں سر۔۔۔ نیک ہے سر۔۔۔“ شاگل نے کہا لیکن اس کے بعد
میں گرم جوشی نہیں تھی۔۔۔

”آپ کو اس نے کال کیا گیا ہے کہ آپ کو کہا جائے کہ آپ
نے دہاں رضا گر میں رث رہتا ہے۔ اول تو کوئی درہ رکورڈر گروپ
آنے گا تو وہ وہیں وارنگ سحرماں میں ہی آئے کا جو حصہ میں یہاں
مکمل ہو رہا ہے اور اس کا علم پرائم فائز صاحب کو بھی نہیں ہے۔۔۔
پرائم فائز صاحب اگر آپ سے اس بارے میں بات کریں تو آپ
نے اسے ان سے بھی یکرترا فکنایا ہے۔۔۔“ صدر نے کہا۔۔۔

”لیں سر۔۔۔ حکم کی قسم معاگی سر۔۔۔ میں دیے ہی یہاں پوری

ایک چھوٹا سا ایئر پورٹ بھی تھا جس کی بیان صرف پہنچنے جہاز
تھے اور چڑھتے تھے۔ زیادہ تر آمد و رفت بھیپوں کے ذریعے ہی
تھے تھی۔ اترکاش کے ایک ہوٹل کے کریم میں اس وقت نائجیر،
نیوز فور جوانا موجود تھے۔ وہ کرٹشاس سے کافرستانی سیکرت
ہوں کا نیلی کاپڑا ادا کر دیا سے لفکھ تھے جسکی نیلی کاپڑ کا غول
بڑے شہر کے قریب قدم ہونے کا تو نائجیر نے نیلی کاپڑ کو اس
نیوز کے مضافات میں اتنا دیا اور پھر وہ مختلف بوس سے سفر کرتے
تھے اس بڑے شہر پہنچنے اور پھر دیا سے انہوں نے ریل کا سفر کیا
وہ آخر میں قریب سب سے بڑے شہر سے وہ کرانے کی جیپ میں
بھر کرتے ہوئے بیان پہنچنے تھے۔ راستے میں انہوں نے دو بھیوں
وہ قیام کر کے راتھی گزاری تھیں۔ انہیں بیان پہنچنے ہوئے انہی
صرف ایک محنت ہوا تھا اور ابھی وہ چڑھ رہا تھا اس لئے وہ سونے
گی بجائے ایک ہی کمرے میں بیٹھے ہات کافی پینے میں صرف
تھے۔ نائجیر نے کرٹشاس سے روانہ ہونے سے پہلے عمران کو رٹنیمیٹ
کال کر کے رچنا گر کے پارے میں معلومات کی تفصیل بتا دی تھی
وہ عمران نے انہیں دیاں پہنچ کر کارروائی کرنے کا حکم دے دیا تھا۔
”ہو سکتا ہے ماڑا اپنے ساتھیوں سمیت بیان پہلے ہی پہنچنے پہنچا
ہو۔۔۔ جوانا نے اچاک کہا تو جوزف اور نائجیر بے اختیار چوک
پہنچے۔

”بیان۔۔۔ واقعی پہلے میں چیک کرنا ہو گا۔۔۔ نائجیر نے کہا۔

رچنا گر کا پہاڑی علاقہ ہمالیہ کی تراپی میں تھا اور دہان دودر دودر
نیک چھوٹی اور بڑی پہاڑیاں نظر آ رہی تھیں۔ رچنا گر کے قریب
اترکاش ہی خاصاً بڑا شہر آباد تھا۔ بیان لکڑی کا کارڈ پار جائے
بڑے پیلانے پر ہوتا تھا۔ اس کے علاوہ رچنا گر کی پہاڑیوں میں
سے جواہرات اور معدنیات بھی نکالی جاتی تھیں اور ان سب کی وجہ
و فروخت اور سپاٹی کا مرکز بھی شہر اترکاش تھا۔ اترکاش چاروں
طرف سے گستاخ جنگلات سے گمرا ہوا تھا۔ بیان سے تکمیل نہیں
ایک درے کے ذریعے آتی جاتی تھی۔ اسے درہ کلبا کہا جاتا تھا۔
کاروباری لوگوں کی کثیر تعداد کے علاوہ کوئوں ہمالیہ کے پہاڑی علاقوں
اور جنگلات کی سیاحت کے لئے بیان مقامی اور غیر ملکی افراد بھی
آتے جاتے رہتے تھے اس لئے بیان ہوئی، سرانے اور ریستوران
وغیرہ کافی تعداد میں موجود تھے۔

لے کہا۔
 "معلومات میں نے حاصل کر لی تھی۔" نائجیر نے کہا اور اس کے ساتھ تھی اس نے جیپ سے ایک جب شدہ تختہ کھالا اور اسے کھول کر دیوان میں موجود ہیز پر پھیلا دیا۔
 "کب۔ کس وقت اور کہاں سے معلومات حاصل کی ہیں تم نے۔ تم تو مسلسل ہمارے ساتھ رہے ہو"..... جوانا نے حرمت بھرے لئے۔

"ایک ایسا عمر زیور زمین دنیا میں گزری ہے اس نے مجھے معلوم ہے کہ ایسی معلومات کہاں سے اور کس طرح حاصل کی جاتی ہیں۔ میں تمہیں یہاں ایک ہوٹل میں چوڑکار کے صرف ضروری اعلیٰ اور ضروری سامان لینے کے لئے چلا گیا تھا۔ ضروری اعلیٰ کو خریدنے کی بات کرنے کے ساتھ ساتھ میں نے اس بارے میں بھاری رقم خرچ کر کے معلومات بھی حاصل کر لی ہیں"..... نائجیر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
 "کیا معلومات ہیں"..... جوانا نے پوچھا۔

"یہ دیکھو تھک درہ کپا کے مغرب میں سب سے اوپری پہاڑی جس کا نام ماڈو ہے اس ماڈو پہاڑی کی چوٹی پر خیہی لیبارٹری ہے۔ ماڈو پہاڑی کے شرق میں یہ ایک چھوٹی پہاڑی ہے اس کا نام روگا پہاڑی ہے۔ اس پہاڑی کے اوپر باقاعدہ انٹنی ایئر کرافٹ نہیں نصب ہیں اور ساتھ ہی پنڈ بکیں بھی نہیں ہیں اور یہ انتظامات

"چک کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ باس یہاں نہیں آیا۔" جوزف نے بڑے باعثاء لجھے میں کہا تو نائجیر اور جوانا دونوں چونک پڑے اور حرمت بھری نظرؤں سے اسے دیکھنے لگے۔
 "یہ بات تم نے کس مقام پر کی ہے"..... جوانا نے حرمت بھرے لجھے میں کہا۔

"اگر باس یہاں موجود ہوتے تو غلام کو آقا کی خوشبو آری ہوتی اور یہاں چونکہ آقا کی خوشبو موجود نہیں ہے اس لئے وہ یہاں نہیں آئے"..... جوزف نے بڑے معصوم سے لجھے میں کہا۔
 "یہ کافی بڑا شہر ہے اس لئے یہاں لاکھوں نہیں تو ہزاروں افراد موجود ہوں گے۔ ایسی صورت میں تمہیں ماہر کی خوشبو کیے آئیں گے"..... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔
 "اس علاقے کے چاروں طرف جگل ہے اور جگل قریب ہو تو جنگلوں کے شہروں سے جوزف دی گرفت کی بات کو جیخ کرنے کی جرأت کوئی احتیاط کر سکتا ہے"..... جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"جوزف نیک کہہ رہا ہے جوان۔ اس کی بات کو باس کے معاشرے میں پھیجنے کیا جائے کہا۔"..... نائجیر نے مسکراتے ہوئے کہ تو جوانا نے بھی مسکراتے ہوئے اثاثات میں سرہلا دیا۔
 "بہر حال اب یہاں تو پہنچی گئے ہیں اس لئے یہاں کے بارے میں معلومات حاصل کرنی چاہیں ہا کر مشتمل کیا جائے"..... جوانا

تحتیں اب وہاں دو ماہ کا بھی ناکر لیا گیا تھا اور دو ماہ تک
وہاں کسی بھی بیل کا پڑ کے جانے پر بھی باہمی کا دیگھی ہے۔
حلاقتے کو اور خاص طور پر ماؤڈ پہاڑی کو ان قلائل زون قرار دے
دیا گیا ہے۔ کوئی بیل کا پڑ اگر پہاڑی کی طرف گیا تو چاہے وہ فوجی
ہو یا غیر ملکی اسے فنا میں بھی چاہ کر دیا جائے گا۔..... ناگیر نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔
”کیا فوج سے اور پہاڑی پر جانے کا کوئی راست نہیں ہے۔“
جوہا نے ہٹ کر بچھے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ یہ پہاڑی سلیٹ کی طرح سپاٹ ہے اور پھر اس
پہاڑی کے دامن سے لے کر پھوٹنے تک سلسلہ باقاعدہ چینگ کی جا
رہی ہے۔ ایک چڑیا بھی اگر وہاں جائے تو اسے چیک کر لیا جائے
گا۔“..... ناگیر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
”ویری پڑ۔ یہ تو فول پروف انتقامات ہیں۔ اب یہ مشن کیے
کمل ہو گا۔“..... جوہا نے کہا۔

”یہ مشن بس ہی کمل کر سکتا ہے ناگیر۔ اس لئے اسے کال کر
لو یا پھر اس کے آنے کا انتظار کرو۔“..... جوزف نے بھی اپنی رائے
کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

”باس اپنے کام میں صرف ہو گا اور ہماری کال سے اسے
قصان بھی بچھ کر سکتا ہے۔ باس نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم رچنا گر
بچنی کر کارروائی کریں تو اس کا مطلب ہے کہ یہ مشن ہمیں سرانجام

شروع سے اور مستقل ہیں۔ ادھر یہ علاقہ ہے۔ اسے ساگری کہا جاتا
ہے۔ اس ساگری میں فوج کی ایک بیانی موجود ہے جس کا
انچارج کتل بھجت ہے اور دو روز ہوئے بیہاں دو بڑے بیل
کاپڑوں پر جن پر کافرستان سکرت سروس کے الفاظ دور سے یہ
پڑھے جاسکتے ہیں۔ شاگل اور اس کے ساتھ بھی بچنی پچھے ہیں۔ ان
لوگوں نے اسی ایئر کرافٹ گنوں والے علاقے سے تھوڑا بیچے کپ
لکے ہوئے ہیں۔ وہاں مشینزی بھی ہے اور کچھوں میں سکریٹس
بھی ہیں جن پر درہ کپا اور ساگری کے چاروں طرف جنی کے
اترکاش علاقے کو بھی چیک کیا جاتا ہے اور یہاں اترکاش میں فوجی
بھی چیکنگ کرتے رہتے ہیں۔“..... ناگیر نے نئتے پر نشانات لگا کر
تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
”اتی تفصیل تمہیں کیے اور کہاں سے مل گئی ہے۔“..... جوہا نے
جرت ہرے لیچے میں کہا۔

”جس پارٹی سے میں نے اٹھو خریدا ہے یہ پارٹی غیر ملکی
شراب بھی فتحی اذوں اور اس لیہاری میں سماں کرتی ہے۔ وہاں
کے ایک آدمی کو بھاری رقم دے کر یہ قائم معلومات حاصل کی گئی
ہیں۔“..... ناگیر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”اس کا مطلب یہ ہے کہ لیہاری تک باقاعدہ کوئی راست جاتا
ہے۔“..... جوہا نے چوک کر لہا۔
”نہیں۔ فوجی بیل کا پڑ ہر بخت ضروری سپلائی لے کر جاتے

دینا ہے۔۔۔ ہمیگر نے جواب دیا۔

"لیکن کس طرح اور پھر اس لیہارڑی کو جاہ کرنے کے لئے ہمیں اچھائی طاقتور اطمینان چاہئے۔ جنکی بیکی کا پھر چاہئے اور جو حالات تم نے تائے ہیں ان کے مطابق یہ کام کیسے ہو گا۔۔۔ جوانا نے کہا۔

"ہم نے صرف لیہارڑی جاہ نہیں کرنی بلکہ اس لیہارڑی کے اندر موجود پاکیشائی نایاب وحات میکام داپس حاصل کرنی ہے اور اس پاکیشائی سائنس وان اور وہاں موجود تمام سائنس دانوں کا بھی خاتر رکنا ہے۔۔۔ ہمیگر نے جواب دیا۔

"کیا یہ وحات اور پاکیشائی سائنس وان لازماً یہاں موجود ہو گا۔۔۔ جزو ف نے کہا۔

"یہ تو لیہارڑی اوپنی ہونے پر ہی معلوم ہو سکے گا کہ یہاں مشن محل ہو رہا ہے یا نہیں۔۔۔ ہمیگر نے جواب دیا۔

"لیک ہے۔ پھر تم یہ کوئی پلان بناؤ۔ تم پاسر کے شاگرد ہو۔۔۔ جوانا نے کہا تو ہمیگر بے اختیار پس جا۔

"میں نے پہلے ہی سوچ لیا ہے۔۔۔ ہمیگر نے بنتے ہوئے کہا تو جزو اور جوانا دلوں ہی چوک پڑتے۔

"کیا پلان ہے۔۔۔ ہمیں تباہ۔۔۔ جوانا اور جزو دلوں نے بیک آواز ہو کر کہا ان کے چہروں پر اشتیاق کی جھلکیاں ابھر آئی تھیں۔

"روگا پیازی کے عقب میں گھنٹا جنکل ہے۔ لازماً اس بھل میں انہوں نے چیلنج آلات نصب کئے ہوں گے لیکن میرا خیال ہے کہ جزو ف جو جنگلوں کا شہزادہ ہے وہ اپنی آسانی سے چیلنج کر سکتا ہے اور جزو ف اپنیا اس جنکل سے گزر کر اس پیازی کے عقب میں چیخ کر دہاں موجود شاگل اور اس کے ساتھیوں کو اور پھر اور پھر جا کر وہ اپنی ایزیر کرافٹ اڈے کے لوگوں کو ہلاک کر سکتا ہے۔۔۔ شاپ کے یکپیڈ میں دو بیلی کا پھر موجود ہیں جن میں سے ایک پر جزو ف آسانی سے قبضہ کر سکتا ہے جبکہ میں اور جوانا ماڈشن فورس کے اڈے پر جو سانگری میں ہے حلڈ کر کے وہاں سے ایسا حلڈ حاصل کر سکتے ہیں جن سے اس لیہارڑی کو اوپنی کیا جاسکے اور اگر وہاں گن شپ بیلی کا پھر موجود ہو تو اس پر قبضہ کیا جاسکتا ہے۔۔۔ پھر آخڑی کام بھی رہ جاتا ہے کہ ہم اپنی ایزیر کرافٹ گنوں کو جاہ و کر کے ماڈو پیازی کی چوتھی پر چیخ کر دہاں حلڈ کر کے اس لیہارڑی کو اوپنی کریں اور وہاں سے نایاب وحات اڑالیں گے اس طرح ہمارا مشن مکمل ہو جائے گا۔۔۔ ہمیگر نے جواب دیا۔

"اگر ہم تینوں پہلے فوجی اڈے پر جائیں اور وہاں سے بیلی کا پھر اڑا کر اور جائیں اور اس ایزیر کرافٹ اڈے کو جاہ کر کے ماڈو پیازی پر حلڈ کر دیں تو یہ زیادہ بہتر نہیں رہے گا۔۔۔ جوانا نے کہا۔۔۔
"ماڈشن فورس کا اڈا کافی ہوا ہے۔ وہاں ہم پہنچ بھی سکتے

گے۔ اس میں شامل ہونے کا مطلب ہے کہ وہ لوگ یہ کام کر سکتے ہیں۔..... ٹائیگر نے کہا۔

"کتنا عرصہ گگ جائے گا؟" جوڑا نے پوچھا۔

"میرا خیال سے کہ اگر کھلی عوارض دیا جائے تو وہ روز میں وہ کام ہو سکتا ہے۔..... ٹائیگر نے کہا۔

"لیکن اس پر بھاری رقم خرچ ہو گی۔ وہ کہاں سے آئے گی۔ یہاں میں پہنچنے سے شہر میں اتنے بڑے جوئے خانے بھی نہیں ہوں گے لہاں سے بھاری رقم حاصل کی جائے گے۔..... جوانا نے کہا۔

"ہاں۔ تمہاری بات درست ہے اس کے لئے ہمیں واپس دارالحکومت چاہا ہو گا۔..... ٹائیگر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اس آئینے کی کوڑاپ کر دو۔ کچھ اور سوچو۔ ہم نے کسی صورت واپس نہیں جانا۔..... جوانا نے کہا۔

"پھر وہی پہلے والا پر گرام نیک رہے گا۔..... ٹائیگر نے کہا تو جوڑا اور جوانا نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک دیڑھ رئے اخھائے اندر داخل ہوا۔ قریب آ کر اس نے سلام کیا اور میر پر پڑی ہوئی کافی کی پوالياں اخھا کر رئے میں رکھیں اور واپس مرنے ہی لگا تھا کہ اس کے ایک ہاتھ نے بکلی کی ہی تیزی سے حرکت کی۔ اس کے ساتھ ہی نیک کی آواز کے ساتھ

ہیں۔..... ٹائیگر نے کہا۔

"تم دونوں بھری بات ماذ"..... اپاگ جوزف نے کہا۔ "کیا۔..... دونوں نے عی چوک کر پوچھا۔

"میں اکیلا پہلے روگا پہاڑی پر پہنچوں گا۔ وہاں سے بکلی کا پہر ازاں گا۔ اس کی مد سے پہلے اپر ایک کرافٹ گنوں کو جاہ کروں گا پھر پیچے آ کر ساگری میں ماڈشین فورس کے اڈے پر جلد کروں گا۔ اس طرح سب لوگ مثم ہو جائیں گے اور پھر ہم الہیان سے ماذو پہاڑی پر موجود یہ باڑی پر جلد کر دیں گے۔..... جوڑا نے کہا۔

"ویری گذ۔ جوڑا تم نے جو تجویز پیش کی ہے اس سے بھرے ذہن میں ایک اور تجویز آئی ہے۔..... ٹائیگر نے کہا۔ "وہ کیا۔..... جوڑا نے پوچھا۔

"یہاں جس سے میں نے الٹو فریلنے کی بات کی تھی ان کے پاس موجود اسلئے کی فہرست میں ایسی گیس کے سلنڈر بھی موجود ہیں جن میں کھلی چکیوں پر بے ہوش کر دینے والی گیس ہوتی ہے۔ اگر ہم یہ سلنڈر حاصل کر لیں تو ان کی مد سے ماڈشین فورس کے اڈے پر موجود تمام افراد کو بے ہوش کیا جا سکتا ہے اس کے بعد تمام کارروائی آسانی سے ہو سکتی ہے۔..... ٹائیگر نے کہا۔

"کیا یہاں اس چھوٹے سے علاقے میں ایسے سلنڈر مل سکتے ہیں۔..... جوانا نے جوڑا کو سمجھے ہے مجھے میں کہا۔

"یہاں نہیں ملے یہ سلنڈر دارالحکومت سے محفوظ جائیں

یہ سفید رنگ کا دھواں اس قدر تجزیٰ سے کمرے میں پھیلا چلا گی
کہ پلک بچکتے میں ناٹرگر کے ذہن پر سیاہ رنگ کی چادری بچکتی
چلی گئی۔ پھر جس طرح یہ چادر ناٹرگر کے ذہن پر بھیلی تھی اسی طرح
تجزیٰ سے سرکی چلی گئی اور اس کے ساتھ میں ناٹرگر نے چوک کر
آکھیں کھول دیں۔ اس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے
کام خڑکی فلم کے سین کی طرح گھوستا چلا گیا لیکن اس کے ساتھ
یہ وہ یہ دیکھ کر چوک پڑا کہ وہ ایک بڑی سی جیپ کے مقیم کٹلے
ھے میں نیڑھے میڑھے انداز میں پڑا ہوا ہے۔ اس کے دونوں
ہاتھ اس کے عقب میں کر کے پاندھ دیئے گئے ہیں۔ اس کے
ساتھ ہی جوز اور جوانا بھی نیڑھے میڑھے انداز میں بے ہوش
پڑے ہوئے تھے۔ ان کے ہاتھ اور ہاتھ بھی اسی انداز میں بندھے
ہوئے تھے جس انداز میں ناٹرگر کے پاندھے ہے تھے۔ جیپ کا
انجمن خاصاً طاقتور محسوس ہوتا تھا کیونکہ اس کی ہلکی سی فراہمیت سالی
وے رہی تھی۔ جیپ خاصی تجزیٰ رفتاری سے روڑتی ہوئی کچی اور پر کو
جا رہی تھی اور کبھی نیچے کی طرف۔ ناٹرگر نے آکھیں کھول کر اپنے
آپ کو الی جست کیا تو اسے معلوم ہو گیا کہ جیپ میں صرف دو
آدمی ہیں۔ ایک ڈرامجور اور ایک اس کے ساتھ میختا ہوا تھا۔ یہ
دونوں مقامی افراد تھے اور ان کے بسوں پر عام لباس تھا۔ ناٹرگر
بھی گیا کہ اسے خصوصی زندگی مشغول کی وجہ سے خود بخود ہوش آ گیا
ہے۔ ناٹرگر جانتا تھا کہ جیپ کا انجمن پاہے کتنا بھی طاقتور کیوں نہ

ہو جیپ پہاڑی کے اوپر نہیں بیٹھ سکتی تھی اس لئے لازماً انہیں کہیں
پہنچا کر پھر کسی اور ذریعے سے آگئے جایا جائے گا۔ ناٹرگر اتنی
بات تو سمجھ گیا تھا کہ انہیں چوک کر لیا جائی تھا اور اب انہیں ہے
ہوش کر کے یقیناً شاگل کے کپڑے میں لے جایا جائے گا کیونکہ اگر اس کا
ٹلے شدہ تھا کہ انہیں فوری بلاک نہیں کیا جائے گا کیونکہ اگر اس کا
ہوتا تو یہ کام انجمنی آسانی سے وہیں ہوں گے کہرے میں بھی ہو
سکتا تھا میں نے وہ مطمئن انداز میں لینا رہا کیونکہ اس طرح
بہتر جائے شاگل کے اڑے سکتے تو بیٹھتی ہی جاتے پھر وہاں سے
اٹھنے کی کارروائی ہی رہ جاتی۔ البتہ اس نے اپنی اٹھیوں کی مدد
سے اپنے ہاتھوں میں موجود رہی یا ہٹھڑی کو چوک کرنا شروع کر دیا
اور تھوڑی سی کوشش کے بعد اسے معلوم ہو گیا کہ اس کے ہاتھوں کو
سنگل ہٹن ہٹھڑی سے جکڑا گیا ہے جسے وہ آسانی سے کھول سکتا
ہے۔ چنانچہ اس نے اطمینان سے آکھیں بند کر لیں۔ اب اسے
شاگل سکتے پہنچنے کا انتظار تھا۔

اچاکم ایک خیال کے تحت انہوں نے ہات لائیں فون کا رسیور اخليا
اور جیزی سے فابر پلیس کرنے شروع کر دیئے۔

"لیں"..... دوسری طرف سے کال رسمی ہوتے ہی کافرستان
کے صدر کی بھاری سی آواز سنائی دی۔

"راج زرائن پرائم فنٹر بول رہا ہوں"..... پرائم فنٹر نے کہا۔

"کوئی غاصی بات چتاب جو آپ نے اس وقت کال کی
ہے"..... صدر نے پوچھا۔

"بیوی۔ یہ تو آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ پاکیشاں سکرت سروس
وارنگل صحرا میں پر ایکس میرانلوں سے ہلاک کر دی گئی ہے۔"
پرائم فنٹر نے کہا۔

"ہا۔ آپ نے خود ہی تو تفصیلی روپورت دی تھی"..... صدر
نے چونک کر کہا۔

"لیں سر۔ یہ بات تو تھی ہے میں وارنگل لیبارزی سے
ڈرنسیپر کال رسیور نہیں کی جا رہی جس کی وجہ سے مجھے ہے حد
پریشانی ہو رہی ہے۔ میں نے سوچا شاید مجھے درست فریکٹنی معلوم
نہ ہو۔ آپ سے درست فریکٹنی معلوم کر لوں"..... پرائم فنٹر نے
کہا تو دوسری طرف سے صدر صاحب کے پیشے کی آواز سنائی دی تو
پرائم فنٹر بے اختیار اچھل پڑے۔

"پرائم فنٹر صاحب۔ وارنگل لیبارزی تو خالی ہے۔ وہاں سے
کال کون رسیور کرے گا"..... صدر نے پیشے ہوئے کہا۔

کافرستان کے پرائم فنٹر اپنے آفس میں پیشے ہوئے تھے۔ ان
کے سامنے بیز پر ایک لائگ ریچ ڈرامسل موجود تھا اور ان کے
پہر سے پر گہری سمجھیگی اور پریشانی کے ہاثرات نمایاں تھے۔

"یہ کیا ہو رہا ہے۔ پاکیشاں سکرت سروس تو ہلاک ہو چکی سپری
ہم یہ لیبارزی سے رابطہ کیوں نہیں ہو رہا"..... پرائم فنٹر
گزاراتے ہوئے کہا۔ وہ مسلسل لائگ ریچ ڈرامسل کے ذریعے
وارنگل صحرا کے درمیان موجود پہاڑی پر موجود لیبارزی میں کال کر
رہے تھے میں وہاں سے کوئی کال ہی رسیور نہیں کر رہا تھا حالانکہ
وہاں پاکیشاںی سائنس وادیں کے ساتھ ملا تھا مگر سائنس وادیں بھی
موجود تھے جن کے سر برہا ڈاکٹر مجھ پر تھے۔

"یہ کیا ہو رہا ہے۔ کوئی ناس چکر لگتا ہے"..... پرائم فنٹر نے
گزاراتے ہوئے کہا اور پہر وہ کافی دریں سکن پیشے سوچتے رہے۔ پھر

"کیا۔ کیا کہ ربے ہیں آپ۔ لیبارٹی خالی ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔" پرائم نظر نے انجامی جرأت بھرے لبچے میں کہا۔

"آپ کو ابھی پاکیشا سیکرت سروس کا تجوہ نہیں ہے۔ یہ فیکٹ ہے کہ آپ نے نہایت ذہانت سے کام لیتے ہوئے بروقت ایک فورس کے ذریعے وہاں پر ایکس میراں فائز کر پا کیشا سیکرت سروس کو ہلاک کر دیا ہے لیکن آپ خود بیکھیں کہ آپ کی قی قائم کردوں ایجنسی و اسٹ برڈز کا انہوں نے کیا حشر کیا ہے۔ اگر آپ کا ملیا دبیوی سے رابطہ نہ ہوتا اور آپ ایک فورس کو بروقت استعمال نہ کرتے تو یہ ہاتھی تھی کہ یہ لوگ لیبارٹی کو تباہ کر دیتے۔ اس لئے میں نے اس سلسلے میں پہلے ہی خاتمی کارروائی کر دی تھی۔ انجامی خاموشی سے وارنگ لیبارٹی سے سانس داؤں اور ہایپ دھات کو رچنا گزر کی لیبارٹی میں شفت کر دیا تھا۔ وہ لیبارٹی بھی تقابل تغیر ہے لیکن یہ کام اس قدر خاموشی سے کیا گیا کہ پاکیشا سیکرت سروس کو بھی آخریک معلوم نہیں ہوا کا اور وہ یہی سمجھتے ہے کہ میں وارنگ حمراکی لیبارٹی میں اسی تکمیل ہو رہا ہوئے۔" صدر نے اس بار صحیدہ لبچے میں کہا۔

"لیکن سر آپ کم از کم مجھے تو اطلاع دے دیجے۔" پرائم نظر نے قدرے ناراض سے لبچے میں کہا۔

"سوری جتاب۔ آپ کے آفس سے معالات لیک آؤٹ ہو سکتے ہیں اس لئے اس سلسلے میں سوائے میرے اور کسی کو علم نہیں

"..... صدر نے جواب دیا۔
"تمیک ہے سر۔ اب تو بہرحال یہ مشن اٹھیان سے فاصل ہو گئے گا۔" پرائم نظر نے ایک طویل ساش لیتے ہوئے کہا۔
"ہاں۔ لیکن اس کے باوجود میں نے وہاں کافرستان سیکرت سروس کے چیف شاگل کو بھجوادیا ہے۔" صدر نے کہا تو پرائم نظر یہ بات سن کر چونکھ پڑے۔

"کیوں سر۔ کیوں وہاں کوئی خطرہ ہے۔ عمران اور اس کے ساتھ تو ہلاک ہو چکے ہیں۔" پرائم نظر نے چونکھ کر پوچھا۔
"سیکرت سروس صرف پھر افراد پر مشتمل نہیں ہوا کرتی اس لئے پاکیشا سیکرت سروس کا دوسرا گروپ بھی آسکتا ہے۔ اس کے علاوہ فوجی خاص میں بھی عمران نے اپنے ایک شاگرد اور دو ملازموں کو بھجوایا تھا حالانکہ اسے یہ معلوم تھا کہ وہاں مشن تکمیل نہیں ہو رہا۔
ایسی خدشے کے پیش نظر میں نے وہاں چیف شاگل کو عینچنے کا حکم دیا تھا اور پھر چیف شاگل نے ان تینوں کا دویں خاتمہ کر دیا تھا۔"
صدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمیک ہے سر۔ پھر اب میں مطمئن ہو جاؤں کہ اب معاملات اٹھیان سے فاصل ہو جائیں گے۔" پرائم نظر نے کہا۔
"ہاں۔ میرا چیف شاگل سے مسلسل رابطہ ہے۔ ویسے بھتے امید ہے کہ جب تک پاکیشا سیکرت سروس کے اس گروپ کی ہلاکت کی حصی رپورٹ پاکیشا سیکرت سروس کے چیف کوٹے گی اور وہ کوئی

اور گروپ یہاں کافرستان بھجوائے گا جب تک مشن مکمل بھی ہو جے
ہو گا۔ صدر نے کہا۔

”یعنی سربراہ خیال ہے کہ انہیں کسی صورت بھی اس گروپ کے
ہلاکت کا علم نہیں ہو سکتا کیونکہ ان کے جسم قابل کراکہ ہوئے
دیتے ہیں مل پچے ہوں گے اس لئے وہ بس انتظار کرتے ہیں چاہیں گے۔ پرائم منزرنے کہا۔

”ہاں۔ ایسا ہی ہو گا اور یہ بات بھی ہمارے فائدے میں یہ
جانی ہے۔“ صدر نے جواب دیا۔

”لیں سر۔ اور کے ایڈٹ چیک یہ۔“ پرائم منزرنے کہا اور رصد
رکھ کر انہوں نے ایک طویل سانس لیا۔ انہیں یافت و اسکے بروز کی
چیف شاڑتی کا خیال آیا جو ان کی رشتہ دار بھی تھی اور ذاتی طور
ہے اسے پسند بھی کرتے تھے اور اب وہ سوچ رہے تھے کہ ان کی
قائم کردہ واسٹ بروز کو ختم نہیں ہوتا چاہئے۔ چنانچہ انہوں نے اسکے
بلا حاکر اشکام کا رسیدور اخالیا اور یہ کے بعد دیگرے دو فرپ پر سکن کر
دیئے۔

”لیں سر۔“ دوسرا طرف سے ان کے پسل سیکڑی کی
مودوبانہ آواز سنائی دی۔

”واسٹ بروز کے ہیڈ کوارٹر کا جو بھی انجمنج ہواں سے بات
کرو۔“ پرائم منزرنے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے
رسیدور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی تھنی تھنی اُنہی تو انہوں نے ہاتھ

ہا کر رسیدور اخالیا۔

”لیں۔“ پرائم منزرنے بھاری لمحے میں کہا۔
”واسٹ بروز ہیڈ کوارٹر انجمنج چکدیش لائن پر ہے جس
”باب۔“ دوسرا طرف سے کہا گیا۔
”کراوہ بات۔“ پرائم منزرنے کہا۔
”بلوسر۔“ میں چکدیش بول رہا ہوں سر۔“ چھٹوں بعد ایک
مودوبانہ آواز سنائی دی۔

”میں جکدیش آپ واسٹ بروز ہیڈ کوارٹر کے انجمنج
لیں۔“ پرائم منزرنے پوچھا۔
”لیں سر۔“ دوسرا طرف سے جواب دیا گیا۔
”آپ کو اطلاع مل چکی ہے کہ واسٹ بروز کی چیف شاڑتی
اپنے ساتھیوں سمیت دارالگل صحرائی میں پاکیشی سکرت سروس کے
ٹھوں ٹلاک ہو چکی ہے۔“ پرائم منزرنے کہا۔

”لیں سر۔ میا دیوبی اپنے چار ساتھیوں سمیت واہس آ جگی
ہے۔ انہوں نے تفصیلی روپورث دی ہے جو ہم نے آپ کے آفس
بھجو دی ہے۔“ جکدیش نے مودوبانہ لمحے میں جواب دیتے
ہوئے کہا۔

”شاڑتی کے بعد واسٹ بروز کا نمبر لو کون ہے۔“ پرائم منزرنے پوچھا۔
”میا دیوبی جناب۔“ دوسرا طرف سے کہا گیا۔

"مگر۔ لگتا ہے آپ تو شاہزادی سے بھی زیاد تریتی یافتہ ہیں
اور آپ نے اس سے زیادہ کارہات سے سزا مل دیئے ہیں"۔۔۔ پرائم
منٹر نے فائل بند کرتے ہوئے کہا۔
"لیں سر۔ لیکن سرچ ٹیکٹ شاہزادی بے حد ذہین تھی"۔۔۔ مایا دیوبی
نے سکراتے ہوئے جواب دیا۔
"آج ہم اس انداز میں ان ایجنسیوں کو فریں کیا اور پھر انہیں
آخری سمجھیں معلوم نہیں ہو سکا کہ انہیں چیک کیا جا رہا ہے یہ
بڑھتا رہتی ہے کہ آپ شاہزادی سے بھی زیادہ ذہین ہیں۔۔۔ بہر حال
آپ شاہزادی ہلاک ہو چکی ہے اس لئے اب آپ تھا میں کہ آپ وہ
اگر واثق برہوز کی چیف ہمارا یا جائے تو کیا اس سمت پر کام کرنے گی
گی"۔۔۔ پرائم منٹر نے کہا۔

"جناب یہ سمجھے لئے اعزاز ہو گا کہ میں آپ کے تحت کام
کر سکوں۔ میں نے انکری میلا، کارمن اور روپیہ بھی پر پادری کی
ہپ ایجنسیوں کے ساتھ بھی کام کیا ہوا ہے اور پھر کافرستان والیں
آ کر میں کافرستان سیکٹ سروں کے ساتھ بھی کام کر پہنچی ہوں۔
محض یقین ہے کہ میں واثق برہوز کو کارکردگی کی ہناہ پر اس سلسلے پر
لے جاؤں گی کہ اس پر ریٹک کیا جائے"۔۔۔ مایا دیوبی نے ہزارے
ہزارے بھی میں کہا۔

"مگر۔ مجھے یقین ہے کہ آپ کافرستان کے لئے سرمایہ ثابت
ہوں گی"۔۔۔ پرائم منٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے

"اوہ اچھا۔ مایا دیوبی کو میرے آفس بھجواد فوراً تاکہ آئندہ ٹھا
پلانگ کی جائے"۔۔۔ پرائم منٹر نے کہا۔

"لیں سر"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو پرائم منٹر نے بھی
مزید کچھ کہے رسیدور رکھ کر اٹرکام کے ذریعے پر ٹھل بکری کو حکم دیا
کہ واثق برہوز کی مایا دیوبی جب آئیں تو انہیں فوراً ان کے آفس
پہنچا دیا جائے اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد دروازے پر بھلی سی
دشک ہوئی تو پرائم منٹر نے بھر کے کنارے پر موجود ایک
پرنس کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور ایک خوبصورت اور
نوجوان لڑکی جس نے پینٹ اور جیکٹ پہنی ہوئی تھی اندر داخل
ہوئی۔ اس کے خوبصورت بال اس کے کامزوں پر پڑے ہوئے
تھے۔ پرائم منٹر کی آنکھوں میں اسے دیکھ کر پسندیدگی کے تذہبات
اچھے آئے۔

"میرا نام مایا دیوبی ہے سر"۔۔۔ لڑکی نے اندر آ کر سلام کرتے
ہوئے مودودا باند لے چکی میں کہا۔

"بیٹھیں"۔۔۔ پرائم منٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں
نے اٹرکام اٹھایا اور مایا دیوبی کی قابل بھجوانے کا کہہ دیا۔ تھوڑی دری
میں فائل آ گئی تو انہوں نے فائل کھول کر اس کا مطالعہ کرنا شروع
کر دیا۔ جیسے جیسے وہ فائل پڑھتے جا رہے تھے ان کے پہرے پر
مایا دیوبی کے لئے پسندیدگی کے تذہبات پڑھتے چلے جا رہے تھے
جبکہ مایا دیوبی ناموش بیٹھی ہوئی تھی۔

"پہاڑی دھاکوں سے جاہ ہو گئی ہے۔ یہ کسے ملکن ہے۔ کس نے کیا ہے ایسا۔" پرائم نظر نے جربت بھرے بچے میں کہا۔

"سر۔ دھاکوں کی آواز ایکر سپاٹ پر بک کی گئی جس پر "بیلی کا پڑ وہاں بھجائے گئے۔ انہوں نے رپورٹ دی ہے کہ پہاڑی کا وجود ہی ختم ہو چکا ہے۔ ان دھاکوں کے ہارے میں رپورٹ ہے کہ یہ دھاکے سے میکا ڈانکامٹ کے ہیں۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"لیکن اس نے ایسا کیا ہے۔" پرائم نظر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"وہاں سے تو یہی رپورٹ ملی ہے جتاب۔ درودر ٹک خوفناک حمرا ہے جہاں اب بھی طوفانی ہوا کیس چال رہی ہیں۔" ایکر مارشل نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ وہاں مسلسل گرانی کریں۔ ڈانکامٹ کے دھاکے فرشتے ہیں کیا کرتے۔ لازماً یہ دھاکے انسانوں نے کے ہوں گے اور وہ بہر حال سامنے آئی جائیں گے۔" پرائم نظر نے انتہائی غصیلے بچے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رسیدور کریٹل پر ٹھنڈ دیا۔

"کیا یہ وہی پہاڑی ہے جتاب جس پر لمبارڑی گئی۔" خاموش پیٹھی مایا درجہ نے پوچھا۔

"ہاں۔ لیکن شکر ہے کہ صدر صاحب نے ٹھنڈی سے کام لیتے ہوئے اسے پہلے عی غالی کر دیا تھا ورنہ۔" پرائم نظر بولنے پر۔

فائل کھولی اور اس پر لکھت شروع کر دیا۔ لکھنے کے بعد انہوں نے دھنگا کر کے فائل پنڈ کر دی۔

"میں نے آپ کو وائٹ برڈز کی چیف مقرر کر دیا ہے۔" پرائم نظر نے کہا۔

"میں آپ کے اعتماد پر امر طرح سے پوری اڑوں میں سر۔" میا دیوی نے سرت بھرے بچے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ہر یہ کوئی بات ہوتی فون کی تھی نہ اُنھی تو پرائم نظر نے ہاتھ بڑھا کر رسیدور اخراج لیا۔

"میں۔" پرائم نظر نے کہا۔

"ایکر مارشل صاحب کی کال ہے جتاب۔" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کرائیں بات۔" پرائم نظر نے ٹھنڈ بچے میں کہا۔

"بلو سر۔ ایکر مارشل عرض کر رہا ہوں۔" دوسری طرف سے ایک موزو دہانہ آواز سنائی دی۔

"میں۔ کیوں کال کی ہے۔" پرائم نظر کا بھرپور ٹھنڈ ہو گیا تھا۔

"سر۔ بچے ابھی دارنگل ایکر سپاٹ سے رپورٹ دی گئی ہے کہ دارنگل حمرا کے درمیان موجود پہاڑی خوفناک دھاکوں سے جاہ ہو گئی ہے۔" دوسری طرف سے کہا گیا تو پرائم نظر بے احتیاط اچھل پڑے۔

بولنے رک گئے۔

"سر۔ پھر یہ کام یقیناً پا کیشائی ایکٹوں کا ہو گا"..... میا دیوبی
نے کہا۔

"کیا۔ کیا کہ رہی ہیں آپ۔ وہ تو بلاک ہو چکے ہیں"۔ پرائم
خشنے اچھتے ہوئے کہا۔

"سر۔ یہی آپ نے پہلے فرمایا کہ فرشتے ڈانامت استعمال
نہیں کرتے۔ جس جیپ میں یہ ایجنت نگرانیان پہنچے تھے وہ جیپ
غائب تھی۔ ہم بھی کچھے تھے کہ وہ جیپ کو صراحت میں لے گئے ہیں
یہیں ہو سکتا ہے کہ ایسا نہ ہوا ہو اور وہ حسرا کو ناقابل عبور کچھ کہ باہر
نکل گئے ہوں۔ اس دوران وہاں پر ایکس میراں فائز کے گئے
اور ہم یہ کچھ کر مطمئن ہو گئے کہ وہ بلاک ہو گئے ہیں اور اس کے
بعد ہم سب کی واہی ہو گئی۔ بعد میں انہوں نے کسی طرح اس
پہاڑی کو جاہ کر دیا"..... میا دیوبی نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ میرا خیال ہے کہ انہیں اس کا علم تھا ہے اور نہیں
ہو سکتا ہے کیونکہ صدر صاحب نے اس روانہ کو صرف اپنے تک محدود
رکھا ہوا ہے۔ مجھے بھی آپ کے آئنے سے خودی دیر پہلے اس کا علم
ہوا ہے"..... پرائم خشنے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"پھر تو وہاں کسی قسم کے خاصی انتقامات بھی نہ ہوں گے"۔ میا
دیوبی نے کہا۔

"نہیں۔ وہاں کافرستانی سکرت سروس کا چیف شاگل اپنے
گروپ کے ساتھ موجود ہے"..... پرائم خشنے جواب دیتے
ہوئے کہا۔

"پھر بھی ضروری ہے جتاب کہ وہاں ڈبل خاصی انتقامات کے
چاہیں۔ سکرت سروس ایک طبقے میں ہو اور واسٹ برڈز دوسرے
طبقے میں"..... میا دیوبی نے کہا۔

"نہیں۔ وہ ایکٹیوں کے وہاں پہنچ جانے سے انہیں معلوم ہو
جائے گا"..... پرائم خشنے جواب دیا۔

"سر۔ پاکیشا نیشنل سکرت سروس واسٹ برڈز کے ہارے میں کچھ
نہیں جانتی اور جتنے افراد کو وہ جانتی تھی انہیں انہوں نے بلاک کر دیا
ہے اس لئے ان کے نقطہ نظر سے واسٹ برڈز ختم ہو چکی ہے جبکہ
کافرستانی سکرت سروس ان سے طویل عرصے سے مگر تاں پہلی آری
ہے اس لئے وہاں ان کی موجودگی سے وہ کچھ جائیں گے کہ اس
جگہ کی اہمیت ہے اس لئے بہتر یہی ہے کہ وہاں سے سکرت سروس

"سر۔ کیا پاکیشا نیشنل سکرت سروس کا یہ بات معلوم ہے کہ میش
در میں کہاں تکمل ہو رہا ہے"..... میا دیوبی نے کہا تو پرائم خشنے
اختیار اچھل پڑے۔

کو ہٹا کر واٹ برڈز کو تھیٹا کر دیا جائے"..... مایا دیوبی نے کہا۔
"انہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ چونکہ یہ تمام سیٹ اپ صدر صاحب
کا ہے اس لئے اس بارے میں وہی فیصلہ کر سکتے ہیں"..... پرائم
منٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جناب۔ ایسا تو ہو سکتا ہے کہ ہم قدرے ہٹ کر پکنگ کر
لیں اور سکرت سروس کے معاٹے میں کوئی مالکت نہ کریں۔ انہیں
ہوشیار رہیں۔ اگر پاکیشیائی انجمن وہاں پہنچیں تو ہم انہیں اعلیٰ
لیبارڈزی تک خیچنے ہی نہ دیں"..... مایا دیوبی نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ نجیک ہے۔ آپ چونکہ اب واٹ
برڈز کی چیف ہیں اس لئے میں آپ کو بتا دیتا ہوں کہ یہ لیبارڈزی
روچا گھر میں ہے"..... پرائم منٹر نے کہا۔

"رچنا گرتو، بہت وسیع ایریا ہے سر"..... مایا دیوبی نے کہا۔
"وہاں ماڈنین فورس کی بنیادیں موجود ہے۔ آپ اس کے
امصارچ سے بات کر سکتی ہیں"..... پرائم منٹر نے کہا۔

"نجیک ہے سر۔ آپ کی محرومی ہے۔ اب باقی کام میں کرلوں
گی"..... مایا دیوبی نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس بات کا نتیجہ سے خیال کیں کہ مجھے آپ کی وجہ
سے صدر صاحب کی طرف سے کوئی شکایت نہ آئے"..... پرائم منٹر
نے کہا۔

"لیں سر۔ آپ سے فور رہیں"..... مایا دیوبی نے سلام کرتے

ہوئے کہا۔

"یہ فائل لے جائیں اور سیکرڈزی کو فرے دیں وہ آرڈر کر دے
گا"..... پرائم منٹر نے کہا تو مایا دیوبی نے فائل لی۔ ایک بار بھر
سلام کیا اور ہڑ کر کرے سے باہر نکل گئی۔

"مجھے صدر صاحب کو بتانا چاہئے کہ پہاڑی چاہ کر دی گئی
ہے"..... پرائم منٹر نے ہدایت ہوئے کہا لیکن اسی لمحے ہات
لائن فون کی صیغہ اُنہی تو انہوں نے بے اختیار ایک مولیں سانس
لیا۔ وہ بھوک گئے تھے کہ ایئر مارٹل نے صدر صاحب کو بھی اطلاع
دے دی ہے اس لئے انہوں نے ہات لائن فون استعمال کیا ہے۔
"لیں سر۔ پرائم منٹر ارج زرائیں بول رہا ہوں"..... پرائم منٹر
نے کہا۔

"آپ کو ایئر مارٹل صاحب نے اطلاع دے دی ہو گی کہ
وارنگل صحراء کے درمیان موجود پہاڑی کو پریگا ڈاکٹرست سے چاہ
کر دیا گیا ہے"..... صدر نے قدرے خخت لے گئے میں کہا۔
"لیں سر۔ میں آپ کو کال کرنے ہی والا تھا کہ آپ کی کال آ
گئی سر"..... پرائم منٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس روپرٹ سے تو یہ ظاہر ہوتا ہے کہ پاکیشیائی انجمن پر
ایکس میراںخوں کے باوجود ہلاک نہیں ہوئے"..... صدر نے مرد
لہجے میں کہا۔
"لیں سر۔ وہ لوگ یقیناً واپس پلے گئے تھے جبکہ ہم یہی سمجھتے

کیا جائے وہاں بہر حال خاتمی انتظامات تو ہونے چاہیں۔ ” صدر نے کہا۔

” جناب۔ یہ خاتمی انتظامات وائس برادر آسانی سے کر سکتی ہے۔ دوسری بات یہ کہ پاکیشی سینکڑت سروس والے یہ سمجھ رہے ہوں گے کہ وائس برادر کو قائم کر دیا گیا ہے اور تیسری بات یہ کہ انہیں وائس برادر کے ہینڈ گوارڈ کے ہارے میں معلوم نہیں ہوا کہ اس لئے وہ وائس برادر کی وجہ سے اصل جگہ کے ہارے میں معلوم نہیں کر سکتی ہے۔ ” پرائم فخر نے کہا۔

” لیکن اس کی چیف اور خاص سبز توبلاک کر دیئے گئے ہیں۔ پھر ”۔ صدر نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

” سر۔ یکٹھہ چیف مایا دیوبی چنگی ہے اور میں نے اس کی فائل سمجھی ہے۔ وہ شائری سے بھی زیادہ ذیں اور تربیت باافت ہے۔ یہ وہ مایا دیوبی ہے سر جس نے دھارو میں ان لوگوں کو ترینی کیا اور پھر ان کی جیپ پر سیلانٹ کاٹر لگایا اور یہ وہی مایا دیوبی ہے سر جس نے ان کے پیچے دھارو کے غلتان پہنچ کر چیف شائری کو ان کی نشادی کی تھی اس لئے میں نے اسے وائس برادر کی چیف نہ دیا ہے۔ ” پرائم فخر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

” آپ کی یہ بات میرے ذہن میں چک ٹھی ہے کہ یہ لوگ چیف شاگل کی موجودگی کی وجہ سے اصل پاٹ معلوم کر لیں گے۔ ٹھیک ہے۔ میں شاگل اور اس کے گروپ کو فوری واپس کال کرو۔ ”

” رہے کہ یہ لوگ صراحتی میں ہیں اور بعد میں انہوں نے یہ کارروائی کر ذاتی۔ ” پرائم فخر نے کہا۔

” لیکن جب انہیں یہ معلوم ہوا ہو گا کہ لیبارٹری خالی ہے تو ان کا رد عمل کیا ہو گا۔ ” صدر نے قدرتے پریشان سے سمجھ میں کہا۔

” سر۔ آپ نے واقعی بے پناہ ٹکنیکی کا ثبوت دیا ہے ورنہ تو یہ لوگ اپنا مشتمل کر لیتے اور اصل بات کا علم چونکہ صرف آپ کو ہے یا اب سمجھے ہے اس لئے انہیں تو اس بات کا کسی صورت علم نہیں ہو سکتا۔ البتہ ایک بات انکی ہے جس کی وجہ سے انہیں اصل بات کا علم ہو جائے تو کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ ” پرائم فخر نے کہا۔

” کیا۔ ” صدر نے چونکہ کچھ پوچھا۔

” جناب۔ پاکیشی سینکڑت سروس اور کافرستان سینکڑت سروس کے درمیان بے شمار پار مقابله ہو چکا ہے اس لئے پاکیشی سینکڑت سروس کافرستانی سینکڑت سروس کے ہارے میں بہت کچھ جاتی ہے۔ جب انہیں وارٹلی صراحتی میں لیبارٹری خالی ملی ہو گی تو لازماً انہوں نے دار الحکومت میں کافرستانی سینکڑت سروس کے بینہ کا اور میں معلوم کر رہے کہ چیف شاگل کہاں ہے اور یہی میں معلوم ہو گا کہ چیف شاگل اپنے گروپ کے ساتھ رچنا تک چھوڑ دیتے ہوئے تو وہ فوراً سمجھ جائیں گے کہ اصل مشتمل وہاں تکنل ہو رہا ہے اور وہ وہاں کارخانے کر لیں گے۔ ” پرائم فخر نے لصھل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

” اواہ۔ آپ کا تحریک یہ بے حد داشتناز اور درست ہے لیکن اب

ہوں۔ آپ مایا دیوی اور اس کے گروپ کو وہاں بھجوادیں۔ جب انہیں اصل سپاٹ کامیٹ ہی نہ ہو سکے گا تو ان لوگوں کے وہاں پہنچنے کا سوال علی ہیدا انہیں ہوتا اور اسی میں ہماری کامیابی ہے۔..... صدر نے کہا۔

"لیں سر۔ آپ شاگل صاحب کو فوری وابس کال کر لیں اور انہیں تخت سے نکھ کر دیں کہ وہ کسی کو بھی رچنا گر کے بارے میں نہ بتائیں"..... پرائم فائز نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ایسا ہی ہو گا"..... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابط فلم ہو گیا تو انہوں نے رسید رکھ کر الٹیناں بھرے انداز میں ایک طویل سانس لیا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس وقت دھارو کے ایک ہوٹل کے کرے میں موجود تھا۔ وہ ابھی تھوڑی دری پہلے صراحتے وابس کے ساتھیوں میں موجود تھا۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت صراحتے درہیان موجود تھے۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت صراحتے درہیان موجود پہاڑی کے اندر لیہاڑی میں پہنچ گئی تو لیہاڑی خالی پڑی تھی۔ وہاں مشینزی تو موجود تھی لیکن وہاں کوئی آدمی موجود نہ تھا اور لیہاڑی کی اندروفنی حالت بتا رہی تھی کہ اسے طویل عرصے سے استعمال نہیں کیا گیا۔ عمران سمجھ گیا کہ انہیں نہایت خوبصورتی سے ڈاچ دیا گیا ہے۔ ہائیکر نے جو اطلاع دی تھی وہ درست تھی اور اصل مشن یہاں کی بجائے رچنا گر میں کھل ہو رہا تھا۔ عمران نے پرستیگا ڈاکامٹ وہاں لیہاڑی میں فحش کر دیا اور پھر صراحتے باہر آ کر انہوں نے جیپ کا رخ دھارو کی طرف موڑ دیا۔ پھر نکلے وہ دھارو سے ہی وہاں پہنچ گئے تھے اس نے انہیں معلوم تھا

کہ دھارو کرنے قابل پر ہے۔ دھارو کے قریب پہنچ کر عمران نے ایک سائینڈ پر جیپ روکی اور جیپ سے ڈاکامٹ کا ذی چار جگہ کال کر اسے آن کر دیا۔ اسے معلوم تھا کہ صراحت درمیان میں موجود پہاڑی میں تی ہوئی لمبارڑی تو کیا اس قدر طاقتور ڈاکامٹ سے پوری پہاڑی ہی ہوا میں بھر گئی ہوگی۔ عمران نے ایسا اس لئے کیا تھا کہ ان دھماکوں کی آوازیں پہاڑیوں کے پیچے ایک ٹپات تک لازم پہنچتیں اور ہو سکتا ہے کہ وہاں سے چینگ کے لئے ہلکی کا پڑ پیجے چاہیں اور ان کی جیپ اس خالی اور ویران علاقے میں محفوظ رکھتی ہی اس لئے اس نے دھارو کے قریب پہنچ کر یہ کارروائی کی تھی اور اس کے بعد وہاں ہوٹل میں پہنچ گئے تھے۔

”عمران صاحب۔ کیا اب ہمیں رضا گر جانا ہو گا؟“ صالتے نے کہا۔

”وہاں ٹائیگر، جوزف اور جوانا گئے ہوں گے۔ پہلے ان کے بارے میں معلوم کرنا ہو گا۔“..... عمران نے کہا۔

”انہوں نے کیا کیا ہو گا؟“..... تھویر نے منہ ڈالنے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ ٹائیگر بے حد ہوشیار اور سمجھدار ہے۔“..... صحد نے کہا جبکہ عمران نے جیپ سے ایک لائلرینچ ٹرانسیمیٹر کالا اور اس پر فریکنی ایڈجسٹ کر کے اس نے بازار بار کال دینا شروع کر دی۔

لیکن جب مسلسل کوشش کے وجود کال رسیدہ کی گئی تو عمران کے چہرے پر پریشانی کے عربات ابھر آئے۔

”سی مطلب۔ یہ کال رسیدوں نہیں کر رہا۔“..... عمران نے ٹرانسیمیٹر کاٹ کرتے ہوئے کہا۔

”ہو سکتا ہے کہ وہ ایک پچھلی بیسی ہوں کہ کال رسید کر سکتے ہوں۔“..... جویا نے کہا۔

”اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جیسی ختم کر دیا گیا ہو۔“..... تھویر نے مذہب ناتے ہوئے کہا تو عمران کا چہرہ سرخ پڑ گیا۔

”تھویر، تھویر کچھ کر بات کیا کردا۔“..... جویا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”میں نے کون سی غلط بات کی ہے۔ وہ ہماری طرح تربیت یافت ہوئیں ہیں اس لئے پکھ بھی ہو سکتا ہے۔ وہاں لاحالہ کافرستانی سیکرٹ سروس موجود ہو گی اور کافرستانی سیکرٹ سروس کے مقابل اب ناٹیگر، جوزف اور جوانا تو کھڑے نہیں ہو سکتے۔“..... تھویر نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ وہاں پیغماں شاگل موجود ہو گا۔“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسیمیٹر پر ایک بار پھر فریکنی ایڈجسٹ کا شروع کر دی۔

”پیلو۔ پیلو۔ چیف آف واہٹ برڈز شاٹری کاٹ۔ اور اے۔“..... عمران نے شاٹری کی آواز اور لہجے میں کال دیتے ہوئے کہا۔

”یہیں۔ چیف آف کافرستانی سیکرٹ سروس شاگل انڈا گک یہ۔ تم زندہ ہو۔ کیا مطلب۔ صدر صاحب نے تو بتایا تھا کہ جسمیں اور

چھوٹا سا فرنسیس ہے۔ میں نے ہوش میں آنے کے بعد اپنا لباس
محکومیاً تو پہلی گلیا۔ اور“..... عمران نے جواب دیا۔

”تم کس ہپتال میں ہو۔ اور“..... شاگل نے پوچھا۔

”میں تباہ دوں گی۔ تم مجھے پہلے چھوٹا کہ صورت حال کیا ہے۔
وارنگل صحرائی میں کیا ہوا ہے۔ کیا پاکستانی سکرت سروس ڈم ہو چکی ہے
یا نہیں۔ اور“..... عمران نے کہا۔

”پاکستانی سکرت سروس کے ہارے میں حتیٰ خود پر اطلاع مل
چکی ہے کہ وہ صحرائی میں ہلاک ہو چکی ہے۔ اور“..... شاگل نے
جواب دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ اب رضا گھر والی یہ بارزی محفوظ ہے۔
گذشتہ۔ اور“..... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ تھیں کیسے اس بات کا علم ہوا۔ اور“..... شاگل نے
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”آپ کہاں موجود ہیں ؟ اکہ معلوم ہو سکے کہ آپ کو
موجودہ حالات میں کیا بتایا جا سکتا ہے اور کیا نہیں۔ اور“..... عمران
نے کہا۔

”میں اس وقت رضا گھر پہاڑی پر موجود ہوں۔ اور“..... شاگل
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ پھر تو آپ خطرے میں ہیں کیونکہ مجھے اطلاع ملی ہے
کہ پاکستانی سکرت سروس کا دوسرا گروپ جو تم ان فراؤ پر چلتی ہے رضا

تمہارے ساتھیوں کو پاکستانی ایجنسیوں نے وارنگل صحرائی میں ہلاک کر
دیا ہے اور اب تمہاری نمبر نو مایا دیوبھی کو واکٹ برڈز کا چیف ہادا
گیا ہے۔ اور“..... دوسری طرف سے شاگل کی حیرت بھری آزاد
سنائی دی تو عمران بے اختیار چونکہ پڑا۔

”میں زندہ چیز گئی ہوں کیونکہ میں نے اپنے سیک اپ میں
اپنے گروپ کی ایک لڑکی کو دہاں رکھا ہوا تھا۔ میں خود دھاروں میں
تھی۔ پھر اپاٹک ایک روڑا یکشینہٹ میں شدید رُثی ہو کر بے ہوش
ہو گئی تھی اور پھر مجھے ہوش آیا تو میں وارنگل حکومت کے ایک ہپتال
میں موجود ہوں۔ میں ابھی چل پھر نہیں سکتی۔ میں نے اپنے
ہیئت کوارٹر بات کی تو دہاں سے پہ چلا کہ مجھے سرکاری خود پر ہلاک
قرار دے دیا گیا ہے اور میا دیوبھی چیف بن گئی ہے۔ میراث
انہیں ہپتال کے ہارے میں نہیں بتایا درست مجھے معلوم ہے کہ میا
دیوبھی بے حد گینہ پر در حیرت ہے اس لئے وہ مجھے اس مات میں
خاموشی سے ہلاک کر دے گی تاکہ وہ چیف نہیں رہے۔ میں نے
تھیں اس لئے کال کیا ہے کہ تم میری مدد کرو۔ اور“..... عمران
نے ایک کہانی بھاتے ہوئے کہا۔

”ہپتال میں تمہارے پاس فرانسیس کہاں سے آ گیا۔
اور“..... شاگل نے کہا تو عمران کے چہرے پر اس کے لئے تھیں
آمیز ناٹرات امر آئے۔

”فرانسیسی ہمارے لباس کی خیریہ جیب میں تھا۔ یہ جدید ساخت کا

مگر گیا ہوا ہے۔ اور ”..... عمران نے شاتری کی آواز اور بچے میں کہا۔

”ہاں۔ مجھے اطلاع مل چکی ہے اور میرے آدمی انہیں اڑکاٹ میں بے ہوش کر کے بیہاں میرے بیچ میں لارہے ہیں اس لئے تم انہیں ہلاک ہی سمجھو کر نکلے میں نے انہیں ہوش میں لائے بغیر گولیوں سے اڑا دیا ہے۔ اور ”..... شاگل نے بڑے فریبے لمحے میں کہا۔

”اگر تم نے انہیں ہلاک ہی کرنا تھا تو یہ کام دیں اڑکاٹ میں بھی ہو سکتا تھا۔ اور ”..... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ ایسا ہو سکتا تھا لیکن اس طرح پاکیشیائی سیکرت سروس کے چیف کو اطلاع مل جاتی اور وہ کوئی درہ اگر دپ بیہاں سمجھو سکتا تھا جبکہ اب وہ اچاکٹ غائب ہو جائیں گے اور بس۔ اور ”..... شاگل نے کہا۔

”ہو سکتا ہے کہ انہیں معلوم ہو کہ درہ اگر دپ میں پڑا ہے یا ہے۔ اور ”..... عمران نے کہا۔

”سوری۔ مجھے مشورہ مت دو۔ میں جو چاہیوں کا وہی ہو گا۔ تم اپنی بات کرو۔ کہاں سے بول رہی ہیں اور ”..... شاگل نے یکفت فیصلے لے چکی میں کہا۔

”مگر میری طرف بھی بھی سوری۔ اور ایڈٹ آل۔“..... عمران نے ہخت لمحے میں کہا اور فرمایہ آف کر دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ ہاتھی، جوزف اور جوانا تینوں شدید خطرے میں ہیں۔“..... صدر نے پریشان سے لمحے تھیں کہا۔

”الله تعالیٰ اپنی رحمت کرے گا۔ ہاتھی، جوزف اور جوانا کی سوت کا وقت اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہے تو اسے کوئی نہیں روک سکتا اور اگر نہیں تو کوئی انہیں مار نہیں سکتا۔ دیے ہی بھی مجھے یقین ہے کہ ہاتھی آسمانی سے مار کھانے والوں میں سے نہیں ہے بلکہ یہ فوری طور پر رضا گر پہنچا ہو گا۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”مہماں۔ اب یہ ضروری ہو گیا ہے بلکہ اس کے لئے ہمیں خاصاً خوبی سفر کرنا ہو گا۔“..... صدر نے کہا۔

”ہمیں بیہاں سے پہلے دارالحکومت پہنچا ہو گا۔ پھر دہاں سے دیکھیں گے کہ قریب ترین ایئر پورٹ کہاں ہے۔ دہاں سے پھر آگے جس طرح بھی جانا پڑا جانا تو بہر حال ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ آپ کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نہیں ہیں جبکہ شاگل کی بات سن کر میرا دل ڈوبا جا رہا ہے۔ بہر حال وہ ہمارے ساتھی ہیں۔“..... صاحدانے کہا۔

”جب آدمی اللہ تعالیٰ کی رضا میں راضی ہو جائے تو کوئی پریشانی یا نعم اس کے قریب نہیں آ سکتا۔ ایک فلاںتر نے تم کے بارے میں کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور بندے کی خواہش کے

دریان جو فاصلہ ہوتا ہے وہی فم کہلاتا ہے۔ یہ فاصلہ بھتازیاہ ہو گم اتنا ہی بڑا ہو گا اور اگر یہ فاصلہ نہ ہوتا پھر فم نہیں ہو گا۔ ” عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”آپ واقعی بڑے دل گروے کے مالک ہیں عمران صاحب۔“
صالوٹ نے ہے اختیار ایک طویل سائنس لیتے ہوئے کہا۔ باقی سب
خاموش یعنی ہوئے تھے لیکن خوبی سمیت سب کے پیروں پر ہمہ حال
پریشانی کے ہڑات نہیاں تھے۔

شاگل روگا پیہاڑی پر گائے گئے اپنے کپ میں موجود قیم
ساختے موجود فون کی گھنٹی نج اُنھی تو اس نے ہاتھ بڑھا کر رسیدہ انہیں
لیا۔

”لیں۔ شاگل چیف آف کافستان سینکڑ سروس بول رہا
ہوں۔“..... شاگل نے اپنے مخصوص لیجے میں کہا۔

”فلری سینکڑی تو پرینیڈنٹ بول رہا ہوں۔ پرینیڈنٹ صاحب
سے بات کیجیے۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل ہے اختیار
چوکچ پڑا۔

”لیں سر۔ شاگل بول رہا ہوں سر۔“..... شاگل نے لکھ کی بھلی
کی آواز سننے ہی مدد باند لیجے میں کہا۔

”چیف شاگل۔ آپ اپنے ساتھیوں سمیت فوری طور پر ایک
منٹ ضائع کے بغیر وہاں سے واپس دار الحکومت آ جائیں۔ اس از

ہلی آرڈر۔۔۔ صدر کی سخت آواز سنائی دی تو شاگل بے اختیار اچھل چڑا۔

"وہ۔۔۔ وہ کیوں سر۔۔۔ مم۔۔۔ مم۔۔۔" میرا مطلب ہے اس فوری آرڈر کی وجہ سر۔۔۔ شاگل نے بری طرح ہوٹکلائے ہوئے لبجھ میں کہا۔

"تااب آپ آس قابل ہو گئے ہیں کہ ملک کے صدر کے سامنے کیوں اور کیسے کے لفاظ استعمال کریں۔۔۔ کیا آپ کو علم نہیں ہے کہ ایسا کہنا قانون کے خلاف ہے اور آپ کا ان لفاظ کی یاد پر کوئت مارش بھی ہو سکتا ہے۔۔۔" صدر نے انجامی سخت لبجھ میں کہا۔

"سوری سر۔۔۔ دراصل میں یہ بات بھجنہں سکا تھا اس نے بھرے مند سے یہ لفاظ لکل گئے سر۔۔۔ آئیں ایم دیری سوری سر۔۔۔ میں معافی مانگتا ہوں سر۔۔۔" شاگل نے منٹاتے ہوئے لبجھ میں کہا۔

"آپ آئندہ مقاطر رہیں گے۔۔۔ اٹ از لاسٹ وارنگ۔۔۔" صدر نے اسی طرح غصیلے لبجھ میں کہا۔

"لیں سر۔۔۔ حکم کی قبول ہو گی سر۔۔۔" شاگل نے مردہ سے لبجھ میں کہا۔

"اب آپ کو وجہ بھی بتا دی جائے تو بہتر ہو گا۔۔۔ وارنکل صحراء میں ہمارا خیال تھا کہ پاکستانی سکرت سروس ہلاک ہو جگی ہے لیکن ابھی ابھی اطلاع میں ہے کہ اس یہاڑی کو اس پہاڑی سمیت چاہ کر دیا گیا ہے۔۔۔ ان کا مطلب ہے کہ وہ لوگ ہلاک نہیں ہوئے اور

انہیں چونکہ کسی صورت پر علم نہیں ہو سکتا کہ اصل مخفوک کیا ہے اس لئے ہم مطمئن تھے لیکن پھر ہمیں خیال آئی کہ انہیوں نے معلوم کر لیا کہ آپ یہاں تکلی ہو جوں ہیں تو لا جعل دو لوگ تجھے جائیں گے کہ اصل مشن یہاں تکلی ہو رہا ہے اس نے یہاڑی کو خفیہ ریخنے کے لئے آپ کی فوری طلبی ضروری ہے۔۔۔" صدر نے اس بار وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"لیں سر۔۔۔ فریک ہے سر۔۔۔ لیکن یہاں خلفی انتظامات بھی ضروری ہیں سر۔۔۔" شاگل نے کہا۔

"یہ سوچنا ہمارا کام ہے آپ کا نہیں۔۔۔ آپ کو حکم دیا گیا ہے آپ اس پر عمل کریں۔۔۔ آپ کے پاس نیلی کاٹر ہے۔۔۔" صدر نے سخت لبجھ میں کہا۔

"لیں سر۔۔۔" شاگل نے جواب دیا۔

"آپ کا نیلی کا پیڑ وہاں سے واپس دار الحکومت کئے وقت میں پہنچ سکتا ہے۔۔۔" صدر نے کہا۔

"جواب۔۔۔ چار گھنٹے تو لا زنا لگ جائیں گے۔۔۔" شاگل نے جواب دیا۔

"اس قدر ست رفتار ہے آپ کا نیلی کا پیڑ۔۔۔" صدر کے لبجھ میں یکخت حصہ اجھر آیا۔

"سر۔۔۔ فاصلہ کافی زیادہ ہے۔۔۔" شاگل نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”کہاں ہیں پا کیشائی ابجت۔ کتنی تعداد ہے ان کی اور تم نے انہیں کیسے فریں کیا ہے۔۔۔ شاگل نے جمل سوالات کرتے ہوئے کہا۔

”جواب۔ یہ دو جھنچی اور ایک حصائی آدمی ہے۔ میں یہاں اترکاش کے ہوٹل گردے میں موجود تھا کہ میں نے ان تینوں کو راہداری سے گزر کر کے میں جاتے ہوئے دیکھا تو میں چونکہ پڑا کیونکہ ان میں سے جو مقامی آدمی ہے اس کا انداز بے حد پچ کتاب تھا جیسے اپنے کی محنتی کا قدر ہو۔ عام آدمی اس انداز میں چونکا نہیں ہوا کرتا اس لئے مجھے ان پر نیک ہوا تو میں نے معلومات ماحصل کیں تو پہلے چلا کر یہ آج ہی یہاں پہنچے ہیں۔ دیے تو ان کے لئے مل جدہ ملیجھہ کر کے بک ہیں لیکن یہ تینوں ایک ہی کرے میں موجود ہیں۔ جب میں نے ایک دیگر کے ذریعے اس کرے میں تحری شمار ایکس ڈکٹا فون پہنچا دیا۔ یہاں کے دیگر تھوڑی سی رقم پر ہی خوش ہو کر ایسا کام کر دیتے ہیں۔ ساتھ والا کرہ خالی تھا اس لئے میں وہاں پہنچ گیا اور پھر میں نے ان کے درمیان ہونے والی باتیں سنی۔ اس مقامی کا نام ڈیگر ہے جبکہ ایک جیشی کا نام جوزف اور دوسرا کے نام جوانا ہے۔ جواب یہ یہاں لیبارٹری کو جاہ کرنے آئے ہیں۔ چونکہ مجھے خدا شناخت یہ فوراً ہی یہاں سے نکل نہ جائیں اس لئے میں نے دیگر کے ذریعے ان کے کرے میں ہوگ ہای پے ہوش کر دینے والی ایکس فائر کرادی۔ جب یہ بے ہوش ہو

”نمیک ہے۔ میں چار گھنٹے بعد آپ سے دار الحکومت آپ کے ہیڈ کوارٹر پر رابطہ کروں گا۔ اگر آپ وہاں شپنچے تو آپ کا یقینی طور پر ملک کے صدر کے حکم کی خلاف ورزی پر کوئٹہ مارٹل ہو جائے گا۔۔۔ صدر نے اجنبی سخت لیجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ قائم ہو گیا۔

”یہ صدر صاحب کو کیا ہو گیا ہے۔ یقیناً پر اتم فخر نے میرے خلاف ان کے کام بھرے ہوں گے۔۔۔ شاگل نے بڑھاتے ہوئے کہا۔ اب وہ دل میں اپنے آپ کو شاہنشاہ دے رہا تھا کہ اس نے جان بوجھ کر تین گھنٹوں کے سڑکو پار گھنٹوں کا کہر دیا تھا۔ اس وجہ سے اسے یہاں پہنچ کر مزید کچھ سوچنے کی مہلت مل گئی تھی لیکن اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ سوچتا اچاک پاس پڑے ہوئے فون کی تھنٹی بج آئی تو شاگل نے ہاتھ بڑھا کر رسور اخراج لایا۔

”لیں۔۔۔ شاگل نے سخت اور نیک لیجے میں کہا۔

”جواب۔ اترکاش سے مادھو کی کال ہے جواب۔ اس کا کہنا ہے کہ اس نے اترکاش میں پا کیشائی ایکس ڈکٹا فون کو چیک کر لیا ہے۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔

”پا کیشائی ابجت اور اترکاش میں۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے۔۔۔ شاگل نے تیز تیز لیجے میں کہا۔

”تیلوسر۔ میں مادھو بہن رہا ہوں سر۔۔۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک موڈپیٹ آواز سنائی وی۔

کہا۔

"تم بیپ پر درہ کلپا کے شمال میں ابھی بھتی دیر میں پہنچا سکتے ہو۔..... شاگل نے کچھ دری سوچنے کے بعد کہا۔

"سر۔ ایک گھنٹہ تو لگ چکا جائے گا۔..... مادھونے جواب دیا۔

"میں یہاں سے بیٹل کا پڑھ بھجو رہتا ہو۔ تم انہیں وہاں پہنچا دو۔
بیرا بیتل کا پڑھ انہیں پڑ کر لے گا۔..... شاگل نے کہا۔

"لیکن سر۔ اپنے بیتل کا پڑھ یہاں از کاش بھجو دیں تو یہ کام
بہت جلد ہو جائے گا۔..... مادھونے کہا۔

"خشن۔ ان کے ساتھی لا زماں وہاں موجود ہوں گے اور وہ بیتل
کا پڑھ دیکھ کر ساری بات سمجھ جائیں گے۔ تم انہیں درہ کلپا کے شمال
میں پہاڑی درے میں پہنچا دو اور سنو۔ جتنی جلدی ممکن ہو سکے
وہاں پہنچو۔..... شاگل نے چیختے ہوئے کہا۔

"لیں سر۔ میں ابھی روشن ہو جاتا ہوں گھرال سمیت۔" دوسرا

طرف سے بھے ہوئے لٹکھ میں کہا گیا۔

"اوکے۔ جتنی جلدی ممکن ہو سکے پہنچو۔..... شاگل نے کہا اور
کریمل دہا کر اس نے ٹون آنے پر کریمل کو دوبارہ پرلس کر کے
چھوڑ دیا۔

"لیں سر۔" دوسرا طرف سے اس کے ساتھی کی مدد باند آواز
ٹائی دی۔

"ویر ٹکو کو میرے پاس بھجو۔ ابھی اسی وقت۔"..... شاگل نے

گئے تو میں نے اس دیوار کی مدد سے انہیں عقیقی راستے سے ہوٹل سے
باہر نکلا اور اپنی گورنمنٹ بیپ کے عقیقی حصے میں ڈال کر اپنے ساتھی
گھرال کو ان کی گھرانی پر لگا دیا ہے اور میں آپ کو کال کر رہا
ہوں۔ اب آپ مجھے حکم دیں۔"..... مادھو نے تفصیل بتاتے ہوئے
کہا۔

"یہ تینوں کہاں ہیں اس وقت۔"..... شاگل نے پوچھا۔

"از کاش میں ہیں۔ اگر آپ کہیں تو ہم انہیں از کاش سے
باہر نکال کر گولیوں سے ہلاک کر کے ان کی لائیں جگل میں پچک
دیں یا پھر مجھے آپ حکم دیں۔ ویسے یہاں میں نے اس لئے انہیں
 بلاک نہیں کیا کہ یہاں خواہ خواہ سائل کھڑے ہو سکتے ہیں۔" مادھو
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم نے خود اپنے کانوں سے ان کے نام سے تھا۔"
شاگل نے ہوت چاتے ہوئے کہا۔

"لیں سر۔" مادھو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ تینوں تو کرٹھاں میں ہلاک ہو چکے ہیں۔ پھر یہ زندہ
کیسے ہو گئے اور نہ صرف زندہ ہو گئے بلکہ یہاں بھی بھیج گئے۔
یہاں کے بارے میں انہیں کس نے بتایا ہے۔"..... شاگل نے جرت
بھرے لٹکھ میں کہا۔

"یہ تو زندہ ہیں جناب اور یہ سب تو ان سے ہی معلوم ہو سکتا
ہے جناب کے یہ کسے زندہ ربے اور کیسے یہاں پہنچے۔"..... مادھو نے

چیختے ہوئے کہا اور رسید رکھ دیا۔ تھوڑی دری بعد ایک لبے قد اور
ورزشی جسم کا نوجوان بکپ میں داخل ہوا۔
”یہ شاگل کے نیلی کاپڑ کا پاکٹ تھا۔ اس نے مودبان انداز
میں سلام کیا۔

”جنہوں...“ شاگل نے لٹک لجھے میں کہا تو دھیر علّقہ سیز کی
دوسری طرف موجود کری پڑے مودبان انداز میں بیٹھ گیا۔
”تم نیلی کاپڑ کو انجائی پینڈ سے چلاتے ہوئے بیباں سے
دارالحکومت کتنی دری میں پتھی کتے ہو۔ میں نے فل پینڈ کہا ہے۔“
شاگل نے آگئے کی طرف بھیختے ہوئے کہا۔

”سر۔ ارجمندی کھنچ میں...“ دھیر علّقہ نے جواب دیا۔
”کیا تمہیں بیتھن ہے شاگل نے طوبی سانس لیتے ہوئے کہا۔
”لیں سر...“ دھیر علّقہ نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ میرے بیٹھ نیلی کاپڑ کو ہر لحاظ سے اونکے کرو
اور دوسرے نیلی کاپڑ کے پاکٹ کرم داس کو میرے پاس بیٹھو۔“
شاگل نے کہا۔

”لیں سر۔ کیا میں نے دارالحکومت جا، جا۔“ دھیر علّقہ نے
اشتھے ہوئے کہا۔

”ہاں اور ہر صورت میں ارجمندی کھنچ میں بیٹھنا ہے۔“ شاگل
نے کہا۔

”لیں سر...“ دھیر علّقہ نے سلام کرتے ہوئے کہا اور دایں مژ

کہا۔

”اور سنو۔“ شاگل نے چونک کر کہا۔

”لیں سر...“ دھیر علّقہ نے مرتے ہوئے کہا۔

”کیپھن ساتھی رام کو بھی سیرے پاس بھجو دو۔ ابھی اسی

وقت...“ شاگل نے کہا۔

”لیں سر...“ دھیر علّقہ نے کہا اور دوبارہ سلام کر کے وہ واپس

مرکر باہر چلا گیا۔ تھوڑی دری بعد دو آدمی اندر داخل ہوئے۔ ان

میں سے یہیں کیپھن ساتھی رام تھا جبکہ دوسرا نیلی کاپڑ پاکٹ کرم

واس تھا۔ دونوں نے شاگل کو مودبان انداز میں سلام کیا۔

”بیٹھو ساتھی رام...“ شاگل نے کہا تو کیپھن ساتھی رام کری پر

بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھنے کا انداز موددان تھا۔

”کرم داس...“ شاگل نے پاکٹ کرم داس کو خاطب کر کے

کہا۔

”لیں سر...“ کرم داس نے انجائی موددان لجھے میں کہا۔

”اپنے نیلی کاپڑ کو درہ پکارے غال میں کسی اوپری جگہ پر بیٹھ کر

اتا رہو۔ اتر کاٹ سے ماہو اپنے ساتھی گھر وال کے ساتھ تھا میں ہے

ہوش آدمی کو جیپ میں لے کر دیاں بیٹھ رہا ہے۔ تم ان بیٹھوں کو

اپنے نیلی کاپڑ میں وال کر بیباں لے آتا ہے اور پھر بے ہوش کے

عالم میں یہ انہیں میرے بیٹھ نیلی کاپڑ میں منتقل کر دیتا ہے۔“

شاگل نے کہا۔

"لیں سر"..... کرم داں نے جواب دیا۔

"جاو"..... شاگل نے کہا تو کرم داں سلام کر کے واپس چلا گیا۔

"کمپنی سانچی رام صدر صاحب نے ہماری فوری واپسی کا حکم دیا ہے اس لئے ہم نے اب بیان سے روشنہ ہونا ہے۔ تم تمام مشیری آف کردو اور سامان وغیرہ سمیت لو اور میرے جانے کے بعد دوسرے نیلی کاپڑ پر تم نے تمام ضروری سامان اور اسلحہ وغیرہ اترکاش پہنچانا ہے اور ہمدرد بیان سے یہ سامان اور اسلحہ مجھوں پر دارالحکومت بھجو دینا ہے جبکہ تم دوسرے نیلی کاپڑ پر دارالحکومت پہنچ جاؤ گے"..... شاگل نے کہا۔

"واہسی سر۔ مگرر"..... کمپنی سانچی رام نے چوک کر اور انتہائی حرمت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہی سوال میں نے صدر صاحب سے کیا تھا اور صدر صاحب کو اس قدر خصدا آیا کہ وہ میرا کوت بارشل کرنے لگے تھے۔ آرڈر از آرڈر۔ ناتم نے"..... شاگل نے غصیل لہجے میں کہا۔

"لیں سر"..... کمپنی سانچی رام نے کہا۔

"جاو" اور واہسی کی تیاری کروئی۔ میں ان تینوں بے ہوش افراد کو اپنے نیلی کاپڑ میں ڈال کر دارالحکومت لے جاؤں گا"..... شاگل نے کہا تو کمپنی سانچی رام اپنا اور سلام کر کے واپس مزید گیا۔

"نائنس۔ کسی کو بھجو نہیں آتا کہ آرڈر از آرڈر"..... شاگل نے

بڑھاتے ہوئے کہا۔ اب اسے کرم داں کی واپسی کا منتظر تھا۔
ویسے اپنے پاٹک سے یہ سن کر کہ وہ ازھاری گھنکے میں دارالحکومت
پہنچ سکتا ہے وہ خاصاً مطمئن ہو گی تھا۔ وہ ان تینوں پاکیشیانی
ایجنسیوں کو اس نے ساتھ لے جانے چاہتا تھا تاکہ ہیڈکوارٹر میں
اہمیان سے ان سے پوچھ چکر سکے یہ لوگ کرخانے میں کیسے نئی
گئے اور پھر بیان دے سکتے۔ اس کے بعد وہ صدر صاحب سے
اس انداز میں بات کرے گا کہ وہ اسے واہسی بیان بھجوانے پر مجبور
ہو جائیں گے۔ اس طرح اس کی اہمیت مزید بڑھ جائے گی۔

”ہم کتنی دیر میں بیل کا پڑھک بھی جائیں گے۔“ ساینڈ سیٹ
پر بیٹھے ہوئے آدی نے ایک بار پھر پوچھا۔
”آدھے گھنٹے میں۔“..... ذرا سمجھ رے جواب دیا تو نائلر بے
اختیار چوک پڑا۔ اس کے وہیں میں وہا ایک خیال آیا کہ اگر وہ
اس بیل کا پڑھ پوچھے تو آسانی سے شاگل اور اس کے
کمپیوں اور ایمی ایم اف گھوں کے کیپ کو جاد کر کے لیبارڈی
بھک بھی سکتا۔ پھر اس نے فوری طور پر انگلیاں موزیں اور
چند لمحوں میں اس کی کالجیں میں موجود ہھکڑی بیلی سی کلک کی آواز
کے ساتھ حل گئی۔ نائلر کو دہان پڑے وہ بڑے بڑے تھیں بھی نظر
تھے تھے۔ یہ ان کے تھیں تھے جنہیں شاید ان کے ساتھ ہی
کمرے سے اخیالیاً گیا تھا۔ ان میں اسلے کے ساتھ ساتھ ہے ہوش
کر دینے والی گیس کے پبلر بھی موجود تھے۔ نائلر نے ہھکڑی کو
اپنے کوت کی جب میں ڈال لیا تاکہ اس کے جب کے فرش سے
نکرانے کی آواز ذرا سمجھ اور اس کے ساتھی بھک نہ بھیج سکے۔ اس
کے ساتھ ہی اس نے آہنہ آہنے تھیں کی طرف کھلکھل شروع کر دیا
جو اس کے قریب ہی پڑا تھا اور پھر تھوڑی سی کوشش کے بعد اس کا
ہاتھ تھیں بھیج گیا۔ اس نے تھیں کامن کھولا اور ہاتھ اندر ڈال
دیا۔ چند لمحوں بھک مٹلے کے بعد اس نے تھیں مٹل خلاش کر لیا۔
اس نے ہاتھ ہاہر کھیچا اور دوسرے ہی لمحے تھیں پھل اس کی جب
میں بھیچا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اس میں میگرین موجود ہے۔ اس

جب خاتمی تجزیہ رفتاری سے آگے بڑھی جا رہی تھی۔ وہ لوگ
نائلر اور اس کے ساتھیوں کی طرف سے اس حد تک مطمئن تھے کہ
انہوں نے ایک بار بھی مزکر بیچے نہیں دیکھا تھا لانک جب کے
اندر لگے ہوئے بیک مر میں وہ انہیں نظر بھی نہیں آ رہے تھے
کیونکہ وہ جب کے فرش پر پڑے ہوئے تھے۔

”چیف انگل اتر کاش سے بھی تو بیل کا پڑھ میں ملکوں کا تھا۔“
اپانک جب کی ساینڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے آدی نے ذرا سمجھ رے سے
مقابلہ ہو کر کہا۔

”میں نے کہا تھا لیکن جنہیں معلم تو ہے کہ چیف شاگل اپنی
مرضی کا ماں ہے۔ بہر حال میں اس کے حرم کی تھیل کرنی
ہے۔“..... ذرا سمجھ رے جواب دیجے ہوئے کہا اور نائلر بھک گیا کہ یہ
شاگل کے آدی ہیں اور انہیں شاگل کی طرف لے جا رہے ہیں۔

کیونکہ نائیگر نے خصوصی طور پر ان کے سینوں پر فائر کھولنا تاکہ
گولیاں کھا کر وہ زیادہ در تراپ بھی شکست جب وہ تنہیں
ساخت ہو گئے تو نائیگر دوڑتا ہوا بیل کا پھر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔
اسے خدشہ تھا کہ کہیں بیل کا پھر میں کوئی آدمی نہ ہو لیکن بیل کا پھر
خالی تھا۔ اربو گرد بھی کوئی آدمی نہیں تھا۔

نائیگر تجزیہ سے ان دونوں کی طرف بڑھا جو انہیں جیپ میں
یہاں لے کر آئے تھے۔ اس نے جبکہ پاری باری ان دونوں کی
خلافی لمحیں شروع کر دی اور پھر ایک آدمی کی جیب سے اٹھنی گیس
کی شیشی برآمد ہو گئی تو نائیگر کا چہرہ یہ لمحت کھل اخبار۔ شیشی لے کر وہ
جیپ کے عقبی کھلے ہوئے حصے سے اندر آگیا اور پھر اس نے باری
باری جوزف اور جوانا کی ہاتکوں سے شیشی لٹا کر اسے بند کر کے
جیپ میں ڈال لیا۔ اس نے جوزف اور جوانا رہنوں کے عقب میں
جکڑے ہوئے ہاتھ بھی ہاتھزی سے آزاد کر دیے۔ اس کے ساتھ
ہی وہ اچھل کر جیپ سے پیچے اتر آیا۔ اسے خدشہ تھا کہ کہیں کسی
پیچھے مشیری کے ذریعے انہیں چیک نہ کیا جا رہا ہو۔ انکی صورت
میں کچھ بھی ہو سکتا تھا۔ چند لمحوں بعد اسے جیپ کے اندر سے
جوزف اور جوانا کی حرمت بھری آوازیں سنائی دیں۔

”جوزف اور جوانا جلدی باہر آ جاؤ“..... نائیگر نے اوپری آواز
میں کہا تو چند لمحوں بعد جوزف اور جوانا اچھل کر جیپ سے پیچے آ
گئے۔ وہ دونوں انجامی حیرت بھرے انداز میں باہر موجود لاٹھوں اور

کے فلم ہونے کے بعد ہی اسے ری لوڈ کرنے کی ضرورت پڑتی اس
لئے وہ اٹھیان سے لینا رہا اور پھر تھوڑی درج بعد جیپ کی رفتار
آہستہ ہوڑا شروع ہو گئی۔

”اوہ۔ بیل کا پھر تو کافی بھی چکا ہے“..... اچاک سائینڈ سیٹ پر
بیٹھنے ہوئے آدمی کی آواز اس کے کاتوں میں پڑی۔

”ظاہر ہے وہ بیل کا پھر ہے“..... ڈرائیور نے کہا اور تھوڑی درج
بعد جیپ ایک جھٹکے سے رک گئی اور دونوں افراد تجزیہ سے باہر نکل
گئے تو نائیگر بیل کی ہی تجزیہ سے اٹھ کر اچھل کر جیپ کی سائینڈ
سیٹ پر آیا اور آہستہ سے دروازہ کھول کر وہ جیپ سے باہر آ گیا۔
اسے معلوم تھا کہ یہ لوگ انہیں اٹھانے کے لئے جیپ کی عقبی سمت
میں آئیں گے۔

”اوے۔ وہ تیرا کہاں گیا“..... اچاک جیپ کا دروازہ بھٹکے
کی آواز کے ساتھ ہی ایک حیرت بھری آواز سنائی دی تو نائیگر بیل
کی ہی تجزیہ سے آگے بڑھا اور پھر اچھل کر وہ ان کے عقب میں آ
گیا۔ وہ تم افراد تھے اور تینوں ہی جیپ کے عقب میں دروازے
کے سامنے کھڑے تھے۔ ان کے چہوں پر انجامی حیرت کے
ہاثرات تھے۔ نائیگر کے دوڑ کر ان کے عقب میں بیٹھنے کی آواز
شنتی ہوئی وہ تینوں تجزیہ سے ہڑپتی تھے کہ نائیگر نے میں پہل
کا فائر کھول دیا اور تراہیت کی تجزیہ آواز کے ساتھ ہی وہ تینوں
بیٹھنے ہوئے پیچے گرے اور چند لمحے تارپنے کے بعد ساخت ہو گئے

ایک سائینڈ پر کھڑے ہیلی کاپڑ کو دیکھ رہے تھے۔
”یہ سب کیا ہے ہاٹگر۔ ہم کہاں ہیں۔“ جوانا نے جھرت
بھرے لپجے میں کہا تو ہاٹگر نے اپنے ہوش میں آنے سے لے کر
اب تک کی ساری تفصیل بتا دی۔
”اوہ۔ صحیب خود بخود کیسے ہوش آ گیا۔“ جوانا نے حیران ہو
کر پوچھا۔

”میرا خیال ہے کہ چونکہ میں بھی عمران صاحب کی طرح
خصوصِ ذاتی درستشیں کرنے کا عادی ہوں اس لئے ذاتی رویل کی
 وجہ سے مجھے خود بخود ہوش آ گیا۔“ ہاٹگر نے کہا تو جوانا نے بے
اختیار ایک طویل سانس لیا۔
”اب ہم نے کیا کرنا ہے۔ کیا واہیں اتر کا ش جانا ہے۔“ جوانا
نے کہا۔

”نہیں۔ ہمیں ہیلی کاپڑ مل گیا ہے۔ یہ ہیلی کاپڑ کا ذہنی
سکرتِ مروں کا ہے اس لئے اب ہم نے اسے استعمال کرنا ہے۔
شامل اور پہاڑی پر موجود ہے اور میرا خیال ہے کہ وہ اس پہاڑی
پر ہو گا جس پر ایشی ایز کرافٹ سنسیں نصب ہیں۔ اب ہم اس طبقے کے تھیلے
ہیلی کاپڑ میں ڈال کر ہیلی کاپڑ کے ذمے یہ اس پہاڑی کے مبنی
طرف سے اوپر جائیں گے اور پہلے ہم نے ایشی ایز کرافٹ گنوں
کو تباہ کرتا ہے۔ پھر ہم شاپنگ سکر کپ پر حلہ کریں گے۔ اس کے
بعد فوج کی مانیں اور آئندہ میں لیبارٹری کا فہر آئے گا۔“ ہاٹگر

نے کہا۔

”تو چلو۔ پھر سوچ کیا رہے ہو۔“ جوانا نے کہا اور اس کے
ساتھ ہی انہوں نے جیپ میں بیٹھے ہوئے اپنے دو تھیلے اٹھا کر
ہیلی کاپڑ میں ڈالے اور پھر ہٹکر یاٹک سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ جوانا
سائینڈ سیٹ پر اور جوزف عقیقی سیٹ پر بیٹھ گیا اور پہنچ گوں بعد ہاٹگر
نے ہیلی کاپڑ کو فھاٹکی بلند کر دیا۔ بلندی پر رکھ کر انہیں دور سے
ایشی ایز کرافٹ کھیں اور ان کے ساتھ بھی ہوئی پختہ ہر کیس نظر س
آنے لگیں تو ہاٹگر نے ہیلی کاپڑ کا رعن موزا اور اسے کافی فاصلہ
دے کر اس پہاڑی کے عقیقی طرف لے جانے لگا۔

”ہم نے ہیلی کاپڑ کے لینڈ کرتے ہی ایکشن میں آ جا ہے۔
یہاں موجود تمام افراد کو گولیوں سے ازا دینا ہے۔“ ہاٹگر نے
کہا۔

”کیا یہ ایشی ایز کرافٹ سنسیں جاؤ نہیں کرئی۔“ جوانا نے
چونکہ کر کہا۔

”نہیں۔ پوزیشن اسی ہے کہ بھماری کی آوازیں دور دور تک
ستانی دیں گی۔“ ہاٹگر نے کہا تو جوانا نے اٹھات میں سر ہلا دیا۔
اس کے ساتھ ہی جوانا نے ایک تھیلے میں سے مشین سنس کیل کر
ان میں سیگریں فل کئے اور ایک گن جوزف کی طرف بڑھا دی۔
ایک گن ہاٹگر نے لے کر سائینڈ پر رکھ لی جبکہ ایک جوانا نے لے
لی۔ اب ہیلی کاپڑ عقیقی طرف سے ایز کرافٹ گنوں والے کیپ کی

طرف بڑھ رہا تھا۔
 ”انہیں کہنی شک نہ پڑ جائے“..... جوانا نے کہا۔
 ”تمہیں۔ یہ سکرت سروں کا بیل کا پڑ ہے“..... ٹائگر نے کہا تو
 جوزف اور جوانا دونوں نے اٹابات میں سر ہلا دیئے۔ پھر ٹائگر نے
 بیسے ہی بیل کا پڑ زمین پر اتارا جوزف اور جوانا نے مشین گنوں
 سیست بیل کی سی تیزی سے بیچے چلا گئیں لگا دیں۔ اس کے ساتھ
 ہی مشین گنوں کی ریت ریت اور انسانی ٹینکوں کی آوازیں سنائی
 دیئے گئیں۔ ٹائگر آوازیں سن کر بیچے اترنے ہی لگا تھا کہ بیل کا پڑ
 میں موجود فرانسیس سے تیز بیٹی کی آواز سنائی دیئے گئی تو ٹائگر نے
 فرانسیس کا ہن آن کر دیا۔
 ”جیلو۔ جیلو۔ شاگل کا نک پا نک رام داس۔ اور“..... شاگل
 کی تھنی ہوئی آواز سنائی دی۔

”میں۔ رام داس المذکور یہ سر۔ اور“..... ٹائگر نے اپنے ہی
 لبجھ میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے اس نے رام داس کی
 آواز اور لبجھ سنا ہوا تھیں تھا اور نہ ہی وہ ابھی اس قابل ہوا تھا کہ
 فوری طور پر کسی کی آواز اور لبجھ کی نقل کر سکے۔
 ”یہ تمہاری آواز کو کیا ہوا ہے اور ہم ام اور ایشی ایز کرافٹ
 گنوں والے کپ پر کیوں گئے ہوں۔ بولو۔ اور“..... شاگل نے چھٹے
 ہوئے کہا۔

”میں ابھی خود آ رہا ہوں پھر تفصیل سے بتاؤں گا۔ انجامی اہم

معاملات ہیں سر۔ اور ایجاد آں“..... ٹائگر نے کہا اور اس کے
 ساتھ ہی اس نے فرانسیس آف کیا اور مشین گنوں کا پور کر اس نے بیل
 کا پڑ سے بیچے چلا گئے لگا دی۔ اسی سچے جو جاہا دوڑ کر اس کی طرف
 آتا دھائی دیا۔

”یہاں پارہ آدمی ہے۔ سب ہلاک ہو گئے ہیں۔ اب کیا کرہے“..... جوانا سے قریب آ کر کہا۔

”ابھی شاگل کی کال آئی تھی۔ ہمیں اب پہلے اس کے کپ پر
 جلد کرنا ہوگا۔ میراں گھیں نکال لو اور جلدی کر دوئے وہ فونج کو کال
 کر لے گا۔“..... ٹائگر نے کہا تو جوانا نے بیچ کر جوزف کو بایا اور
 چند گھوں بعد وہ چیلیوں سے میراں گھیں نکال کر انہیں جوڑ کر بیٹ کر
 پکے تھے۔

”لیکن میراں گھوں کی آوازیں فوجی چاٹ تھے۔ پہنچ جائیں گی۔“
 جوانا نے کہا۔

”اب اور کیا ہو سکتا ہے۔ جو ہو گا دیکھا جائے گا“..... ٹائگر
 نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بیل کا پڑ کو فھا میں بلند کر دیا
 تاکہ سامنے کے رخ پر میراں گھوں کی فائزگی کر سکیں۔ جوزف اور
 جوانا دونوں بیل کا پڑ کی سائیڈ دل پر موجود تھے تاکہ اور پر سے ہی
 کیپ پر فائزگی کر سکیں لیکن بیسے ہی پچ کراٹ کر دے سامنے کے رخ
 پر بیچے ٹائگر نے اچاک بیل کا پڑ کو ایک جھکے سے اور پر اٹھایا اور وہ
 میراں سے ہال بال بیچے درنے ان کا بیل کا پڑ بہت ہو چکا تھا۔

سائی دینے گئی تو نائیگر چوک پڑا۔ پہلے شاگل نے اسے کال کیا تھا لیکن اگر شاگل نیچے کیپ میں تھا تو وہ میرا خون کی بارش میں بیقینہ بلاک ہو چکا ہو گا پھر کون رانسیمیر کاں کر رہا تھا۔ نائیگر نے ہاتھ بڑھا کر رانسیمیر آن کر دیا۔

”بیلو۔ بیلو۔ شاگل کا لٹک یو۔ اور“..... شاگل کی طلق کے مل چینی ہوئی آواز سنائی دی۔

”لیں رام دس انڈنگ یو۔ اور“..... نائیگر نے ایک بار پھر پانچت امام داس کا نام لیتے ہوئے کہا۔

”کوہاں مت کرو۔ تم رام داس نہیں ہو سکتے۔ کون ہوت۔ کیا تم نائیگر ہو۔ اور“..... شاگل کی چینی ہوئی آواز سنائی دی تو نائیگر چوک پڑا۔

”ہا۔ میں نائیگر ہوں۔ علی عمران کا شاگرد۔ اور“..... اس بار نائیگر نے جواب دیا۔

”تم۔ تم نے بیلی کا پھر پر قبضہ کر لیا ہے اور تم نے میرا کیپ بھی ٹاہ کر دیا ہے۔ میں ابھی جکلی خیاروں اور گن شپ بیلی کا پھر دوں کا پورا سکوارڈ بھگوتا ہوں۔ تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی جلاکت کے لئے۔ اور ایڈنڈ آل“..... شاگل کی چینی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رانسیمیر آف ہو گیا تو نائیگر اچھل کر پانچت سیٹ سے الٹا اور اس نے عینی حصے میں چلا گئ لگا دی جہاں اسلے کے دونوں بڑے چھیلے چڑے ہوئے تھے۔ نائیگر نے ان چھیلوں میں وہ

”قاڑ“..... نائیگر نے جیج کر بیلی کا پھر کو قدرے جیجے لے جاتے ہوئے کہا جہاں چار خیے موجود تھے لیکن وہ یعنی گرے ہوئے تھے۔ یوں صیسوں ہو رہا تھا جیسے تھے پہنچے چار ہے ہوں۔ ”وسرے ہی لئے خوناک دھاکوں سے پہاڑیاں گونج اٹھیں اور پھر مسلسل میرزاں ان سیخیوں اور ان کے اور گرد ملاٹے میں گرنے لگے۔

”قاڑ بند کرو۔ یہاں دوسرا بیلی کا پھر نظر نہیں آ رہا اس لئے میں بیلی کا پھر واپس اور ایمنی ایز کرافٹ گنوں والے چاٹ کی طرف لے جا رہا ہوں“..... نائیگر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک جھکٹے سے بیلی کا پھر اور اٹھایا اور چوکہ وہ اس پار سیدھا اور جا رہا تھا اس لئے تھوڑی دیر میں وہ ایمنی ایز کرافٹ گنوں والے کیپ میں بچنے لگا۔

”تم سیکنٹ نظہر وہ میں اور جوزف جا کر دہاں پیٹکنگ کر جائیں“..... جوڑا نے کہا اور پھر جیسے ہی نائیگر نے بیلی کا پھر پیٹکنگ کر جائیا وہ دونوں میرزاں تھیں دہاں پیٹکنگ کر دوں شیں تھیں اٹھا کر یعنی کوہ گئے۔

”ابھی فوج یہاں تھی جائے گی“..... نائیگر نے ہوتے بھیجنے ہوئے کہا۔ وہ چاہتا تھا کہ جب تک فوج یہاں پہنچے وہ بیلی کا پھر سے لمبارڑی پر حلہ کر دے سکیں جوزف اور جوڑا یعنی اڑ کر غائب ہو چکے تھے۔ اسی سے نائیگر سے ایک بار ہر تیز سیٹی کی آواز

خصوص اسلحہ خرید کر رکھا ہوا تھا جس سے لیبارٹری کو اڑایا جا سکتا تھا۔ ان میں سی فورنی بم بھی تھے جو سرگز بناتے ہوئے آئے ہوتے تھے اور جہاں یہ سرگز بناتے تھے وہاں اور گرو کی پیہاڑی چناؤں کو جاہ کر کے اڑا دیتے تھے۔ ان کی تعداد پانچ تھی۔ نائیڈر نے انہیں پاکٹ سیٹ کے ساتھ رکھا اور درس سے لئے اس نے بیل کا پاپڑ کا ابھن شارٹ کیا اور پھر ایک بھنک سے اسے بلند کر دیا۔ وہ اب جنگی طیاروں اور گن شپ بیل کا پاپڑوں کے قبچے سے پہلے لیبارٹری کو ہر صورت میں چاہ کر دینا چاہتا تھا کیونکہ اسے ابھنی طرح معلوم تھا کہ وہ جنگی طیاروں اور گن شپ بیل کا پاپڑوں کا کسی صورت بھی مقابلہ نہ کر سکتا تھا اور اس صورت میں اس کی موت یقینی تھی اس نے وہ مرنے سے پہلے من کو ہر صورت میں مکمل کرنا چاہتا تھا۔ بیل کا پاپڑ تیزی سے اڑتا ہوا ماڈو پیہاڑی کی طرف پڑھا چلا جا رہا تھا مگر ان کی بلندی لمحہ پر لو یعنی جاری تھی۔

جوں اور جوزف دونوں پیہاڑی خروگوشوں کی طرح چناؤں کی اورت لیتے ہوئے اور مختلف اونچی پنجی چناؤں کو پھلاٹتے ہوئے نیچے موجود شاگل کے کیپ کی طرف دوڑتے چلے جا رہے تھے۔ انہوں نے ابھنی اس کیپ پر میراں فائزگز کی تھی اور پھر نائیڈر بیل کا پاپڑ کو اڑا کر اپر اونچی ایئر کرافٹ کیپ کی طرف لے گیا تھا جسے وہ پہلے اسی چاہ کر پکھے تھے اور انہیں معلوم تھا کہ شاگل اور اس کے سامنی چونکہ انتہائی تربیت یافت لوگ ہیں اس نے اگر وہ پنج لیکے تو ان کے لئے عذاب ہن جائیں گے۔

چنانچہ نائیڈر نے مجھے ہی بیل کا پاپڑ اونچی ایئر کرافٹ سنوں والے کیپ پر اٹا رہا ان دونوں نے مشین گنوں سمیت نیچے چھلانگیں لگا دیں اور پھر وہ چناؤں کی اورت لیتے اور انہیں پھلاٹتے ہوئے یونچ کیپ کی طرف دوڑتے چلے گئے تاکہ اگر وہاں لوگ میراں فائزگز سے

نے گئے ہوں تو انہیں ہلاک کر سکیں اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دونوں اس کپ کے قریب پہنچ گئے تو ان کی رفتار آہست ہو گئی اور پھر جب وہ کپ کی حدود میں داخل ہوئے تو انہیں وہاں ہر طرف لاشیں بکھری ہوئی دکھائی دیں۔ کپ جل کر راکھ ہو چکے تھے۔ ان دونوں نے پار سے کپ اریئے کا پکڑ لگایا۔ وہاں ان لاشوں، مشینوں کے پزروں اور راکھ کے علاوہ اور کوئی پیز موجود نہ تھی۔

"بم خواہ تجوہ یہاں آئے ہیں"..... جوانا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ جزو ف اس کی بات کا کوئی جواب دیتا انہیں اور فدا میں ٹائیگر والا بیلی کا پتہ اختلا ہوا دکھائی دیا تو وہ دونوں چونکہ کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔ بیلی کا پکڑ کا رخ دور موجود ایک بلند پہاڑی پچھلی کی طرف تھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ٹائیگر اکیلا ہی ماڈو پہاڑی پر موجود لیہاری کی طرف جا رہا ہے"..... جوانا نے کہا۔

"وہ سارا کریٹ اکیلا حاصل کرنا چاہتا ہے"۔ جزو ف نے کہا۔ اب وہ دونوں ایک اپنی پیٹھ پیٹھ میں چڑھ کے جمع ہو کر بیلی کا پکڑ پر نظر رکھ سکیں۔ بیلی کا پکڑ لمحہ پر لمحہ درستا جا رہا تھا لیکن ابھی ماڈو پہاڑی کا فنی دور تھی کہ اچانک فناں میں ٹیکا طیاروں اور گن شپ بیلی کا پکڑ کی اجھائی زدہ رفتار آؤں انہیں اپنے عقب سے آتی سنائی دیں تو وہ بے اختصار اچھل پڑے۔ انہوں نے مژ کر دیکھا تو چار لڑاکا طیارے اور پانچ گن شپ بیلی کا پکڑ اجھائی تیز رفتاری سے

اس طرف آتے دکھائی دیئے جہاں یہ دونوں موجود تھے۔
"اوٹ لے لو۔ یہ یہاں بھماری کریں تھے"..... جوانا نے بھی کہا اور وہ دونوں بیلی کی سی تحری سے نکلتے چنانوں کی اوٹ میں ہو گئے تین چند لمحوں بعد جب بھارے اور بیلی کا پکڑ ان کے سروں کے اوپر سے گزنتے ہوئے آگے بڑھ گئے تو وہ دونوں ایک بار پھر اونوں سے بیکار بلند چمن پر چڑھتے۔ بس سس سھی ہو گیا تھا کہ ان خیالوں اور بیلی کا پکڑوں کا ہارت ٹائیگر کا نیک کاپڑے جو اپنے ماڈو پہاڑی کے قریب پہنچ چکا تھا۔

ٹیکارے اور بیلی کا پکڑ اجھائی تیز رفتاری سے اس نے طرف بڑھے ٹپے جا رہے تھے۔ جزو ف اور جوانا دونوں ہوتے بھیجے ہے سب کچھ ہوتا دیکھ رہے تھے لیکن ظاہر ہے اول تو وہ اس پوزیشن میں ٹائیگر کی کوئی مدد نہیں کر سکتے تھے اور اگر وہ ٹائیگر کے ساتھ بیلی کا پکڑ میں ہوتے جب بھی وہ ٹائیگر کی کوئی مدد نہیں کر سکتے تھے کیونکہ ٹائیگر عام بیلی کا پکڑ میں تھا جبکہ اس پر حملہ کرنے والے لڑاکا طیارے اور گن شپ بیلی کا پکڑ تھے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ ٹائیگر کے بیلی کا پکڑ کے قریب پہنچ گئے تھیں اسی لئے ٹائیگر کے بیلی کا پکڑ نے نیکفت خوٹ کھلایا۔ اس کی رفتار اور اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ سیدھا پہاڑی سے جا گکرائے گا اور وہی ہوا۔ چند لمحوں بعد ادھر اپر ایک دھماکہ سنائی دیا اور ان دونوں نے بے اختیار آگئیں بند کر لیں کیونکہ ٹائیگر کا بیلی کا پکڑ پوری رفتار سے ایک پہاڑی سے گمراہی

"تمہاری نظر واقعی بے حد تیز ہے"..... جوانا نے کہا۔

"ادو۔ ادو۔ یہ طیارے اور بیلی کا پتھر اب اس بیلی کا پتھر کی طرف جا رہے ہیں"..... جوزف نے کہا اور مگر چند لمحوں بعد انہوں نے دیکھا کہ طیارے اور بیلی کا پتھر پہنچ رفتار سے اس دھمکے کی طرف ہو رہے ہیں جسے جاری تھے اور جب تک یہ اس کے پاس پہنچنے والے کافی قریب آپنکا تھا اس لئے اب جوانا بھی اسے دیکھ رہا تھا کہ وہ واقعی ایک خاص بڑا بیلی کا پتھر تھا۔ طیاروں اور بیلی کاپڑوں نے اس کے گرد پچکار نے شروع کر دیئے تھے۔ آنے والے بیلی کا پتھر کا رخ اور گھری تھا جہاں جوزف اور جوانا دونوں موجود تھے۔ اب ان دونوں کی نظریں ان بیلی کاپڑوں کی طرف اٹھی ہوتی تھیں۔ تھوڑی دیر بعد طیارے تیزی سے مڑے اور واہیں جانے لگے جبکہ میں شب بیلی کاپڑا اس آنے والے بیلی کاپڑ کو اپنے گھبرے میں لے کر ہائی طرف کو پڑھنے لگے۔

"ناپید اگر واقعی ٹھیک ہیا ہے تو اسے دہاں سے واہیں کپے لایا جائے"..... جوانا نے کہا۔

"یہ بیلی کاپڑ جس طرف جا رہے ہیں اور گھری کا علاقہ ہے جہاں فوجی سپاٹ ہے۔ دہاں سے کوئی بیلی کاپڑ اڑانا ہوئے گا۔ اس کے بغیر تو ناپید کو کسی صورت بھی واپس نہیں لایا جا سکتا"۔ جوزف نے کہا۔

"جسمیں کپے معلوم ہوئی یہ بات"..... جوانا نے حیرت مگر سے

قد اس کے پر زے فضائی مکر گئے تھے اور شعلائی فاضلے سے بھی دکھائی دے رہے تھے۔

"ادو۔ ادو۔ ناپید یونچ کو دیا گیا ہے۔ میں نے اسے کوئے ہوئے دیکھا ہے"..... یلفکٹ جوزف نے چیختھے ہوئے کہا۔

"بھیر ہدایاٹ کے اس انداز میں یونچ کوئے کا مطلب بھی صریح امoot ہے"..... جوانا نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"وہ زندہ ہے۔ وہ زندہ ہے۔ میں نے اسے دیکھ لایا ہے۔ اس سنہ ایک چنان کے یونچ سے چلاںگ لگائی ہے"..... یلفکٹ جوزف نے چیخ کر کہا۔

"بھی تو پکو نظر نہیں آ رہا۔ اتنے فاضلے سے بھیر دوڑیں کے جسمیں وہ کیسے نظر آ رہا ہے"..... جوانا نے چڑھنے لگے میں کہا۔

"میں جنگل کا شہزادہ ہوں۔ میری نظریں پیچتے سے بھی زیادہ تھیں۔ میں پہلے ہی سوچ رہا تھا کہ ناپید آتا کاشاگر ہے اور جس آتا ظیم ہے تو آتا کاشاگر کیسے دشمنوں کے ہاتھوں مارا جا سکتا ہے"..... جوزف نے تیز تیز لہجے میں کہا۔ اس دورانی طیارے اور بیلی کاپڑ ماؤں پیازی کا پتھر لگا رہے تھے۔

"ایک اور بیلی کاپڑ آ رہا ہے۔ وہ دیکھو"..... اپاںک جوزف نے چیخ کر دامیں طرف اشارہ کر کے ہوئے کہا تو جوانا نے تیزی سے گردن موڑ کر اس طرف دیکھا تو دور ایک چھوٹا سا دھپہ نظر آ رہا تھا۔

لیجے میں کہا۔

"ناگیر جب نقش دیکھ کر نشان لگا رہا تھا تو میں نے خصوصی توجہ دی تھی"..... جوزف نے کہا اور اس دوران یہیں کاپڑ پہنچ کر چنانوں کی ادالت میں غائب ہو چکے تھے۔

"تمہاری بات درست ہے تو ہمیں واقعی وہاں سے یہیں کاپڑ اڑانا ہو گا"..... جوانا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی پائی گئی کہ یہیں کاپڑ فضا میں بلند ہوتے نظر آئے۔ ان سب کا راغ بھی اس طرف کو تھا جس طرف میمارے گئے تھے اور جہاں سے وہ پہلے ٹھوڈا ہوئے تھے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ ان کی نکروں سے غائب ہو گئے۔

"ان میں وہ یہاں یہیں کاپڑ فسیں ہے جس کو یہ گھیر کر لے چکے تھے اس لئے وہ یہیں کاپڑ اس فوئی اڈے میں اڑا ہے اور اب ہمیں اسے اڑانا ہے"..... جوزف نے کہا۔

"یعنی اس فوئی اڈے میں تو یہے شمار فوئی ہوں گے جہاں ہم وہ ہیں اور ہمارے پاس صرف دو مشین گھسیں ہیں"..... جوانا نے ہوتے چباتے ہوئے کہا۔

"تم ہے فکر رہو۔ جوزف تمہارے ساتھ ہے۔ پہن آف افریقہ۔ جس کے سامنے سیکھوں ٹیکر اور چینتے آنکھیں اٹھانے کی جرأت نہیں کر سکتے۔ تو ہمہرے ساتھ"..... جوزف نے پڑے باعثہاں لیجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تجزی سے چنان سے اتر

کر آگے بڑھ گیا تو جوانا نے سکراتے ہوئے ایک ٹھوٹی سانس لیا اور پھر چنان سے پہنچے اتر کر جوزف کے پہنچے ٹیکلے پڑا۔

لہیمان سے ماؤ پہاڑی پر اتر جائے گا لیکن اسے یہ طیارے اور بیلی کا پڑاں کے سر پر بیٹھ گئے تھے اور وہ کسی صورت بھی ان سے بچ نہیں سکتا تھا کیونکہ اس کا بیلی کا بھی عام ساختا اور وہ کسی صورت بھی گز شپ بیلی کا پڑز اور لڑاکھ طیاروں کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔

چنانچہ اس نے اپنے آپ کو بچانے اور انہیں ڈاچ دینے کے لئے ایک فوری فیصلہ کرتے ہوئے بیلی کا پڑز کی رفتار آخری حد تک بڑھا دی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے سر پر موجود ہیلمٹ اتار کر ایک طرف ڈال دیا اور چند لمحوں بعد اس نے بیلی کا پڑز کو ایک خوفناک غوطہ دیا اور اس کا بیلی کا پڑز پوری رفتار سے پہاڑی کے اس حصے کی طرف بڑھتا چلا گیا جس کے نیچے کافی بیلی ہوئی چنانش تھیں۔ اس کے ساتھ ہی اس نے یکفت بیلی کا پڑز سے نیچے چلا گیکر لگادی اور دوسرے لئے وہ سر کے مل نیچے موجود چنانوں پر گزتا چلا جا رہا تھا۔ اس نے اپنا ذہن قابو میں رکھنے کی پوری کوشش کی کیونکہ اتنی بات وہ بھی جانتا تھا کہ یہ اندازہ اقدام ہے۔ اتنی بلندی سے گر کر نیچے چنانوں سے گدرانے کے بعد اس کی ایک پڑی بھی سلامت دربے گی اس لئے اسے اپنی زندگی بچانے کے لئے ماڈشین شاکل پیرا اڑو پچ کو استعمال کرنا تھا اور اسی اس وقت ہو سکتا تھا جب وہ اپنے ذہن کو پوری طرح قابو میں رکھے۔

اس کا جسم انجانی رفتار سے نیچے گر رہا تھا۔ دوسرے بیلی کا پڑز اور طیاروں کے پائلٹس کی نظروں سے بچنے کے لئے اس

ہائیگر کا بیلی کا پڑز لمحہ بے بلندی کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا لیکن ابھی فاصلہ کافی تھا اور کیونکہ بیلی کا پڑز کے نجول ٹینک میں کافی قبول موجود تھا اس نے ہائیگر مطہرین تھا کہ وہ وہاں بیٹھ جائے گا اور پھر چاہے کچھ بھی کیوں نہ ہو جائے وہ اس لیہاریزی کو اپنی کر کے گا لیکن ابھی وہ ماؤ پہاڑی سے کافی فاصلہ پر تھا کہ اسے اپنے عصب میں لا اکا طیارے اور انہیں شپ بیلی کا پڑز آتے دکھانی دیئے تو وہ بے اختیار چونکہ چڑا۔ ان طیاروں اور گز شپ بیلی کا پڑز کا رعن اس کے بیلی کا پڑز کی طرف ہی تھا۔ وہ کچھ بھی کہ شاگل نے قریبی ایک فورس کے اڑے سے اُنہیں یہاں بھجوایا ہے جبکہ اس نے ٹرائیکل پر اسے دھکی دی تھی اس لئے ہائیگر نے بے اختیار ہوت بچھنے لئے کیونکہ یہ اس کی نید کے خلاف کام ہوا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ انہیں یہاں بچنے میں کچھ دیر لگ جائے گی اور وہ اس دوران

نے جسم کو سیست کر گھری کی صورت میں کر رکھا تھا۔ اسے معلوم تو کہ ان سب کی نظریں نیلی کاپڑ پر جی ہوتی ہوئی ہوں گی اور جب تک وہ چیز گرے گا اس وقت تک نیلی کاپڑ پوری رفتار سے پہاڑی سے گرا کر جاتا ہو چکا ہو گا۔ پلک جھپکانے میں اس کا جسم چنانوں کے قریب پہنچ گیا تو اس نے مخصوص انداز میں اپنے باجھ چیز کے اور پھر میسے ہی اس کے باجھ ایک چنان سے لگے اس کا جسم یکخت اچھل کر گھوما اور دوسرے لئے ایک چنان پر اس کے ہر لگے اور ایک پار پھر اس کا جسم گھوما اور اس پار اس کے دونوں باجھ ایک لئے کے چنان سے گرانے اور دوسرے لئے اس کا جسم سست کر ایک چنان کی اوٹ میں رک گیا۔ اس نے چونکہ اپنے ذہن کو پوری طرح قابو میں رکھا تھا اس نے ماڈشن ہوارڈ پلک کرتے ہوئے وہ چنانوں سے گرانے سے صاف فتح لکھا تھا۔ اس کا انداز ایسے چیزے کوئی احتیاط دوز کر تھے پر باجھ رکھ کر جسم کو ہوا میں بھاگ کر دو قابازیاں کھاتا ہے اور پھر رک جاتا ہے۔ اس کے کاموں میں اس دوران نیلی کاپڑ کے پہاڑی سے گرانے کی آواز پہنچی تھی لیکن اس وقت وہ چونکہ ہوارڈ پلک میں صروف تھا اس نے وہ اس مظہر کو نہ دیکھ سکا تھا لیکن اب وہ چونکہ تھوڑا ہو چکا تھا اس نے اس نے اس طرف دیکھا اور اس کے ساتھ ہی اسے یکخت اچھل کر اس چنان کے چیز سے نکل کر ایک اور چنان کی اوٹ لینا پڑی کیونکہ نیلی کاپڑ کے خوبیاں انداز میں پہاڑی سے گرانے کے بعد اس

کے گھرے نھا میں کافی دور تک پھیل گئے تھے اور ایک گلوا اس کے اوپر آ رہا تھا۔

یہ گلوا چونکہ شعلے کی طرح جل رہا تھا اس نے ہائیکر کو فوری طور پر اس جگہ سے ہٹ کر حصی جکہ اٹ لگی پڑی۔ اس طرح وہ یقیناً اس گھرے سے بیالِ ال بچا تھا ورنہ وہ اس گھرے سے ہلاک نہ بھی ہوتا تو بہر حال شدید رُخی ضرور ہو جاتا اور موجودہ پوزیشن میں رُخی ہونے کا مطلب سوائے موت کے اور پکھنے نکل سکتا تھا۔ اب اس عکس وہ ہر لحاظ سے محظوظ تھا۔ گن شپ نیلی کاپڑ اور طیارے اب پہاڑی کے گرد پکڑ لگا رہے تھے اور پھر تھوڑی درج بعد جب وہ ملائیں چانے کے لئے مڑے تو نائگر نے الہیمن سمجھا سائنس لیا کیونکہ اس کا مطلب تھا کہ ان کی پوری توجہ نیلی کاپڑ کی طرف رہی تھی اور پھر وہ جس انداز میں گھری ہیں کر چیزیں گرا تھا وہ اسے ہارکر نہ کر سکے تھے اور اگر انہوں نے ہارک کیا بھی ہو گا تو وہ کسی صورت حلیم نہیں کر سکتے تھے کہ ان حالات میں کوئی چنانوں پر گر کرچ بھی سکتا ہے۔

اب نائگر یہ سوچ رہا تھا کہ خالی ہاتھوں یہ بارہڑی کیسے اپن کرے گا اور میشن کیسے کمل ہو گا۔ اس نے اپنی جیسوں کی ملائی لگتی شروع کر دی۔ ایک اندر وہ فی بیب میں میشن پہل سو جو دعا کیونکہ اس بیب پر ایک زپ بھی ہوتی تھی اور زپ بند تھی لیکن اس کے علاوہ اس کے پاس اور پکھنیں تھا اور صرف ایک میشن پہل سے

وہ نہ لیبارٹری اوپن کر سکا تھا اور نہ حزیرہ پکھ کر سکا تھا۔ ان حالات میں وہ واپس بھی نہیں چاہیے تھیں جو سکا تھا کیونکہ جہاں وہ موجود تھا اس سے پہنچ پہاڑی کی سلیٹ کی طرح پاٹ اور سیدھی تھی۔ اور اسے یقین تھا کہ جوزف اور جوانا جو پہنچ شاگل کے کپ میں گئے تھے انہیں یہ معلوم ہی نہ ہوگا کہ اس کے ساتھ کیا ہوا ہے اس لئے وہ خاموش بیٹھا موجود پوزیشن کے پارے میں سوچ رہا تھا کہ اچانک اس کے کانوں میں دور سے ہمکی گرگڑاہٹ کی آوازیں پڑیں تو وہ چونکہ پڑا وہ چہاں کی اوت سے نکلا اور اس نے اس طرف دیکھا چہرے یہ آوازیں آرہی تھیں۔ درمرے لمحے اس نے ایک بادری آؤ کو جس نے کامدھے سے شین گن لکھائی ہوئی تھی ایک چہاں کی اوت سے نکل کر باہر آتے دیکھا تو وہ بھلی کی سی تیزی سے اوت میں ہو گیا۔ اس کا دل اس آؤ کو دیکھ کر بے اختیار تیز تیز دھرنے لگا تھا کیونکہ یہ آؤ لاکار لیبارٹری سے باہر آیا ہوگا اور یقیناً گرگڑاہٹ کی آوازیں لیبارٹری کا راستہ کھلنے کی تھیں۔ وہ آؤ کی چہاں کو چھلانگا ہوا آئیں گے جو رہا تھا ایک اس کا اٹھیانا تارہا تھا کہ اسے یہ تصویر بھی نہیں تھا کہ یہاں کوئی زندہ آؤ بھی موجود ہو سکتا ہے۔ تیزی دیز بند وہ آؤ اس کی سایہ سے ہوتا ہوا حزیرہ آگے بڑھا تھا کہ ہمیگی اٹھا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس آؤ کے چہب سے چھلانگ لگا دی اور اس آؤ کے منہ سے یہ اختیار بچ لکل گئی۔ درمرے لمحے وہ دھرم

سے پلت کر چہاں سے پنجے خالی جگہ پر آگرا تو ہمیگی نے اس کی گردان پر چور کر کر اسے مور دیا۔ اس آدمی کا اٹھنے کے لئے تیزی سے الحدا ہوا جسم ایک جھلک سے سیدھا ہو گیا۔ ”کیا ہم ہے تمہارا۔ بولنا۔ ہمیگی نے غراتے ہوئے کہا گیکن اس نے آواز آہستہ رکھی تھی جا کہ اگر اس کا کوئی ساتھی اور گرو موجود ہو تو اس کے آواز نہ تھیں لے کے۔ اس کے باوجود وہ بے حد چوکنا دھکائی دے رہا تھا۔ ”میر۔ میر انام راجن ہے۔ راجن۔۔۔ اس آدمی نے رک رک کر کہا۔ اس کا پھرہ سخن ہورہا تھا اور اس پر اس طرح پیسہ بہ رہا تھا جیسے آبشار بھتی ہے۔

”تم لیبارٹری میں کیا کرتے ہو۔۔۔ ہمیگی نے پوچھا۔

”میر۔۔۔ میں سیکورٹی میں ہوں۔۔۔ راجن نے جواب دیا۔“ لیبارٹری کا راستہ کہاں ہے اور لیبارٹری کے خلفی انتظامات کی تفصیل بتاؤ۔۔۔ ہمیگی نے پھر کو تھوڑا سا آگے کی طرف جھکا۔ دے کر پوچھتے ہوئے کہا۔

”رک جاؤ۔ یہ خوفناک غذاب ہے۔۔۔ راجن نے رک رک کر کہا۔ اس کی حالت واقعی خراب ہو رہی تھی۔

”جلدی بتاؤ ورنہ۔۔۔ ہمیگی نے غراتے ہوئے کہا۔

”راستہ عینی طرف سے ہے۔ اندر خوفناک دھماکہ سنائی دیا تھا جیسے کوئی خوفناک بم پہاڑی سے گلکیا ہوتا میں وجہ معلوم کرنے کے

کھول دیا تھا اور وہ دل عی دل میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوا
آگے پوختا چلا جا رہا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اندر کی جو بڑی میں لازماً
کوئی فراسخ م موجود ہو گا اور وہ فراسخ کی مدد سے عمران سے
رابطہ کر کے یہاں سے واپس جائے کا بھی کوئی نہ کوئی انتظام کر
لے گا۔

لئے باہر آیا تھا۔..... راجن نے جواب دیا۔
”اندر کے خاطقی انتظامات کیا ہیں۔۔۔“ ٹانگر نے پوچھا۔
”کوئی خاطقی انتظامات نہیں ہیں۔ مرف راست اندر سے ہی کھل
ہے۔ ہاہر سے نہیں۔۔۔“ راجن نے جواب دیا۔
”اندر تھاہر سے علاوہ اور کتنے آؤں ہیں۔۔۔“ ٹانگر نے پوچھا۔
”بھر سے علاوہ آٹھ آؤں ہیں۔ چار سائنس دان اور چار فنکنیشور
ہیں۔ سیکورٹی میں اکیلا میں ہوں۔۔۔“ راجن نے جواب دیا۔
”پاکستانی سائنس دان بھی اندر ہے۔۔۔“ ٹانگر نے پوچھا۔
”ہاں۔۔۔“ راجن نے جواب دیا۔

”انچارج کون ہے۔۔۔“ ٹانگر نے پوچھا۔
”ڈاکٹر مجھے ہے۔۔۔“ راجن نے جواب دیا۔
”اندر کام ہو رہا ہے۔۔۔“ ٹانگر نے پوچھا۔
”نہیں۔ کام رکا ہوا ہے۔ ایک مشین خراب ہو گئی ہے۔ اس کی
مرست ہوئی ہے اور ابھی حالات خراب ہیں اس لئے کام روک دیا
گیا ہے۔۔۔“ راجن نے کہا تو ٹانگر نے تکلی کی جھوپڑی سے چور کو
ایک جھکٹے سے آگے کر دیا۔ راجن کا جسم زور سے اچھا اور پھر چند
محکٹے کھا کر ساکت ہو گیا۔ اس کی نہیں بے نور ہو چکی تھیں۔
ٹانگر نے اس کے کاندھے سے شکن گن اہمیتی اور تیزی سے اس
طرف ہڑھنے لگا جو در راستہ موجود تھا۔ اس کے چہرے پر مرست
اور اہمیت کے تاثرات نمایاں تھے۔ قدرت نے خوب خود راست

انہی ایک کرافٹ اڈے پر موجود تھا۔

شالگل کو معلوم تھا کہ اس کے سبب پرہیزی بھی کاپڑ سے میراں
فائز کے گئے ہیں اور پھر بھیل کاپڑ اور بھیجی ایک کرافٹ پاٹ پر
چلا گیا ہے اور وہیں موجود ہے۔ اپنے پر جو خلافک میراں فائز گی
ہوئی تھی اس سے شالگل بہر حال اتنی بات سمجھ گیا تھا کہ دہان نہ کوئی
زندہ آدمی بجا رہا اور نہ ہی کوئی مشیری سلامت رہی ہو گی۔ یہ
اس کی خوش فتحی کو صدر صاحب کی سخت کال کی وجہ سے وہ خود
اپنے پاٹ دھیر لے گئے کہ یہاں سکری میں بازیں فورس کے
اپنے پر آ جیا تھا تاکہ کرکٹ بھیجت کو ہدایات دے کر وہ دارالحکومت
بروانہ ہو جائے تھیں یہاں پہنچنے ہی یہ سب سمجھ ہو گیا اور وہ وہیں
رک گیا۔ اب ٹینگڈ کا بھیل کاپڑ تیزی سے ماؤ پہاڑی کی طرف الٹا
چلا جا رہا تھا اور شالگل انتہائی بے چینی سے اسے جاتا ہوا دیکھ رہا
تھا۔

”طیارے اور بھیل کاپڑ آ رہے ہیں سر“۔۔۔ اچاک ساتھ

کھڑے ہوئے کرکٹ بھیجت نے کہا۔

”ذہباں“۔۔۔ شالگل نے چمک کر پوچھا تو کرکٹ بھیجت نے ایک
طرف اشارہ کر دیا اور شالگل کے چھپے پر ہٹھیان کے ہڑات
چھیتے چلے گئے۔ یہ چار لاکھ طیارے اور پانچ سو سو بھیل کاپڑ
تھے اور ان کا رخ اس بھیل کاپڑ کی طرف تھا جو ماؤ پہاڑی کی
طرف اڑا چلا جا رہا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد جب اس نے ٹینگڈ

شالگل کی حالت دیکھنے والی ہو رہی تھی۔ وہ کرکٹ بھیجت کے
ساتھ ایک اپنی چہان پر کھڑا تھا۔ اس کی آنکھوں پر دور بین می
ہوئی تھی اور اس کی نظریں ماڈو پہاڑی پر جی ہوئی تھیں جس کی
طرف ایک بھیل کاپڑ تیزی سے بڑھا چلا جا رہا تھا۔ گواں نے
جب شامیز پر اس بھیل کاپڑ کے پاٹ کو کال کی تھا تو اس نے
اپنے آپ کو رام داس غاہر کرنے کی کوشش کی تھی تھیں شالگل سمجھ گیا
تھا کہ یہ رام داس نہیں ہے بلکہ یہ عمران کا شاگرد عظیم ہو گا جس
سے کرشاس میں اس نے پوچھ سمجھ کی تھی اور پڑھا تیگر نے یہ بات
حلیم بھی کر لی تھی۔ گو شالگل نے کال نے سے پہلے ہی قریب
ایک فورس کے الائے کے کماٹر کو کال کر کے اسے لاکھ طیارے اور
گمن سو بھیل کاپڑ فوری دہان بھونا نے اور اس بھیل کاپڑ کو فوری جاہ
کرنے کے احکامات دے دیئے تھے جو اس وقت روگا پہاڑی پر

آنکھوں سے لگاتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ یہ تو داٹ برڈز کا بیلی کاپڑا ہے۔ اس پر داٹ برڈز کے لفاظ مولے مولے لکھے ہوئے ساف دھائی دے رہے ہیں۔ اوہ آؤ۔ نہیں اسے بچانا ہو گا۔“ حکومتی اینجنسی ہے۔“ شاگل نے تیز لپجھ میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اچھل کر چنان سے یچے اڑا اور دوڑتا ہوا کوئی جمیت کے آفس کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ کوئی جمیت اس کے پیچے تھا۔ شاگل جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا میز پر کچھ سہرے فانسیہ سے سٹن کی آواز سنائی دی۔ شاگل نے تیزی سے آگے بڑھ کر تراں سبھل آن کر دیا۔

”بلو۔ بلو۔ کچھن پاٹک روشن داس کاٹک۔ اوور۔“ ایک بیجن ہوئی آواز سنائی دی۔

”شاگل چیف آف کافرستان سکرت سروس انڈنگ یو۔ اوور۔“ شاگل نے گھوم کر کری پر بیٹھتے ہوئے بڑے باوقار لپجھ میں کہا۔

”سر۔ جو بیلی کاپڑا ماؤ پہاڑی کی طرف جا رہا تھا اسے گور کیا گیا تو وہ بیلی کاپڑا پہاڑی سے کلوا کر جاہ ہو گیا ہے سر۔ اوور۔“ پاٹک نے کہا۔

”ہا۔ میں نے دورہن سے دیکھا ہے۔ کوئی آدمی بچا تو نہیں۔ اوور۔“ شاگل نے بھاری سے لپجھ میں کہا۔

”نور۔ اوور۔“ دوری طرف سے کہا گیا۔

کے بیلی کاپڑ کو پہاڑی سے بھرا کر شعلوں اور پرزوں میں تبدیل ہوتے دیکھا تو اس کا چہرہ سرت سے مکمل اٹھا۔

”یہ شاگرد بھی اپنے استاد کی طرح شیطان ثابت ہو رہا تھا۔ نہیں۔“..... شاگل نے دورہن کو آنکھوں سے بناتے ہوئے ساتھ کھڑے کر کی جمیت سے کہا۔

”لیں سر۔ لیکن سکرت سروس کا ایک بیلی کاپڑ تجاه ہو گیا ہے سر۔“..... کوئی جمیت نے قدرے خوشامد ان لپجھ میں کہا۔

”اسے بڑے ملن کے مقابلے میں یہ معمولی لقصان ہے۔“ شاگل نے مدد بناتے ہوئے جواب دیا۔

”بیلی کاپڑ اب داہک جا رہے ہیں۔“..... چند لمحوں بعد کوئی جمیت نے کہا۔

”تو اور کیا کرنا ہے انہوں نے۔ جو کام تھا وہ کر دیا ہے انہوں نے۔ آؤ ٹھیک۔“..... شاگل نے کہا اور یقینے اترنے لگا۔

”سر۔ ایک اور بیلی کاپڑ آ رہا ہے۔“..... اچاک کوئی جمیت نے کہا تو شاگل بے اختیار اچھل پڑا۔

”دورا بیلی کاپڑ۔ کہاں ہے۔“..... شاگل نے سیدھے ہوتے ہوئے کہا۔

”وہ سامنے جیسا اب لاکا طوارے اور گن شپ بیلی کاپڑ واپسی کا رخ کر رہے ہیں۔“..... شاگل جمیت نے کہا۔

”اوہ ہا۔ یہ کون ہو سکتا ہے۔“..... شاگل نے دورہن کو

میکا۔ تھوڑی دیر بعد شاگل کے کانوں میں بیتلی کا پھر کے اترنے کی آواز پڑی اور پھر ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی جس نے بھر کی پیٹ اور لیدر کی چیک پہن رکھی تھی انہر داخل ہوئی۔ اس کے ساتھ کرل تھجیت بھی تھا۔

"میرا نام مایا دیوی ہے اور میں واثر برڈز کی چیف ہوں"۔
لوکی نے شاگل کو دیکھ کر سکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو آپ چاہت ہوں گی۔ میں چیف آف کافرستان بکرت سروں شاگل ہوں"۔ شاگل نے بڑے نغمت ہمراہ لبھے میں کہا۔

"می ہاں۔ بہت اچھی طرح جانتی ہوں اور مجھے خوشی ہے کہ آپ چیسے تحریر کار اور انجامی مستعد چیف سے مجھے سینئنے کا موقع مل رہے گا"۔ مایا دیوی نے کرسی پر بیٹھنے ہوئے کہا تو شاگل کا چہرہ بے اختیار کھل اخلا۔

"مُکرِی۔ آپ کیسے یہاں آئی ہیں"۔ شاگل نے کہا۔
"پرام فخر صاحب نے یہاں کی حفاظت واثر برڈز کے ذمے لگائی ہے۔ میں سروے کے لئے اور آخر آئی تھی کہ مجھے ہماروں اور گن شپ بیتلی کا پھر نے گھیر لیا اور پھر انہوں نے مجھے یہاں اترنے پر بھجوہ کیا تھیں پوچک انہوں نے آپ کا نام لیا تھا اس لئے میں نے ان کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیا تھا میں یہاں کیا ہو رہا ہے"۔ مایا دیوی نے کہا تو شاگل نے اسے تفصیل نہادی۔

"یہ دوسرا بیتلی کا پھر کس کا ہے ہے آپ نے گھیرا ہوا ہے۔ اور"۔ شاگل نے کہا۔

"مر۔ اسی لئے میں نے کال کیا ہے۔ اس بیتلی کا پھر کا پائلٹ ہتا رہا ہے کہ ان کا تعلق سرکاری ایجنٹی داٹ برڈز سے ہے اور بیتل کا پھر میں داٹ برڈز کی چیف مایا دیوی اور اس کے دو ساتھی موجود ہیں اس لئے آپ حکم دیں کہ کیا کرنا ہے۔ اور"۔ پائلٹ نے کہا۔

"میں نے چیک کر لیا ہے۔ یہ بیتلی کا پھر داٹ برڈز کا ہے لیکن اس کے پاؤ جو رقم ہمارے واپس لے جاؤ۔ البتہ گن شپ بیتل کا پھر اس بیتل کا پھر کو اپنے نرنے میں لے کر یہاں فوجی سپاٹ پر اتنا کر واپس جائیں تاکہ پوری طرح تسلی ہو جائے۔ اور"۔ شاگل نے کہا۔

"لیں سر۔ اور ایخذ آں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو شاگل نے فرانسیس اف کر دیا جسہ اس دوران کرل تھجیت اندر داخل ہو کر کری یہ بھجوہ کا تھا۔ یہ آفس اسی کا ہی تھا۔

"کرل تھجیت داٹ برڈز بھی اس چیف مایا دیوی اپنے ساتھیوں سیست آ رہی ہے۔ ان کا استقبال کرو اور چیف کو یہاں لے آؤ"۔ شاگل نے کہا۔

"لیں سر"۔ کرل تھجیت نے کہا اور انھوں کر آفس سے باہر چلا

"اوہ اچھا۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ لوگ فتح ہو گئے ہیں۔" میا
دیوبی نے الہینان بھرے لبجھ میں کہا۔

"ہاں اور چونکہ صدر صاحب نے مجھے فوری واپس چانے کا حکم
دلایا ہے کیونکہ اس سے زیادہ اہم معاملہ دار احکومت میں درپیش ہے
اس لئے میں جا رہا ہوں۔ ہر حال کریل تجھیت یہاں موجود ہیں۔
آپ ان سے کام لے سکتی ہیں۔"..... شاگل نے اٹھتے ہوئے کہا۔
اس کے اٹھتے ہی کریل تجھیت اور میا دیوبی بھی انہوں کھڑی ہوئی۔
تحوزی دیر بعد شاگل اپنے ہیلی کاپڑہ تک پہنچ گیا جہاں اس کا
خصوصی پائلٹ موجود تھا۔ شاگل نے کریل تجھیت کو اپنے یکپ اور
دہاں موجود لاٹوں کے بارے میں پہلیات دیں اور پھر وہ نیلی کاپڑہ
میں سوار ہو گیا۔ تحوزی دیر بعد اس کا ہیلی کاپڑہ فضا میں بلند ہو کر
تیزی سے مڑا اور واپس چلا گیا۔

"آئیے۔ آفس میں مزیدہ ہاتھ کر لیں۔"..... میا دیوبی نے کہا۔
"لیں میڈم"..... کریل تجھیت نے کہا اور دونوں واپس آفس کی
طرف پڑھ گئے۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس وقت کافرستان کے دارالحکومت
میں ایک کوئی کرے میں موجود تھا۔ وہ ابھی تحوزی دیر پہلے
یہاں پہنچتے تھے انہیں باوجود شدید کوشش کے یہاں پہنچنے میں دو روز
لگ گئے تھے۔ اس دوران عمران نے کئی بار ٹانگر کو راسکھر کاں کی
لیکن جب کاں ریبو نہ کی گئی تو عمران کو دھچکا سا لگا۔ اس کے
باوجود چونکہ اس کا دل مطمئن تھا اس نے اس کا خیال اب بھی نہیں
تھا کہ ٹانگر اور اس کے ساتھی خیریت سے ہوں گے۔

"عمران صاحب۔ اب کیا پروگرام ہے۔"..... صدر نے پوچھا۔
"تم نے یہاں سے رپڑا گھر جانا ہے اور کیا پروگرام ہو سکتا
ہے۔"..... عمران نے جواب دیا۔

"تم نے خواہ تواہ ناٹانگر، جوزف اور جوانا کو دہاں بھجو کر انہیں
ضائع کر دیا ہے۔"..... تھویر نے بڑے ہمدردانہ لبجھ میں کہا۔

”وہ اتنا تر نوال بھی نہیں ہیں۔ بہر حال وقت بتانے کا کہ کیا ہوا ہے۔“ عمران نے ایک طویل سافس لیتے ہوئے جواب دیا۔

”پچھے تکچھ تو ہوا ہے عمران صاحب۔ بہر حال دعا تو یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ خیر کرے۔“ مخدود نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ہر یہ کوئی بات ہوتی عمران کی جیب میں موجود لالگ ریٹ فرنسیس سے تیزی سینی کی آواز سنائی دیتے تھے تو عمران بے اختیار اچل پڑا۔ اس نے جلدی سے جیب سے ٹرانسیسٹر کلا لا اور اس کا بہن آن کر دیا۔

”بیتل۔ بیتل۔ ٹائیگر کانٹک۔ اور۔“ ٹائیگر کی آواز سنائی وی تو نہ صرف عمران بلکہ تمام ساتھیوں کے چہروں پر اطمینان اور سرت کے ہڑات پھیلتے چلے گئے۔

”لیں۔ پُرسِ الٹاگ یو۔ تم سے رابطہ نہیں ہو رہا تھا۔ کیوں اور۔“ عمران نے خامسے سردا اور خلک لجھے میں کہا۔

”باس۔ یہاں صورت حال انجمنی نازک رہی ہے اس لئے آپ کی کمال رسید نہیں کی جا سکی۔ اور۔“ ٹائیگر نے مخدود بھرے اور قدرے سے ہوئے لجھے میں کہا۔

”کیا ہوا ہے۔ اور۔“ عمران کا لجھہ بیچھے خلک ہو گیا۔

”باس۔ ہم نے ماؤ پہاڑی والی لیبارڑی کو چاہ کر دیا ہے اور تیاب وعات یہاں کے باکر بھی حاصل کر لئے ہے اور اس پاکیشائی سائنس والی سبکت تمام سائنس و انوں کو بھی ہلاک کر دیا

ہے۔ لیبارڑی کی تمام مشینی بھی چاہ کر دی گئی ہے اور اس وقت میں جزو ف اور جواہ کے ساتھ پاکیشائی کی جدوجہدیں موجود ہوں۔ اور۔“ ٹائیگر نے کہا تو عمران تو عمران اس کے سارے ساتھیوں کے چہروں پر بھی شدید ترین حیرت کے ہڑات امگھتے ٹلے گئے۔

”ادہ واقعی۔ کیا تفصیل ہے۔ اور۔“ عمران نے حقیقی حیرت بھرے لجھے میں کہا تو ٹائیگر نے اتر کاش پنچتے سے لے کر اپنے انداز اور پھر وہ ٹلک میں کافرستانی سیکرت سروس کے بیلی کا پھر سک پنچتے، اس پر بقدام کرنے سے لے کر اپنی ایکراں گنوں کے کیپ کی جانی اور پھر شاگل کے کیپ کی جانی سے لے کر ماؤ پہاڑی پر بیلی کا پھر کے گھبرے میں آنے کے بعد اپنی چلا لگ اور ساتھ ہی بیلی کا پھر کی جانی سے لے کر لیبارڑی کا راستہ کھلنے، رامن کے ہاتھ آنے اور پھر اس سے معلومات حاصل کرنے سے لے کر لیبارڑی میں جانے اور پھر دہاں کی جانے والی تمام کارروائی کی پوری تفصیل بتا دی۔

”ویری گلڈ ٹائیگر۔ ویری گلڈ۔ تم نے واقعی میری عزت رکھ لی ہے۔ اور۔“ عمران نے بے ساخت تعریف کرتے ہوئے کہا۔ عمران کے ساتھیوں کے چہروں پر بھی ٹائیگر کے لئے ٹھیس کے ہڑات امگھتے تھے کیونکہ جو کچھ ٹائیگر نے بنایا تھا وہ اسے تصویر میں دیکھ سکتے تھے اور چونکہ وہ خود فیلڈ کے لوگ تھے اس نے اُنہیں

پوری طرح اندازہ تھا کہ ٹینگر نے کس انداز میں یہ کارروائی عمل کی ہوگی۔

"تم لمبارڑی سے بھی تو مجھے کال کر سکتے تھے۔ اور"..... عمران نے کہا۔

"باس۔ وہاں رائمسٹر نہیں صرف سلطنت فون تھا۔ اور"..... ٹینگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جوزف اور جوانا وہاں کیسے پہنچے اور تم وہاں سے پاکیشی کیسے پہنچے ہو۔ اور"..... عمران نے کہا۔

"باس۔ جوزف اور جوانا یمرے یتل کاپڑ کی جاتی دیکھنے کے بعد سنگری میں فوجی اڈے پر پہنچ گئے۔ جب وہاں پہنچنے تو شاگل اپنے خصوصی یتل کاپڑ پر واپس جا رہا تھا۔ البتہ وہاں دائیت برداز کا یتل کاپڑ موجود تھا۔ اس کے علاوہ ایک فوجی یتل کاپڑ تھا جسکی روپے میں جو چھوٹا یتل کاپڑ تھا۔ صرف دو افراد کے لئے۔ پھر بھی جوزف اور جوانا نے وہاں اندر حادثہ میشیں گئوں کی قاتمکی کرنے کے نوجوان کا خاتر کیا اور پھر دائیت برداز کا یتل کاپڑ لے کر اپنے ہاتھ میں اس دوران میں یتل کاپڑ لے کر سیدھا پہاڑی پر پہنچنے تو میں اس دوران لمبارڑی میں کارروائی عمل کر پڑا تھا۔ یہاں کچھ خدشہ تھا کہ گن شپ یتل کاپڑ اور لڑاکا ٹھیکرے دوبارہ آئنے ہیں اس لئے میں جوزف اور جوانا سمیت دو ہم وحات کے باکسر لے کر اس یتل کاپڑ میں یعنی کمپنی طرف کا رخ کیا اور پھر ہم پاکیشی سرحد کے

قرب بحق گے۔ میں نے وہاں رائمسٹر پر کال کر کے اپنے بارے میں بتایا تو ہمیں سرحد کے قریب ایک چاٹ پلے جا کر اتار دیا گیا۔ وہاں کا ایک کاغذ آپ کو جانا ہے اس لئے اس نے مجھے لامگ رُخ رائمسٹر سہی کیا ہے جس سے میں آپ کو کال کر رہا ہوں۔ اور"..... ٹینگر نے کہا۔

"گذشت۔ اس کا مطلب ہے کہ جوزف اور جوانا نے بھی اپنا کام دکھایا ہے۔ اور"..... عمران نے ایک بار پھر قسمیں آمیز لمحے میں کہا۔

"بس سر۔ ان کی وجہ سے ہم ماڑو پہاڑی سے کامیابی سے وحات سمیت پاکیشی پہنچنے کے ہیں۔ اور"..... ٹینگر نے جواب دیا۔

"ایک کاغذ رکن کون ہے۔ بات کرو اس سے۔ اور"..... عمران نے کہا۔

"ایک کاغذ رکن اکبر خان صاحب ہیں۔ بات سمجھنے۔ اور"..... ٹینگر نے کہا۔

"یہلو عمران صاحب۔ میں اکبر خان بول رہا ہوں۔ اور"..... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی تو عمران آواز پہنچاں گیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ آپ نے اپنا پورا تعارف ٹھیک کرایا۔ آپ اکبر خان طوابی ہیں۔ اور"..... عمران نے سکراتے ہوئے کہا۔

"میں ہاں۔ میں اکبر خان طوابی ہوں۔ جب میرزا ٹینگر نے

آپ کا نام لایا تو میں نے ان کے بیل کا پڑ کو اپنے ہلیز دے کر پاکیشا میں اتار لیا اور انہیں فرانسیسی سہیا کر دیا۔ اور”..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”بے حد شکر یہ۔ یہ کافرستانی بیل کا پڑ آپ فوراً واپس کافرستان کی مرحد میں پہنچا دیں تاکہ میں الاقوای مسکل کمزے نہ ہوں جائیں۔ وہاں لازماً کافرستان کا ایئر فورس سپاٹ ہو گا تھاں دامت برڈز کے نام کی وجہ سے وہ خاموش رہے ہوں گے۔ اور”۔ عمران نے کہا۔

”تی ہاں۔ ان کی کال آئی تھی۔ میں نے انہیں کہا کہ بیل کا پڑ میں ہمارے آدمی تھے۔ البتہ بیل کا پڑ میں واپس بیجھوا دوں گا۔ اور”..... اکبر خان نے ہواب دیتے ہوئے کہا۔

”اب آپ غور سے میری بات سن لیں۔ تائیندھ اور اس سے ساتھیوں کو آپ نے فوری طور پر اپنے بیل کا پڑ میں دار الحکومت بیجھوا ہے تھیں آپ انہیں دار الحکومت سکت شیلز دیں گے کیونکہ پاکیشا میں موجود کافرستانی ایجنت کسی بھی لمحے بیل کا پردہ نہیں میں عی تباہ کر سکتے ہیں۔ خاص طور پر ان باکسر کی آپ نے اپنی جان سے بھی زیادہ حنفیت کرنی ہے جو ان کے پاس ہیں۔ اور”..... عمران نے کہا۔

”لیں سر۔ آپ کے حکم کی قبول ہو گی۔ اور”..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”اوکے۔ اور اینڈ آل۔“..... عمران نے کہا اور پاکیشا سکرت سروس ناکام رہی دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ اس بار پاکیشا سکرت سروس ناکام رہی ہے اور غیر متعلق لوگ کامیاب رہے ہیں۔“..... خور نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”غیر متعلق لوگ کیا مطلب؟“..... عمران نے جان بوجہ کر جھٹت بھرے ہیچے میں کہا۔

”تائیندھ جوزف اور جوانا سکرت سروس کے مجرم تو نہیں ہیں۔ غیر متعلق لوگ ہیں اور یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔“..... خور کا لہجہ غصیلہ ہو گیا۔

”میری وجہ سے کیوں؟“..... عمران نے چوک کر کہا۔ ”اگر تم دارالقلع صحراء میں جنگ مارنے کی بجائے رچنا اگر طلب چاہتے تو یہ مشن پاکیشا سکرت سروس تکمل کر لینی۔“..... خور نے کہا۔ ”عمران صاحب۔ آپ کا چیک بھی حطرے میں پڑ گیا ہے۔“..... صدر نے سکراتے ہوئے کہا۔ وہ شاید موضوع بدلنا چاہتا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ خور کا غصہ بڑھتا چلا جائے گا اور عمران نے باز نہیں آئا۔

”وہ کیوں؟“..... عمران نے چوک کر پوچھا۔

”اس لئے کہ آپ اور پاکیشا سکرت سروس ناکام رہی ہے۔“..... صدر نے کہا۔

”محجے تو یقین ہے کہ چیف ہمارے خلاف بھی ایکشن لے گا۔“
جو لیا نے کہا۔

”میں مس جو لیا۔ چیف کو معلوم ہو گا کہ حالات کیا رہے ہیں۔
اس بارہ کا فرستھانی حکام نے قریبِ ذائق دیا ہے۔ بہر حال یہ حقیقت
ہے کہ ٹائگر، جوزف اور جوانا نے اپنی جانوں پر کھیل کر مشن مکمل
کیا ہے ورنہ شاید ہم بھی اتنی آسانی سے یہ مشن مکمل نہ کر سکتے اس
لئے چیف مشن کی کامیابی کی وجہ سے ہمارے خلاف کوئی ایکشن
نہیں لے گا۔ البتہ عمران صاحب کا چیک یقینی خطرے میں
ہے۔۔۔ کیشن فلکل نے سکراتے ہوئے وضاحت کی۔“

”محجے یقین ہے کہ چیف وائٹ برڈز کے خاتے پر محجے اور
مشن کی کامیابی پر ٹائگر، جوزف اور جوانا کو ضرور انعام دے گا
اس طرح شاید محجے چیک سے زیادہ رقم مل جائے۔ بہر حال اسکے
دینا قائم ہے۔۔۔ عمران نے کہا تو سب بے اختیار سکراہ پرے۔

ختم شد

ردِ اسکالی

مظہر کلیم احمد

مسلم اشارز - قراہر یا میں ہر شب یہ تعلق رکھنے والے ہم مسلمانوں
کی بلا کمی مخصوص پہنچی کی گئی اور پھر وہ مسلم شاہزادی سے بلاک
ریڈ اسکالی پڑھنے لگے۔ کیوں اور کیسے؟
ریڈ اسکالی۔ ایک ایسی میمن الاقوا کی یہودی حکیم۔ جس نے پوری دنیا کے
مسلم شاہزادوں کو بلاک کرنے کا تحریز و اخراجی۔ کیا وہ کامیاب رہے۔ یا۔۔۔؟
 قادر جوزف۔ ریڈ اسکالی کا یہودی سربراہ۔ جو اس ساری ہموم سازش کے
بھیجے تھا۔

وہ لمحہ

جب عمران بیکر سروں کے ساتھ مسلم شاہزادوں کو بچانے کی
غاظر میدانِ عمل میں اڑا اور پھر لوپ جو اس کے سامنے
رکاؤں کے پہاڑ لکھرے کر دیئے گئے۔
کیا عمران اور پاکیشہ بیکر سروں ان رکاؤں کو عبور کر
سکے۔ یا۔۔۔؟

عمران سیرین میں دلچسپ اور یادگار نہ اول

مکمل نہ اول

بلکہ سید

مصنف

منظہر کلیم

پڑھنے کا سب سے بڑا سلسلہ کتابوں کی ایک الگین انتہائی تخلیق جو تمام تر اعلیٰ تربیت یافتہ ایجمنوں پر مشتمل تھا۔
پڑھنے کا سب سے بڑا سلسلہ کتابوں کی ایک الگین انتہائی تخلیق جو تمام تر اعلیٰ تربیت یافتہ ایجمنوں پر مشتمل تھا۔

پڑھنے کا سب سے بڑا سلسلہ کتابوں کی ایک الگین انتہائی تخلیق جو تمام تر اعلیٰ تربیت یافتہ ایجمنوں پر مشتمل تھا۔

پڑھنے کا سب سے بڑا سلسلہ کتابوں کی ایک الگین انتہائی تخلیق جو تمام تر اعلیٰ تربیت یافتہ ایجمنوں پر مشتمل تھا۔

پڑھنے کا سب سے بڑا سلسلہ کتابوں کی ایک الگین انتہائی تخلیق جو تمام تر اعلیٰ تربیت یافتہ ایجمنوں پر مشتمل تھا۔

پڑھنے کا سب سے بڑا سلسلہ کتابوں کی ایک الگین انتہائی تخلیق جو تمام تر اعلیٰ تربیت یافتہ ایجمنوں پر مشتمل تھا۔

پڑھنے کا سب سے بڑا سلسلہ کتابوں کی ایک الگین انتہائی تخلیق جو تمام تر اعلیٰ تربیت یافتہ ایجمنوں پر مشتمل تھا۔

پڑھنے کا سب سے بڑا سلسلہ کتابوں کی ایک الگین انتہائی تخلیق جو تمام تر اعلیٰ تربیت یافتہ ایجمنوں پر مشتمل تھا۔

پڑھنے کا سب سے بڑا سلسلہ کتابوں کی ایک الگین انتہائی تخلیق جو تمام تر اعلیٰ تربیت یافتہ ایجمنوں پر مشتمل تھا۔

پڑھنے کا سب سے بڑا سلسلہ کتابوں کی ایک الگین انتہائی تخلیق جو تمام تر اعلیٰ تربیت یافتہ ایجمنوں پر مشتمل تھا۔

پڑھنے کا سب سے بڑا سلسلہ کتابوں کی ایک الگین انتہائی تخلیق جو تمام تر اعلیٰ تربیت یافتہ ایجمنوں پر مشتمل تھا۔

پڑھنے کا سب سے بڑا سلسلہ کتابوں کی ایک الگین انتہائی تخلیق جو تمام تر اعلیٰ تربیت یافتہ ایجمنوں پر مشتمل تھا۔

پڑھنے کا سب سے بڑا سلسلہ کتابوں کی ایک الگین انتہائی تخلیق جو تمام تر اعلیٰ تربیت یافتہ ایجمنوں پر مشتمل تھا۔

وہ لمحہ۔ جب قادر جوزف نے عمران کو تاپ ٹارکٹ قرار دے دیا تو جبکہ عمران قادر جوزف و بیک ٹارکٹ قرار دے چکا تھا۔ پھر کیا ہوا۔ کون تاپ ٹارکٹ ثابت ہوا

قادر جوزف کا ہیڈ کوارٹر

جسے دنیا کا انخوب نام ترین ہے کار بزرگ را دریا گیا تھا۔
کیا عمران کے لئے بھی یہاں قاتلی تحریک ثابت ہوا۔ یا؟

کیا۔ عمران اور پاکیشیا سکرت سروس پوری دنیا کے مسلم شمارہ کے تحفظ میں
کامیاب ہو سکے۔ یا۔

انجمنی دلچسپ ملحہ جو تبدیل ہوتے ہوئے واقعات اور
تحزاں پر مشتمل ایک یادگار اور منزدہ اول

ناشران

خان برادرز گارڈن ناؤن ملتان

فہرست مکمل نہ اول
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

ارسلان پبلی کیشن پاک گریٹ ملتان
E-Mail Address arsalan.publications@gmail.com

کتب مکمل نہ اول
Ph 061-4018666
ارسلان پبلی کیشن اوقاف بلڈنگ ملتان
Mob 0333-6106573

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور منفرد انداز کا ایڈوچر
مکمل نظر

مکمل نظر

آرم斯 پروہت

مصنف
منظہ رکیم ایم اے

آرم斯 پروہت — صد بیان پہلے مصری شاہی پروہت، جو شیطان کا
بیوی کارتا۔

آرم斯 پروہت — جس کا مدفن مقبرہ باوجود کوشش کے فریض نہ ہو
رہا تھا۔ کیوں — ؟

آرم斯 پروہت — جس کے مقبرے سے آج بھی شیطانی طاقتون کا
تعصی تھا۔

قدیم مصری تختیاں — اسی تختیاں جن میں آرم斯 پروہت کے مدفن
مقبرے کا کل وقوع موجود تھا، چوری کر لی گئی۔

عمران — جسے مصری حکومت کی طرف سے قدیم مصری تجیبوں کی واپسی
اور آرم斯 پروہت کا مقبرہ تلاش کرنے کی ارجمندی کی گئی۔

عمران — جسے سید چوہان شاہ صاحب نے بھی آرم斯 پروہت کا مقبرہ
تلاش کرنے کا حکم دیا تھا کہ شیطانی طاقتون کا وہ قبور جا سکے۔

پرنسز سدرہ — مصری سیکرت رسی کی رکن جو عمران اور نائجدر کے
سامنے کر اس میں پر کام کرتی رہی۔

وہ لمحہ — جب عمران پر میزاں حل کیا گیا اور عمران اس قدر رُغبی ہو گیا کہ

کیا ہے نائجدر کو اپنے ساتھ پا کیشیا لے آیا یا...؟
کیا عمران زندہ تھا سکا...؟
انجمنی دلچسپ اور منفرد انداز میں لکھا گیا مصری ایڈوچر

ناشران

خان برادرز گارڈن ٹاؤن ملتان

0333-6106573
0335-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

E-Mail Address: arsalan.publications@gmail.com

حکم مکوناںہ عابثہ
ارقاں ہلگہ
ارسلان چبی کیشنز ٹاک گیٹ
ملتان

مران بیرز میں ایک دلچسپ اور ہماس خداوں

مختصر
مکمل

مظہر کلیم احمد سارس

سارس - ایک ایک حظیم جس کے بارے میں کوئی نہ جانتا تھا۔ کیوں اور کیسے؟
سارس - جس نے انجائی آسمانی سے پاکیشیا کا انجائی، اہم فارمولہ کا فرستان
کے لئے ازاں لایا اور پاکیشیا سیکرت سروس میں بھکری رہ گئی۔ پھر — ؟
کافرستان - جس نے فارمولہ خود وصول کرنے کی وجہ سے سارس پر ہی اعتماد کیا
اور اسے قارمولہ املا تھا کرنے کے لئے دے دیا۔ کیوں — ؟
کیا سارس کافرستان سے زیادہ مضبوط حظیم تھی؟

پاکیشیا سیکرت سروس - جس نے فارمولے کے حصول کے لئے اکبر یونص
قلل عام شروع کر دیا۔ پھر — ؟
پاکیشیا سیکرت سروس - جب خوبیر کی سر کردی میں حرکت میں آئی تو نہ صرف
غمروں بھکار کر بیٹھن پولیس کی لاشوں کے چڑھتے ہوئے

کیا مران اور پاکیشیا سیکرت سروس سارس سے فارمولہ اصال
کرنے میں کامیاب ہے؟ سرفی بیکشن ہی کر جو رہ گے؟

انجائی دلچسپ، تجزیہ ایکشن اور خوناک پہلوں سے ہم پر ایک منفرد اوزار گرا نہیں

کتب مٹکوانیہ قابو اوقاف بلڈنگ 6011-40186666

ارسال ان پلی یونیورسٹی پاک گیٹ ملٹان
Mob 0333-6106573

600 سے زائد صفات پر بھی ہوتی ایکشن اسٹریٹجی سے بھرپور کہانی

علی مران، کرٹل فریدی، سمجھ پر مودا اور کرٹل زیر کا مختصر کا یہود پیغام

بائٹ لائن

☆ مران کی اسرائیلی صدر کے ساتھ ہی طبق، اسرائیلی صدر نے مران کو
اسرائیلی ایکٹ کے ساتھ شادی کی آفر کر دی۔ کیوں۔؟ اور کیا مران نے یہ آفر
قول کری۔؟

☆ اسرائیلی صدر نے اپنی ایکٹیوں کو چاہیت کر دی کہ وہ اسرائیل میں
آئنے والے خطرناک ایکٹوں کے خلاف کوئی کارروائی نہ کریں۔ مگر کیوں؟
☆ افرانی ملک کیجن کا خطرناک شہر لیاروںی جس پر خطرناک بھرم حظیم ہات
لان کا کنٹرول تھا اور اس شہر میں کرٹل فریدی اور اس کے ساتھیوں پر میزائلوں
کی پارٹ کر دی گئی۔ کیا وہ زندہ تھے کے — ؟

☆ کرٹل فریدی نے مران اور سمجھ پر مود کو ہمچل دے دی کہ وہ اس میں پر
کام کرنے سے باز رہیں اور تا انہیں گلوں سے بھون دیا جائے گا۔ کرٹل فریدی
نے جب اس دھمکی کو عملی جامہ پہنایا تو کیا تجھے برآمد ہوا — ؟

☆ بائٹ لائن۔ ایک بین الاقوامی بھرم حظیم۔ جس نے مران، کرٹل فریدی

سمجھ پر مود، کرٹل زیر اور کرٹل ذیور ڈیجے جس کا سیکرت ایکٹوں کو کچرا کر کر دیا۔

☆ چیکو صھوم اور بھوئی بھائی نظر آنے والی حسینہ بائٹ لائن کی سفاک اور

ہارڈ ٹا سک

- ☆ جولیا — پاکیشا سبکت مردوں کی ذمی چیف جس نے پاکیشا سبکت مردوں سے استعفی دے دیا اور اپنے بیان کی سرگاری تعلیم گریں فوریں کی مہربن گئی۔ کیا ایسا ممکن ہے؟
- ☆ جول کراس — گرین فورس کا سپراجت، جس کا دعویٰ تھا کہ وہ کسی بھی مشن میں ہاتھا نہیں ہوا۔؟
- ☆ جول کراس — جو پاکیشا میں خاص مشن پر آیا اور جولیا بھی اس کے ساتھ بطور لینڈی ایجٹ آئی تھی۔
- ☆ وہ لمحہ — جب جول کراس نے داش مزمل میں کھس کر ایکٹھ پر بریز فائر کر دی۔ پھر کیا ہوا۔؟
- ☆ وہ لمحہ — جب جولیا نے چڑھان کو گولی مار دی۔ کیا چڑھان ہلاک ہو گیا۔
- ☆ جولیا اور ایکٹھ کے درمیان خوفناک فاٹ۔ پھر کیا ہوا۔؟
- ☆ وہ لمحہ — جب ایکٹھ نے جول کراس کے سامنے خود کو بے نقاب کر دیا۔ کیا واقعی ایکٹھ نے نقاب اتا رہا ہے۔؟ (تحریر۔ خالد نور)

0336-6106573

0336-3644440

0336-3644441

Ph 061-4018666

E-Mail.Address

arsalan.publications@gmail.com

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

شندل سیکھن اپنے اچارج، جوانانی گوشت کا قیسہ بن کر افریقہ کے حصی قبیلے کو کھا رہتی تھی۔

☆ شالا جنگل۔ افریقہ کا خوفناک، بہت ناک اور وحشت ہاک جنگل جہاں قدم قدم پر موت نے ڈایے ڈالے ہوئے تھے۔

☆ اس خوفناک جنگل میں مسخر پر مودا اور کریل فریدی کی نیموں کے درمیان خوبی گراہ ہو گیا۔ تیجو کیا لکھا۔؟

☆ راکادیوی۔ شاہزادہ قبیلے کی حسین اور خوبی دیوبی جس کے قدموں میں عمران کو ربان کیا جاتے تھے۔

☆ جوزف نے کریل فریدی کو گولیاں مار دیں۔ کیا کریل فریدی ہلاک ہو گی؟ کریل فریدی کو گولیاں مارنے کے بعد جوزف نے خود کو بھی گولیوں سے اڑا رہا۔؟

☆ سلووڑ پلان۔ جس کی وجہ سے عمران، کریل فریدی، کریل زین اور مسخر پر مودا ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو گئے اور حصی درمیوں کی طرح ایک دوسرے پر ٹوٹ پڑے۔

طریقہ سُلیمان، لفظ الفاظ تحریر صفحہ ایکش، موزوہ موت کی منتباہت، قدم قدم پر بکھرے خوبی و اقدامات۔ جنگل ائمہ و پیر، جس آسمانیاں، پل پل بدلتی پھوپھڑا اور مزاح سے پھر پورا ایک لائزنس دیا دگا مار دلوں پر گہرے نقش چھوڑ دینے والا تمکن خیز ناول۔ (تحریر۔ ارشاد احمد جعفری)

0333-6106573

0336-3644440

0336-3644441

Ph 061-4018666

E-Mail.Address arsalan.publications@gmail.com

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

کی پرست ثوٹ گئی اور دو انجانی سردا در تجزیہ رفتار سندھ میں چاہ کرے۔
وہ لمحہ — جب عمران اور اس کے ساتھیوں پر سی آر اینجینئرنی نے اس وقت
حملہ کر دیا جب عمران اور اس کے ساتھی ایک بناں پر بڑی سے اسکیلک کرتے
ہوئے پہنچا تھے۔

آواز انجینئر — ایک خوفناک موقنی طوفان۔ جس میں عمران سیت اس کے
سارے ساتھی زندہ فن ہو گئے تھے۔

آواز انجینئر — جس کی برف کے پیچے فن ہو کر عمران کو بھلی بارا پنی آنکھوں
کے سامنے ہوت کے سامنے ناچھے دھکائی دیئے۔

کغل کارف — سی آر اینجینئری کا سینکڑہ چیف جو ڈبل کراس ایجنسٹ تھا۔
کغل کارف — جانپنے دشمنوں کی ہلاکت کا اس وقت تک بیقین ٹھیک کرنا

تعجب بیک کرو اپنے دشمنوں کی لاشوں کے بکرے شاڑا دے۔

کرل کارف نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاٹیں

ہزاروں میں برف کے پیچے سے کالیں اور پھر؟

کرل راچوف — جس نے اپنے ہی احتوں سے جرہہ سارا کپر موجود اپنے
ہیڈ کوارٹر اور میں کپ کو تباہ کر دیا۔ کیوں؟ ایک حیرت انگیز پوچھن۔

سامنگیریا کے بر قانی علاقوں پر کھا گیا ایک حیرت انگیز اور لمحہ کیس بھینہ تھا،
ایک یادگارناول۔

(تحریر: ظہیر احمد)

سامنگیریں جزاً میں عمران اور اس کے ساتھیوں کا انجانی ایکشن فل ایڈ و پیچ

تمکن نہیں

کوڑ کلاک

کوڑ کلاک — ایک ایسا کوڑ جسے انجانی انوکھے انہماز میں چار کیا گیا تھا۔
کوڑ کلاک — جس کا ذمی کوڑ ایک لڑکی کے ذریعے عمران تک پہنچایا گیا تھا
وہ ذمی کوڑ عمران کے پاس محفوظ تھا۔ سکا۔ کیوں؟

زرکاش — ایک تیز طیار لڑکی جس نے عمران کے قلیٹ میں آ کر اس کا ڈاٹ
بند کر دیا تھا۔ زرکاش کون تھی؟

زرکاش — جسے عمران کی موجودگی میں ایک رو سیاہی ایجنت افواکر کے لے
جانے میں کامیاب ہو گیا۔ اور کیسے؟

سی آر اینجینئری — جس کا سربراہ کرل راچوف تھا اور اس کا ہیڈ کوارٹر ایک بنی
کیپ کے پیچے نہ سامنگیریں جزاً میں ہایا گیا تھا۔

چاجن ٹیارہ — جو سی آر اینجینئری کے ہیڈ کوارٹر کے قریب ایک درمرے
سامنگیریں جزیرے پر گر کر جاہد ہو گیا تھا۔

ومران — جاس طیارے کا بیک باس ناصل کرنا چاہتا تھا۔ کیوں؟

ومران — جو اپنے ساتھیوں کے ساتھ ریا اپسیں شپ میں سامنگیریا کے
خوناک بر قانی طور پر ہٹا کر۔

وہ لمحہ — جب عمران اور اس کے ساتھیوں کے ہدوں کے پیچے سے برف

0333-6106573

0336-3644440

0336-3644441

Ph 061-4018666

ارسان چبیلی کیشنز اوقاف بلڈنگ ملتان
پاک گیٹ

E-Mail Address: arsalan.publications@gmail.com

مران برج میں ایک منزد امدادگار کی کہانی

مکمل نظر

مصنف ایکشن ایجنٹی

مظہر کلیم احمد

ایکشن ایجنٹی ۲۰۱۷ کا فرمان کی تی ایجنٹی میں کی سرو رہ جاتے پاکیشی میں اس کو
کوئی منشی عکلی بھر۔ ۲۔ رجتا ۲۰۱۷ ایکشن ایجنٹی کی سرو رہ۔ جب کیشا سے نہ صرف
ایک اہم سائنسی قارروالے گئی بلکہ ایک سائنس داں کو بھی اپنے ساتھ لے گئی اور
پاکیشا کی کسی ایجنٹی کو بھیک نہ پڑ سکی۔ کیوں۔ ۳۔ رجتا ۲۰۱۷ جس نے سائنس
داں کو اس اخواز میں پا کیتیا ہے باہر کلا کر گئی اور پاکیشا بکٹ سرویس بلا جو کوئی شش
کے اس بارے میں پوچھ معلوم نہ کر سکی۔ کیوں۔ ۴۔ نازان ۲۰۱۷ جس نے تکلیفی پاریہ
معلوم کر لیا کہ جا کافرستان کی تکشیں ایجنٹی کی سرو رہ ہے اور سائنس داں بھی کافرستان
میں ہے۔ کیا نازان کی معلومات درست ہیں۔ ۵۔ ۲۔ دلو ۲۰۱۷ جب مران اپنے
ساتھیوں سیست ایکشن ایجنٹی کے خلاف میدان میں اتر اتو پہلے عین الدم پر رکھا اور اس
کے آرڈر میں فقار و میرا۔ کیوں اور کیسے۔ ۶۔

کیا مران اور اس کے ساتھی میں کامیاب ہو سکے۔ یا۔
دچپ منزد اور تجزی سے بدلتے واقعات پر تینی ایک بادگار کہانی

لائف سٹوئننگ کاپٹ اوقاف بلڈنگ ملٹان
0333-6106673
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

E-Mail Address arsalan.publications@gmail.com

Online Free Urdu/English Novels
one provides to USERS Urdu and
English books/Novels/Digests
Free Online download (Mediafire).
A place for Urdu and English
books/Novels/Digests Lover
where They can find all types of
books/Novels/Digests.

<http://www.moviegation.com>

Mediafire Mkv:
Direct Download Mediafire
Movies, TV Shows, Cartoons,
Anime free In Smallest size..!!

